زیبرامین



عمران سیریز نمبر 101

زیرامین

(دوسرا حصہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

ایڈمن ٹیم - راحیل - آپ سے مخاطب ھے

گروپ قوانین کی پابندی لازمی کریں بصورت دیگر گروپ سے ریموو کر دیا جائے گا

گروپ میں کتابیں انٹرنیٹ سے ڈاؤنلوڈ کر کے بھیجھی جاتیں ہیں،اور جو کتابیں دستیاب نہیں ہوتیں یا برائے فروخت دستیاب ہوتیں ہیں ان کے لئے معزرت کر لی جاتی ہے،جس کے لئے ٹائم بھی لگتا ہے اور محنت بھی، ممبران سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے

گروپ میں بغیر ایڈمن کی اجازت سے کسی بھی قسم کا لنک،آڈیو،ویڈیو،میسج فارورڈ کرنا اور کسی بھی قسم کی گفتگو کی اجازت نہی ہے ایسا کرنے والے کو بغیر وارننگ ریموو کر دیا جائے گا

سب سے اہم بات

گروپ میں کسی مرزائی،احمدی،قادیانی۔گستاخ رسول ﷺ،گستاخ اہل بیت،گستاخ صحابہ،گستاخ امہات المومنین، اور ایسے تمام افراد جو اسلام اور ملک پاکستان کے خلاف کسی بھی قسم کی سرگرمی میں مصروف عمل ہیں وہ ہمارے گروپس سے دور رہیں پتہ چلنے پر فوری ریموو کر دیا جائے گا

گروپ جوائن کرنے کے لئے نیچے دئے ہوئے گروپ کے نام یا تصویر پر کلک کریں



کتاب میلہ



عمران سیریز



بچوں کی کھانیاں



اخبار پاکستان



گپ شپ پوائنٹ



آداب عشق

پیشرس

زیر امین ملاحظہ فرمایئے۔ اس میں ''ڈھول دھپہ پسند'' پڑھنے والوں کی خواہشات کو بطور خاص ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اسے ''ہلاکت خیز'' سے منتھی کر کے دوبارہ پڑھیے، بے حد مزہ آئے گا۔ بلکہ زیادہ بہتر یہ ہوگا کہ دوبارہ پڑھنے کا سلسلہ ''سہ رنگی موت'' سے شروع کیجئے!

''ہلاکت خیز'' اُن حضرات کو بے حد پسند آئی ہے جو کہانی کو کہانی کے لئے پڑھتے ہیں۔ کرداروں کے لئے نہیں۔ جس طرح کہانی لکھنے کا فن ہوتا ہے اُسی طرح کہانی پڑھنے کا بھی فن ہوتا ہے اور اُس فن کو وہی جانتے ہیں جو کہانی کو کہانی کے لئے پڑھتے ہیں۔

میں جو کچھ دیکھتا ہوں سنتا ہوں، وہی لکھ دیتا ہوں، اگر ہلاکت خیز کے پیش رس کا ابتدائی حصہ کچھ دوستوں کے پلے نہیں پڑا تو میں کیا کروں۔ وہ ایک سوال تھا اسٹیٹ منٹ نہیں تھا! میں تخلیق کار ہوں۔ صحافی نہیں ہوں اور کوئی تخلیق کار خود اپنی تخلیق کی شرح کرنے نہیں بیٹھتا۔

میں اسے کیا کروں کہ جہاں بھی عمران جاتا ہے وہیں یا اُس کے آس پاس کوئی نہ کوئی گل ضرور کھلتا ہے۔ اب یہی دیکھ لیجئے۔ تنزانیہ پہنچا ہی تھا کہ اس کے ایک پڑوسی ملک کے سربراہ نے نہ صرف برطانیہ بلکہ ساری دنیا کو سسپنس میں ڈال دیا۔ عمران کی ہوا لگتے ہی خود ان کی اپنی ''عمرانیت'' زور پکڑ گئی۔ تادم تحریر تو معلوم نہیں ہو سکا کہ موصوف کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ برطانوی پولیس کی شامت آگئی ہے۔

والسلام

ابن صفی

۹/جون ۱۹۷۷ء



فرانس کی فضائیہ کا وہ طیارہ تنزانیہ کی حدود میں داخل ہو گیا تھا جو انہیں دار السلام لے جا رہا تھا۔ لیکن وہ اس سے قطعی لاعلم تھے کہ ان کے پانچ ساتھی راستے ہی میں پیراشوٹ کے ذریعے طیارے سے چھلانگ لگا دیں گے۔ خود ان کا تعلق فوج کے مختلف شعبوں سے تھا۔ مگر وہ پانچوں ان کے لئے قطعی اجنبی تھے۔ انداز سے فوجی نہیں معلوم ہوتے تھے۔ ان کا تعلق مشرق وسطیٰ کے لئے فرانس کے محکمہ کار خاص "ایس ڈی سی ای" سے تھا۔ لیکن یہ پانچوں وسطی افریقہ سے متعلق امور کے اسپیشلسٹ بھی تسلیم کئے جاتے تھے۔

ان پانچوں کے علاوہ دوسرے لوگ اس کانفرنس میں شرکت کرنے جا رہے تھے جو بڑی طاقتوں کے نمائندوں اور مختلف قسم کے ماہرین پر مشتمل تھی۔ ایس ڈی سی ای کے سربراہ نے اپنے محکمے کی آر فائیو برانچ کے ان پانچ ممبروں کو اس لئے بھیجا تھا کہ وہ دوسروں سے الگ رہ کر ان حالات کا جائزہ لیں جن کے لئے بڑی طاقتوں نے مختلف ممالک کی وہ کانفرنس دار السلام میں منعقد کرنے کی اسکیم بنائی تھی۔

اور یہ پانچوں بھی آپس میں ایک دوسرے کے لئے اجنبی تھے۔ مشرق وسطیٰ کے مختلف ممالک سے کھڑے گھاٹ پیرس میں طلب کئے گئے تھے اور ایس ڈی سی ای کے سربراہ نے براہ راست ان سے گفتگو کی تھی۔ غالباً یہ پہلا موقع تھا کہ سربراہ نے بہ نفس نفیس کسی برانچ کے ممبروں کو کسی سلسلے میں ہدایات دی ہوں....

رینا شام سے آئی تھی۔ سارہ عراق سے طلب کی گئی تھی۔

شیپر واُردن سے آیا تھا اور فارگو اسرائیل سے۔ لبنان سے گیسپر آیا تھا اور اس ٹیم کی قیادت

رینا کے سپرد کی گئی تھی۔ اس کی آنکھیں بڑی جاندار تھیں اور چہرے کی بناوٹ بھی بڑی دلکش تھی۔ ویسے انداز میں خاصا مردانہ پن پایا جاتا تھا۔ سارہ دراز قد اور کسی قدر فربہ اندام تھی....

آنکھیں نیم وا رہتی تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے کچھ ہی دیر پہلے سو کر اٹھی ہو...... مسکراہٹ سے فکر مندی جھلکتی تھی.... دوسروں کی باتیں خاموشی سے سنتی رہنے کی عادی معلوم ہوتی تھی۔ تینوں مرد طاقتور اور سخت گیر لگتے تھے۔ ان کی ظاہری حالت کسی نمایاں خصوصیت کی حامل نہیں تھی۔ بس عام سے آدمی لگتے تھے۔ شیپرو کسی قدر بذلہ سنج بھی تھا....!

چھ بج کر پانچ منٹ پر رینا نے اپنے ساتھیوں کو اٹھنے کا اشارہ کیا اور اس کیبن کی طرف بڑھ گئی جہاں انہیں پیراٹروپرز کا لباس پہننا تھا۔

کیبن میں پہنچ کر وہ بولی۔ "ٹھیک چھ بج کر ستائیس منٹ پر ہمیں باہر ہو جانا چاہئے.... کمپیوٹرائزڈ انسٹرکشن کے مطابق...."

"جہاز کی رفتار کے مطابق ہمارے درمیان میلوں کا فاصلہ ہو جائے گا۔" گیسپر نے کہا۔

"ہم یکے بعد دیگرے نہیں بلکہ بیک وقت باہر ہوں گے۔" رینا نے کہا۔

"یہ کس طرح ممکن ہو گا۔" شیپرو نے حیرت سے کہا۔

"میں بتاؤں گی۔" رینا بولی۔ "اسی کو ممکن بنانے کے لئے ہم اس خصوصی ساخت والے طیارے میں سفر کر رہے ہیں۔ ہمارے درمیان صرف اتنا ہی فاصلہ ہو گا کہ.... پیراشوٹ ایک دوسرے سے الجھنے نہ پائیں۔ بس اب جلدی سے لباس پہن لو۔!"

انہوں نے بڑے تیزی سے پیراٹروپرز کے لباس پہنے۔ اس کے بعد رینا نے اس بنچ کی طرف اشارہ کیا جو کیبن میں پڑی ہوئی تھی۔

"ہم اس بنچ پر بیٹھ جائیں گے اور حفاظتی پٹیاں کس لیں گے۔"

"حفاظتی پٹیاں کہاں ہیں؟" سارہ نے حیرت سے کہا۔

"بنچ کے نیچے لٹک رہی ہیں۔ عقب سے ہمارے شانوں پر آئیں گی اور سینے پر کراس بناتی ہوئی پھر بنچ کے نیچے چلی جائیں گی۔"

"تاکہ فضا میں بنچ ہمارے نیچے سے نکلنے نہ پائے۔" شیپرو ہنس کر بولا۔

"ایسی صورت میں پیراشوٹ ضرور آپس میں الجھیں گے۔" سارہ بولی۔

"فکر نہ کرو۔ پیراشوٹ کھلنے سے قبل ہی ہم ان پٹیوں سے آزاد ہو جائیں گے اور پھر یہ بیچ ہمیں اتنے فاصلوں پر اچھال دے گی کہ پیراشوٹ آپس میں نہ الجھنے پائیں۔"

"میرے لئے بالکل نئی چیز ہے۔" گیسپر نے کہا۔

"بتا نہیں اور کتنی ہی ایسی حیرت انگیز ایجادات سے ہمارا سابقہ نہیں پڑا۔" رینا نے کہا۔

"بہر حال اب ہمیں بیٹھ جانا چاہئے۔ تم یہاں بیٹھو۔ تم یہاں' اور تم یہاں.... تم ادھر....!"

انہیں بٹھا دینے کے بعد خود بائیں سرے پر بیٹھ گئی اور حفاظتی پٹیاں کسی جانے لگیں....!

ٹھیک چھ بج کر ستائیس منٹ پر رینا نے کیبن کی دیوار پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا تھا۔ بیچ ان لوگوں سمیت فرش میں دھنستی چلی گئی۔ اور پھر دوسرے ہی لمحے میں وہ کھلی فضا میں تھے۔ طیارہ ان کے اوپر گذر گیا تھا۔

ادھر حفاظتی پٹیاں خود بخود کھلیں اور زبردست جھٹکے کے ساتھ وہ ادھر ادھر بکھر کر تیزی سے نیچے جانے لگے۔ پیراشوٹ کھلتے ہی پھر جھٹکے لگے۔

انہوں نے دیکھا کہ ان پانچوں کے علاوہ کوئی اور چیز بھی پیراشوٹ کے ذریعے نیچے آ رہی ہے۔ یہ ان کے لئے حیرت انگیز اور نیا تجربہ تھا.... مخصوص فاصلوں سے وہ زمین پر اتر گئے.... چھٹا پیراشوٹ وہ بڑا اٹرالی نما صندوق نیچے لایا تھا جس میں ان کا ضروری سامان اور اسلحہ تھا۔ انہوں نے خود کو بڑی بڑی چٹانوں سے گھرے ہوئے سطح زمین کے ایک ٹکڑے پر پایا اور حیرت سے چاروں طرف دیکھنے لگے.... اگر یہ سارا عمل کمپیوٹر کی ہدایت کے مطابق نہ ہوتا تو شاید وہ انہیں چٹانوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہو چکے ہوتے۔ خاصی دیر تک وہ گھٹنوں کے بل بیٹھے چاروں طرف دیکھتے رہے پھر رینا نے کہا۔ "پیراشوٹ لپیٹو.... اور یہیں انتظار کرو۔"

"انتظار! کس کا انتظار؟" سارہ چونک کر بولی۔

"چیتوں اور تیندوؤں کا....!" شیپرو ہنس کر بولا۔

سارہ نے لاپرواہی ظاہر کرنے کے لئے شانے سکوڑے اور رینا کی طرف دیکھنے لگی۔

"کچھ لوگ اور آ کر ہم سے یہیں ملیں گے۔" رینا نے کہا۔

"موسیوایم کی دکھائی ہوئی تصاویر میری سمجھ میں تو آئی نہیں۔" گیسپر بولا۔

"کیا تم کبھی زیرو لینڈ کے ایجنٹوں سے ٹکرائے ہو؟" رینا نے پوچھا۔

"نہیں.... صرف نام سنتا رہا ہوں۔"

"اسی لئے تم ان تصاویر پر یقین نہیں کر سکو گے۔"

"میں اس دھاریدار آدمی کو جلد از جلد دیکھنا چاہتی ہوں۔" سارہ نے کہا۔

رینا کچھ نہ بولی وہ پر تشویش نظروں سے چاروں طرف دیکھے جا رہی تھی دفعتاً فارگوا نے کہا۔ "ہمیں جلد از جلد چھولداریاں نصب کر لینی چاہئیں۔"

"میں تم سے متفق نہیں ہوں۔" رینا بولی۔ "بہتر یہی ہو گا کہ ہم ان چٹانوں میں کہیں کوئی ایسی جگہ تلاش کریں جہاں سے دیکھے نہ جا سکیں۔"

"ٹھیک ہے۔!" شیپرو بولا۔ "یہاں کھلے میں چھولداریاں نصب کرنا مناسب نہ ہو گا اور پھر ہم یہ بھی تو نہیں جانتے کہ ہیں کہاں۔"

"اسی لئے کوئی غار ہی مل جائے تو اچھا ہے۔" رینا کچھ سوچتی ہوئی بولی۔

"تم دونوں یہیں ٹھہرو.... ہم دیکھتے ہیں۔" شیپرو بولا۔

وہ سامنے والی چٹانوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ رینا بہت زیادہ متفکر نظر آ رہی تھی۔ اس نے اپنے چرمی تھیلے سے چمکدار تاروں کی ایک جھالر سی نکالی اور اسے دائرے کی شکل میں زمین پر ڈال دیا۔ کلائی سے گھڑی کھول کر جھالروں والے دائرے کے وسط میں رکھ دی۔ گھڑی کے ڈائیل پر ہندسوں کی بجائے گول گول نقطے بنے ہوئے تھے۔ سارہ بھی اسی کے قریب آ بیٹھی اور بڑے غور سے گھڑی کے ڈائیل کو دیکھنے لگی جس کے دو نقطے یک بیک روشن ہو گئے تھے۔ رینا نے اس طرف دیکھا جدھر اس کے ساتھی گئے تھے۔ ڈائیل پر ٹھیک اسی طرف کا نقطہ روشن ہوا تھا اور یہ گیارہ کے ہندسے والا نقطہ تھا۔

"ادھر بھی کسی کی موجودگی ثابت ہوتی ہے۔" سارہ نے دوسرے روشن نقطے کی طرف اشارہ کیا۔ یہ تین کے ہندسے کی جگہ پر تھا۔

"ہاں ہے تو! ہوشیار رہو۔" رینا نے کہا اور سارہ نے اپنے تھیلے سے مشین پستول نکال لیا جو پے در پے پچاس فائر کر سکتا تھا۔



"کب تک اس طرح چلتے رہیں گے یور میجسٹی۔" جیمسن نے عمران سے کہا۔

"میرے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہے۔" عمران بڑی معصومیت سے بولا۔

وہ ایک جیپ میں سفر کر رہے تھے جس کی باڈی پر دونوں اطراف "محکمہ ارضیاتی تحقیق" تحریر تھا۔ جوزف ڈرائیو کر رہا تھا۔ جیمسن اس کے برابر بیٹھا ہوا تھا اور عمران پچھلی سیٹ پر تھا۔ جوزف اور جیمسن بدستور پچھلے میک اَپ میں تھے یعنی جوزف کے چہرے پر ڈاڑھی تھی اور جیمسن بھی نیگرو ہی بنا ہوا تھا لیکن ڈاڑھی اور مونچھیں غائب تھیں۔ اور عمران نے تو میک اَپ میں رہنا ہی چھوڑ دیا تھا۔ وہی حماقت انگیز مسمی شکل اور وہی اوٹ پٹانگ باتیں۔ جوزف اور جیمسن کو قطعی علم نہیں تھا کہ اب وہ کس چکر میں ہے اور اس کے لئے کون سا طریق کار اختیار کر رکھا ہے....

"جب آپ کے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہے تو یہیں رک جایئے۔"

"اس سے کیا ہو گا؟"

"ہو سکتا ہے کہ فرشتے ہماری تلاش میں ہوں....!"

"اچھا تو پھر رک جاؤ....!" عمران نے بیچارگی سے کہا۔

"کیا واقعی باس۔" جوزف نے بے حد خوشی ظاہر کرتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں ہاں۔ فرشتوں کا معاملہ ہے....!"

"اچھا تو تم فرشتوں کا انتظار کرو اور میں تھوڑا سا گناہ کر ڈالوں۔"

"کیوں بکواس کر رہا ہے۔"

"بس چوتھائی بوتل باس! بدن ٹوٹ رہا ہے۔" جوزف نے جیپ روکتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے سیٹ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک سربند بوتل نکالی تھی اور اسے کھول کر لمبے لمبے گھونٹ لینے لگا تھا۔

"کسی دن حلق میں پھندا لگ گیا تو مزہ آئے گا۔" جیمسن نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"نہ جانے وہ دن کب آئے گا مسٹر.... بہت عرصہ سے منتظر ہوں۔"

"ارے مرنا ہی چاہتا ہے تو مجھ سے کیوں نہیں کہتا۔" عمران بول پڑا۔ اس پر جوزف جیمسن کو آنکھ مار کر مسکرایا تھا۔ جب سے اس نے تنزانیہ میں قدم رکھا تھا۔ بیحد خوش مزاج ہو گیا تھا۔ جیمسن تو بعض اوقات متحیر رہ جاتا۔ اسے یقین ہی نہیں آتا تھا کہ یہ وہی جوزف ہے۔ کبھی کبھی وہ اسے اپنے عشق کی داستانیں بھی سنانے لگا تھا۔ لیکن عمران کی موجودگی میں محتاط رہتا تھا۔

عمران نے جیب سے ایک نقشہ نکالا اور اسے سیٹ پر پھیلا کر بغور دیکھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد سر اٹھائے بغیر بولا۔ "چوتھائی سے ایک گھونٹ زیادہ نہیں ورنہ گردن توڑ دوں گا۔"

"ہو چکی باس۔" جوزف گڑبڑا کر بولا۔ "تو بڑھوں آگے۔"

"جلدی کر.....!"

انجن دوبارہ اسٹارٹ ہوا اور گاڑی آگے بڑھ گئی..... جیپ ایک کچے راستے پر جارہی تھی جس کی دونوں طرف اونچی اونچی جھاڑیوں کے سلسلے تھے۔

"جیمسن.....!" عمران کچھ دیر بعد بولا۔

"یس یور میجسٹی۔!"

"تم پچھلی رات سوتے میں رورہے تھے۔"

"ہاں شائد۔ لیکن مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ خواب میں کیا دیکھا تھا۔"

"اپنی شادی ہوتے دیکھ لی ہو گی۔" جوزف نے کہا۔

"ارے ارے۔" عمران غصیلے لہجے میں بولا۔ "میں دیکھ رہا ہوں کہ یہاں آنے کے بعد سے تو بہت زیادہ بولنے لگا ہے۔ اس سے پہلے تو دوسروں کی باتوں میں دخل اندازی نہیں کرتا تھا۔"

"آئی ایم سوری باس۔" جوزف یک بیک سنجیدہ ہو گیا۔

"کی گولو کا میدان ادھر کس جانب پڑے گا۔"

"اگر ادھر جانا تھا تو ہم غلط راستے پر نکل آئے ہیں۔" جوزف طویل سانس لے کر بولا۔

"پہلے کیوں نہیں بتایا۔"

"کس طرح بتاتا باس۔ تم تو بس نقشے ہی دیکھتے رہتے ہو۔ مجھ سے کچھ نہیں پوچھتے۔"

"اب پوچھ رہا ہوں۔"

"تین میل پیچھے جانا پڑے گا..... اگر پہلے ہی بتادیا ہوتا تو.....!"

"اب بتادیا ہے۔ گاڑی پلٹالے..... بکواس سے فائدہ.....!"

جوزف نے جیپ پلٹائی اور جیمسن ہنس کر بولا۔ "بڑی عجیب بات ہے۔ وہاں بڑی بڑی طاقتوں کے نمائندوں کی میٹنگ ہو رہی ہے اور ہم یہاں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔"

"پھر آپ کیا چاہتے تھے جناب والا۔" عمران نے بڑے ادب سے پوچھا۔

"میں سمجھا تھا شائد آپ کی شرکت بھی ضروری ہو۔"

"میں کس کھیت کی مولی ہوں جناب۔"

"اگر نہیں ہیں تو پھر ہم یہاں کیوں پائے جاتے ہیں؟"

"یہاں کی حکومت کے مہمان ہیں۔ اگر اپنا مفاد بھی پیش نظر نہ ہوتا تو اسے میزبانی کا شرف ہرگز نہ بخشا جاتا۔"

"سوال تو یہ ہے کہ آپ ہی کی وجہ سے یہ کانفرنس بلائی گئی ہے۔"

"جنرل کیو کے علاوہ یہاں اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ واقعہ مجھے پیش آیا تھا۔ اور پھر کانفرنس کے سامنے صرف طیاروں کی تباہی کا مسئلہ رکھا جائے گا اور زندہ بچ جانے والے پائلٹ کی شہادت پیش کی جائے گی۔"

"ان تصاویر کے بارے میں کیا کہا جائیگا جو آپ ہی کے توسط سے جنرل کیو تک پہنچی تھیں۔"

"مپانڈا کے قریب ایک ایسے ہڈیوں کے پنجر کے قریب ملی تھیں جس کا گوشت جانور کھا گئے تھے۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"ہڈیوں کا پنجر بنے بغیر یہ بات سمجھ میں نہیں آئے گی۔"

"خدا کی پناہ.... آپ کی شخصیت اس طرح تباہ کی گئی ہے۔"

"چپ.... میری کوئی شخصیت نہیں۔ میں ایک بڑی مشین کا صرف ایک پرزہ ہوں۔"

"لیکن میں تو نہیں ہوں کسی مشین کا پرزہ۔"

"خوش فہمی ہے تمہاری۔"

غالباً تین ہی میل کے مسافت طے کرنے کے بعد جوزف نے اسی راستے کی ایک شاخ پر گاڑی موڑ دی تھی۔ جس کا رخ شمال کی طرف تھا۔

"ادھر کیوں جا رہے ہیں باس۔" جوزف نے سوال کیا۔

"باہر کے کچھ مہمانوں کو ریسیو کرنا ہے۔"

"اس میدان میں....!" جوزف کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیوں....؟ اس میں کیا دشواری ہو گی۔"

"سب سے پہلی دشواری تو یہ ہو گی کہ اس میدان میں ان کا داخلہ ہی ناممکن ہو گا.... ویسے اگر پیدل آ رہے ہوں تو دوسری بات ہے۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"وہ ایسی چٹانوں سے گھرا ہوا ہے کہ گاڑیاں وہاں نہیں پہنچ سکتیں۔ ویسے اگر ہیلی کوپٹر سے آ رہے ہوں تو دوسری بات ہے۔"

"ہو سکتا ہے کہ ہیلی کوپٹر ہی سے آ رہے ہوں۔"

"لیکن ہمیں پیدل پہنچنا پڑے گا۔" جوزف بولا۔ "گاڑیاں ان چٹانوں کو عبور نہیں کر سکیں گی۔"

عمران کچھ نہ بولا۔

"کیا آپ نے میرے باس کو واپس بھیج دیا....!" جیمسن نے پوچھا۔

"یہاں کی آب و ہوا اسے سوٹ نہیں کر رہی تھی۔" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"مس جولیانا فٹزواٹر بھی کل سے نظر نہیں آئیں۔"

"وہ اپنا فرسٹ ایڈ بکس گھر بھول آئی تھی لینے گئی ہے۔"

"کہاں گئی ہیں؟"

"گھر اور کہاں....؟"

"یعنی کہ وہ بھی واپس گئیں....!"

"یہاں کے مچھر بھی اسے پسند نہیں آئے تھے۔"

"تو وہ بھی گئیں۔" جیمسن ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"آپ کو کیا تکلیف ہے؟"

"وہ میری شریک غم تھیں یور میجسٹی۔ میری ڈاڑھی ضائع ہو جانے کا دکھ تھا نہیں۔"

"اس کی سات پشتوں میں بھی کس نے دکھ کا نام تک نہ سنا ہو گا۔"

"نہیں۔ میں آپ سے متفق نہیں ہوں یور میجسٹی۔ بڑی درد مند خاتون ہیں۔"

عمران خاموش ہی رہا۔

جیپ دھول سے اٹے ہوئے کچے راستے پر ہچکولے لیتی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ جوزف کے چہرے پر فکر مندی کے آثار صاف پڑھے جا سکتے تھے۔ کی گولو میدان کا نام سنتے ہی اس کی یہ

کیفیت ہو گئی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے کچھ کہنا بھی چاہتا ہو۔

"باس۔" وہ تھوڑی دیر بعد بولا۔ "میری بھی ایک بات سن لو....."

"ضرور سناؤ۔"

"کی گولو کے میدان میں تم کس سے ملو گے؟"

"تم دیکھ ہی لو گے۔"

"نہیں۔ مجھے پہلے ہی سے معلوم ہونا چاہئے۔"

"کوئی خاص بات۔"

"خاص بات نہ ہوتی تو اس طرح بات کیوں کرتا.... کیونکہ میں تو حکم بجالانے والوں میں سے ہوں۔"

"فرنچ سیکرٹ سروس کے کچھ ممبر ہیں۔"

"کی گولو کے میدان میں؟"

"ہاں وہیں...."

"اب یہ بھی بتادو کہ تمہیں اس کی اطلاع کس سے ملی تھی؟"

"کیوں خواہ مخواہ دماغ چاٹ رہا ہے۔"

"کسی دشمن ہی نے تمہیں کی گولو میدان کی طرف بھیجا ہے۔"

"اور تو مجھے کیا سمجھتا ہے۔"

"نہیں باس۔ خدا کے لئے اس معاملے میں سنجیدگی اختیار کرو.... پہلے یہ بتاؤ کیا فرنچ سیکرٹ سروس والوں نے ملاقات کے لئے خود ہی وہ جگہ منتخب کی ہے۔"

"میں نہیں جانتا۔ مجھ سے کہا گیا ہے کہ وہیں ان سے رابطہ قائم کروں۔"

"شائد پھر کوئی مسوماہم پر مسلط ہو گیا ہے۔" جوزف طویل سانس لے کر بولا۔

"جنرل کیو۔ زیرو لینڈ کا ایجنٹ نہیں ہو سکتا۔"

"میں محسوس کر رہا ہوں باس کہ یہاں سب کچھ ممکن ہے۔"

"تو یہ کہنا چاہتا ہے کہ ہم پھر کسی دشواری میں پڑنے والے ہیں۔"

"یقین کرو باس۔ میں نے جب سے یہاں قدم رکھا ہے مجھے یہی محسوس ہو رہا ہے جیسے

میرا ملک نہ ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہر فرد میں کوئی خبیث روح حلول کر گئی ہو۔"

"انگریزوں کے دور کے لوگ تجھے اب کہاں نظر آئیں گے۔ اسی لئے تو اجنبیت محسوس کر رہا ہے۔ نفسیاتی اثر ہے۔"

"انگریزوں کے دور میں بھی کوئی اس میدان میں قدم رکھنے کی جرات نہیں کر سکتا تھا۔ مسلوپگاس اور اس کے بھائی گزالی کی روحیں اب بھی اس میدان پر حکومت کرتی ہیں۔"

"میرے پہنچتے ہی بھاگ کھڑی ہوں گی.... تم نے شائد چاکا کے بیٹوں کا نام لیا تھا۔"

"ہاں باس تم تو جانتے ہی ہو۔ لیکن گزالی چاکا کا بیٹا نہیں تھا۔ مسلوپگاس کا دودھ شریک بھائی تھا۔ دونوں نے اپنے بھیڑیوں سمیت اسی میدان میں پناہ لی تھی۔ چاکا کی شکست کے بعد.... اور یہیں غائب ہو گئے تھے۔"

"سینکڑوں سال پہلے کی بات ہے۔" عمران نے شانوں کو جنبش دے کر کہا۔ "مجھے اس میدان کے خطرناک ہونے کا کوئی ٹھوس ثبوت چاہئے۔ بدروحوں اور شیاطین کی بات نہ کر۔!"

"کیا میں گاڑی روک دوں باس؟"

"ٹھوس ثبوت پیش کرنے کے لئے۔" عمران نے حیرت سے کہا۔

"ہاں باس....!"

"چل روک دے تو بھی کیا یاد کرے گا۔"

جوزف گاڑی روک کر عمران کی طرف مڑا اور عمران نے احمقانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں۔ جوزف چند لمحے کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔ "میرے ملک میں بھی اب تہذیب کی روشنی پھیل رہی ہے۔ اوہام پرستی کی جڑیں بھی کاٹی جا رہی ہیں۔ ہو سکتا ہے جنرل کیو نے بھی ان داستانوں کو اب مسترد کر دیا ہو جو اس میدان سے منسوب رہی ہیں۔ اسی بنا پر اس نے تمہیں ایسا کوئی مشورہ بھی دیا ہو.... میرا یہ خیال غلط بھی ہو سکتا ہے کہ بربنائے دشمنی تمہیں وہاں بھیجا جا رہا ہو۔"

"تمہید ختم بھی ہو گی یا نہیں۔" عمران اسے گھونسہ دکھا کر بولا۔

"تمہید کے بغیر تم نہیں سمجھ سکو گے باس۔ افریقہ کے باشندے تہذیب یافتہ ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن جن ممالک سے انہوں نے یہ روشنی حاصل کی ہے کیا وہاں بھی بیحد قدامت پسند لوگ نہیں پائے جاتے۔ کیا یورپ میں آج وچ کرافٹ موجود نہیں ہے۔ کیا وہاں اس کے نام پر انسانی

خون کے نذرانے نہیں دیئے جاتے۔"

"میں سمجھ گیا.... آگے چلو....!"

"اس میدان میں زولو قبائل کی ایک قدیم قربان گاہ واقع ہے اور وہ آج بھی چوری چھپے وہاں انسانی خون کی بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ ابھی تک اس مخصوص جگہ کا پتہ نہیں چل سکا جہاں یہ رسم ادا کی جاتی ہے۔ انہی چٹانوں میں کہیں پوشیدہ ہے کچھ لوگ اسے ایک بھولی بسری کہانی سمجھتے ہیں اور کچھ اس پر یقین رکھتے ہیں کہ اب بھی وہاں قربانی کے نام پر انسانی گردنیں کٹ جاتی ہیں۔"

"کیا انگریزوں کے.... دور میں اس قربان گاہ کا پتہ لگانے کی کوشش نہیں کی گئی؟"

"کیوں نہیں۔ وہ بھی تھک ہار کر بیٹھ رہے تھے۔"

"تب تو ہمیں جلدی کرنی چاہئے۔ کہیں وہ لوگ سچ مچ کسی دشواری میں نہ پڑ جائیں۔" عمران نے کہا۔ "گاڑی اسٹارٹ کرو۔ اگر تم دونوں ان چٹانوں کو عبور نہ کرنا چاہو گے تو تمہیں مجبور بھی نہیں کیا جائے گا۔"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو باس۔" جوزف تیز لہجے میں بولا۔ "سب سے آگے میں رہوں گا.... لعنت ہے مجھ پر اگر میں تمہیں وہاں تنہا جانے دوں۔"

جیمسن اس دوان میں ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا۔

"تمہارا کیا خیال ہے؟" عمران نے اسے پوچھا۔

"میں نے کبھی کوئی زولو قربان گاہ نہیں دیکھی آج وہ بھی دیکھ لوں گا۔" جیمسن نے کہا اور دانت نکال دیئے۔

جوزف نے انجن اسٹارٹ کیا ہی تھا کہ عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "ٹھہر جاؤ۔ انجن بند کر دو۔"

جوزف اگنیشن آف کر کے پھر عمران کی طرف مڑا۔ وہ تھیلے سے سفری ٹرانسمیٹر نکال رہا تھا۔

"ذرا میں جنرل کیو سے بھی دو باتیں کر لوں۔" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا سوئچ آن کر دیا۔

"ہیلو.... ٹی سکسٹی ایٹ.... ہیلو۔ او زیڈ ایم کالنگ.... سکسٹی ایٹ۔ او زیڈ ایم کالنگ۔"

تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے جواب ملا تھا اور عمران نے کہا تھا کہ اسے جنرل کیو سے ملا

دیا جائے۔

جنرل کیو سے رابطہ ہونے میں بھی کچھ دیر لگی تھی۔

"اوزید ایم سر۔" عمران بولا۔ "میں کی گولو کے میدان کی طرف جارہا ہوں اوور۔"

"کیوں ادھر کیوں جارہے ہو۔"

"آپ کی ہدایت کے مطابق ان لوگوں سے وہیں تو ملاقات ہونی تھی۔ اوور۔"

"کن لوگوں سے.....!"

"ایس ڈی سی ای۔ آر فائیو۔ اوور۔"

"میں نے وہ جگہ منتخب نہیں کی.....!" جنرل کی آواز آئی۔

"تو پھر آپ کے سیکرٹری نے کی ہوگی کیونکہ مجھے اسی کے ذریعے آپ کا پیغام ملا تھا۔ اوور۔"

"لیکن اس نے مجھے جگہ کے بارے میں نہیں بتایا۔" جنرل کی آواز آئی۔

"بہر حال..... وہ لوگ وہاں پہنچ چکے ہوں گے اوور.....!"

"ذرا محتاط رہنا اس کی شہرت اچھی نہیں ہے..... میں معلوم کروں گا کہ وہی جگہ کیوں منتخب کی گئی ہے.....!" جنرل کی آواز آئی۔

"اس کا مطلب ہوا کہ آپ وہ جگہ اس کام کے لئے منتخب نہ کرتے۔ اوور.....!"

"تمہارا خیال درست ہے۔"

"پہلی فرصت میں اپنے سیکرٹری کو حراست میں لے لیجئے۔ اوور.....!"

"میں دیکھ لوں گا۔ لیکن تم بیحد محتاط رہنا۔ اوور اینڈ آل۔"

عمران نے ٹرانسمیٹر کا سوئچ آف کر دیا۔

جوزف نے سب کچھ سنا تھا لیکن کچھ بولا نہیں تھا۔ جیمسن نے پوچھا۔ "کتنے افراد وہاں پہنچنے والے تھے۔"

"پانچ افراد..... تین مرد اور دو عورتیں.....!"

"عورتیں بھی.....!" جیمسن اچھل پڑا۔ "اور فرانسیسی عورتیں۔ اوہ مائی گاڈ۔ جلدی کیجئے۔ یور میجسٹی.....!"

"چلنا ہی پڑے گا۔" عمران نے پر تفکر لہجے میں کہا۔

جوزف نے انجن اسٹارٹ کیا اور گاڑی حرکت میں آ گئی۔ اس کے ہونٹ سختی سے بھنچے ہوئے تھے۔ شائد اب زبان نہیں کھولنا چاہتا تھا۔

"آخر یہ عورتیں کیوں؟" جیمسن بڑبڑایا۔

"خاموش بیٹھو....!" جوزف دانت پیس کر بولا۔

"ضرورت پڑنے پر سائیلنسر لگے ہوئے پستول استعمال کئے جائیں گے۔" عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا۔

"بہت بہتر جناب۔!" جیمسن بولا۔ "لیکن عورتیں سمجھ میں نہیں آئیں۔"

"کسی شعبے کی اسپیشلسٹ ہوں گی۔ لیکن تمہیں ان کے لئے زیادہ فکر مند نہ ہونا چاہئے۔ مغرب کی عورت اپنا امتیاز کھو بیٹھی ہے۔"

"یہ عورتوں کی باتیں کرنے کا وقت نہیں ہے باس۔" جوزف بولا۔ "کیا اس وقت بھی تمہارے پاس وہ ربر ماسک موجود ہے جو تم نے یہاں آنے سے قبل تیار کرائے تھے۔"

"ہیں تو.... پھر؟"

"ایک اپنے چہرے کے لئے منتخب کر لو اور اسی کی رنگت سے مناسبت رکھنے والے دستانے بھی نکال لو۔ کم از کم دور سے تو تمہیں افریقی ہی نظر آنا چاہئے ورنہ کوئی ان دیکھی زہریلی سوئی تمہارا راستہ ضرور روکے گی۔ اس میدان میں کسی غیر افریقی کو برداشت نہیں کیا جاتا۔"

"بہت دیر بعد تو نے کوئی ڈھنگ کی بات کی ہے۔" عمران نے کہا اور ایک چرمی تھیلے میں ہاتھ ڈال کر سیاہ رنگ کے کچھ ربر ماسک نکالے اور ان میں سے ایک ماسک الگ کر لیا۔ دستانوں کی جوڑی بھی نکالی جس کی انگلیوں پر ناخن بھی لگے ہوئے تھے۔

پھر ذرا ہی سی دیر میں وہ بھی انہی کی طرح کوئی سیاہ فام افریقی نظر آنے لگا۔

"اب اتنا تو ہو گا کہ وہ جھگڑا شروع کرنے سے پہلے دو چار باتیں بھی کر لیں گے۔" جوزف نے کہا۔

"ابھی کتنا فاصلہ باقی ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ پانچ چھ میل۔!"

"جلد سے جلد پہنچنے کی کوشش کرو۔"

دفعتاً ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا اور جیسے ہی عمران نے ریسیور کا سوئچ آن کیا آواز آئی۔

"ہیلو او زیڈ ایم..... ہیلو او زیڈ ایم.....!"

"او زیڈ ایم.....!" عمران نے ٹرانسمیٹر سوئچ آن کر کے کہا۔

"جنرل کیو کا پیغام نوٹ کرو..... اوور.....!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"او کے..... اسٹارٹ..... اوور....." عمران نے کہا۔

"وہ لوگ لینڈ کر چکے ہیں! میں نے یہ معاملہ خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ متعلقہ سیکرٹری غائب ہو گیا ہے۔ بہت محتاط رہو..... اوور اینڈ آل۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔

عمران نے سوئچ آف کر دیئے اور جوزف سے بولا۔ "گاڑی اور تیز چلاؤ۔"

"وہ تو ٹھیک ہے باس! لیکن وہاں پہنچ کر بھی کچھ وقت صرف کرنا پڑے گا۔ یہ دیکھنا لازمی ہو گا کہ کہاں سے وہ چٹانیں عبور کی جا سکیں گی۔"

"اور پھر سب کچھ ناممکن ہو جائے گا۔" جیمسن نے کہا۔ "کیونکہ اندھیرا پھیلنے میں اب زیادہ دیر نہیں لگے گی..... سورج غروب ہونے والا ہے۔"

عمران کی آنکھوں میں تشویش کے آثار صاف پڑھے جا سکتے تھے۔ جوزف نے حتی الامکان جلد از جلد وہاں پہنچنے کی کوشش کر ڈالی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان چٹانوں کے قریب کھڑے نظر آئے جنہوں نے کی گولو میدان کا احاطہ کر رکھا تھا۔

"میں آگے چلوں گا باس۔" جوزف نے کہا۔ "اگر کسی سے مڈ بھیڑ ہوئی تو بات بھی میں خود ہی کروں گا۔ کتنا اچھا ہوتا اگر تم بھی فوجی وردی میں ہوتے۔"

"اب آگے بھی بڑھ۔" عمران اسے گھونسہ دکھا کر بولا۔

جوزف اور جیمسن مقامی فوجی وردی میں تھے اور عمران کے جسم پر سادہ لباس تھا۔

جوزف نے چٹانوں کو عبور کرنے کے لئے ایک جگہ منتخب کی اور وہ چل پڑے۔

"اس وقت تو میں سوچ رہا ہوں کاش ہم بندر ہوتے۔" جیمسن نے کہا۔

اور جوزف چلتے چلتے رک کر مڑا.....

"تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا۔؟" وہ جیمسن کو گھورتا ہوا بولا۔

"کیوں بھائی۔ کون سا قصور سرزد ہوا ہے مجھ سے۔" جیمسن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کسی مہم پر روانہ ہونے سے قبل اس منحوس جانور کا نام نہیں لیا کرتے۔"

"آگے بڑھ خدا کے بندے....!" عمران بے بسی سے بولا۔

راستہ دشوار گذار ثابت ہو رہا تھا۔ بڑی مشکل سے کسی جگہ پیر ٹکتے تھے۔ جیمسن تو دوہرا ہو جاتا۔ دفعتاً جوزف نے بہت اونچی آواز میں گانا شروع کر دیا۔ عمران نے آنکھیں پھاڑ کر پہلے تو اسے دیکھا پھر جیمسن کی طرف دیکھنے لگا۔ جیمسن نے شانے سکوڑے تھے۔

لیکن وہ اپنی مادری زبان میں تو نہیں گا رہا تھا۔ عمران کو سواحلی آتی تھی۔ جیمسن شائد کچھ کہنے والا تھا لیکن عمران نے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

خاصی جدوجہد کے بعد وہ اوپر پہنچ سکے اور اب یہاں سے نیچے اترنے کے لئے کوئی مناسب جگہ تلاش کرنی تھی۔ جوزف اب بھی اسی طرح گائے جا رہا تھا اور ان دونوں میں سے کسی کی طرف بھی متوجہ نہیں تھا۔

"آخر چکر کیا ہے؟" جیمسن نے سرگوشی کی....

"شائد پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔" عمران بڑی معصومیت سے بولا۔

"کہیں اس کا دماغ تو نہیں چل گیا ہے؟"

"دعا کرو اس کے حق میں.... فضول باتوں میں کیا رکھا ہے۔"

جوزف ہی نے دوسری جانب نیچے اترنے کے لئے ایک جگہ منتخب کی تھی اور اس کی طرف توجہ دیئے بغیر چل پڑا تھا۔ عمران بڑے غور سے اپنے گرد و پیش کا جائزہ لیتا ہوا نیچے اتر رہا تھا۔

وہ دیکھئے.... ادھر...." جیمسن ایک طرف ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "وہ پتھروں کے ڈھیر تو نہیں معلوم ہوتے۔"

اس نے میدان میں ایک جانب اشارہ کیا تھا۔ عمران رک کر ادھر ہی متوجہ ہو گیا۔ تھیلے سے دوربین نکالی اور اسے آنکھوں کے سامنے لاتے ہی بولا۔ "اوہو تو وہ پہنچ گئے ہیں.... تہہ کئے ہوئے پیرا شوٹ معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ اور سامان بھی ہے۔ لیکن وہ خود کہاں ہیں؟"

جیمسن نے بھی اس کے ہاتھ سے دوربین لے کر ان اشیاء کا جائزہ لیا۔ لیکن جوزف ان کی

طرح رکا نہیں تھا۔ بدستور گاتا ہوا نیچے اتر رہا تھا۔

"کاش۔ اُس کے دماغ کے کیڑے بھی یہ دور بین دکھا سکتی۔" جیمسن بولا۔

"اس کی فکر نہ کرو۔ چلو آگے بڑھو۔" عمران اُس سے دور بین لیتا ہوا بولا۔

"بہت بہتر جناب! لیکن مجھے اس پر ترس آ رہا ہے۔ پاگل ہونا تھا تو وہیں ہو جاتا۔ آخر اپنے وطن پہنچ کر کیوں پاگل ہوا؟"

"کیا ہم اسی مسئلے پر غور کرنے کے لئے یہاں اکٹھا ہوئے ہیں؟" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "خاموشی سے چلو۔"

وہ نیچے بھی پہنچ گئے۔ لیکن وہ پانچ افراد کہیں نظر نہ آئے جن کا سامان وہاں پڑا ہوا تھا۔

جوزف نے اب خاموشی اختیار کر لی تھی۔ اور کسی شکاری کتے کی طرح چوکنا ہو کر چاروں طرف نظریں دوڑا رہا تھا۔

"یہ تو ثابت ہو گیا کہ وہ لوگ یہاں پہنچ چکے ہیں۔" عمران بولا۔

"اب کہیں اور پہنچے ہوں گے باس۔" جوزف نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "انہیں یہاں آنے کا مشورہ نہیں بلکہ خودکشی کا مشورہ دیا گیا تھا۔"

"کچھ بھی ہوا ہو.... یہاں سے اس وقت تک واپس نہیں جاؤں گا جب تک ان کا سراغ نہیں مل جاتا۔" عمران فیصلہ کن لہجے میں بولا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔"

"یکایک تم پر گانے کا دورہ کیوں پڑا تھا؟" جیمسن پوچھ بیٹھا۔

"وہ بنٹو زبان میں موت کا گیت تھا۔"

"تو گویا تمہیں یقین ہے کہ یہاں سے واپس نہ جا سکو گے۔"

"میں ایسا حکم لگانے والا کون ہوتا ہوں۔ زندگی اور موت دونوں اوپر والے کے اختیار میں ہیں۔"

"پھر تم وہ گیت کیوں گا رہے تھے؟" جیمسن نے سوال کیا۔

"زمانہ قدیم سے یہ گیت قربان گاہوں پر گایا جاتا ہے۔ اگر کوئی زولو اس دوران میں نظر آ گیا تو تم مجھے موت کا رقص کرتے بھی دیکھ سکو گے۔"

"تو گویا تم وہ گیت ہمیں نہیں بلکہ انہیں لوگوں کو سنا رہے تھے جن سے سابقہ پڑنے والا ہے۔"

"یہی سمجھ لو۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ سامنے نہیں آئیں گے۔"

"اور ہم تمہارے اسی گیت کی وجہ سے محفوظ رہیں گے۔"

"چلو تم سمجھے تو....!" جوزف پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

اس دوران میں عمران اس بڑے صندوق کو کھول کر اس کا جائزہ لیتا رہا تھا جو انہیں پیراشوٹوں کے قریب پڑا ملا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے صندوق کا ڈھکنا بند کر دیا اور جوزف کی طرف مڑ کر بولا۔ "بلاشبہ یہ انہیں لوگوں کا سامان ہے۔ لیکن آخر....!"

"خاموش باس۔" جوزف آہستہ سے بولا۔ "میں شکار کی بو سونگھ رہا ہوں۔ لیکن خدا کے لئے مجھے بات کرنے دینا باس۔ ورنہ یہاں سے نکلنا مشکل ہو جائے گا۔"

"واپسی ویسے بھی ناممکن ہو گی مسٹر جوزف مگونڈا...." عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کک.... کیا مطلب....؟"

"میں اس قربان گاہ کو ضرور تلاش کروں گا جس کا سراغ انگریزوں کو بھی نہیں ملا تھا۔"

جوزف کچھ نہ بولا۔ لیکن جیمسن کے پتلے پتلے ہونٹ اس طرح کپکپانے لگے تھے جیسے کسی جذبے کے اظہار کو روکنے کی کوشش کر رہا ہو....

دفعتاً عمران تیزی سے ایک جانب بڑھا اور گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔

جیمسن نے بھی اس کے قریب پہنچنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ لیکن جوزف جہاں تھا وہیں کھڑا رہا۔

جیمسن نے دیکھا کہ چمکدار تاروں کی ایک جھالر کے درمیان رکھی ہوئی ایک رسٹ واچ عمران کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی.... جیمسن بھی بالکل اسی کے سے انداز میں گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور جھک کر اسے دیکھنے لگا۔

"کیا یہ کوئی ٹوٹکا ہے یور میجسٹی؟" اس نے آہستہ سے پوچھا۔

"نہیں یہ ایمبش ڈیٹکٹر ہے۔ فرانس کی سیکرٹ سروس والوں کی ایجاد.... شائد انہیں شبہ ہو گیا تھا کہ وہ گھیرے جا رہے ہیں۔ ورنہ اسے کیوں استعمال کرتے۔"

"اور شائد پھر اسے اٹھا لینے کا بھی موقع نہیں مل سکا تھا بیچاروں کو.... پتا نہیں دونوں

عورتوں کا کیا حشر ہوا ہو۔" جیمسن ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

عمران نے جوزف کو آواز دی۔ وہ فوجی انداز میں ایڑیوں پر گھوما اور نپے تلے قدم اٹھاتا ہوا ان کے پاس پہنچ گیا۔

"ادھر دیکھ....!" عمران نے ڈیٹکٹر کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"دیکھ رہا ہوں باس! لیکن یہ ہے کیا؟"

"ایمبش ڈیٹکٹر.... ان لوگوں نے اسے استعمال کیا تھا لیکن پھر اسے اٹھانا بھی نصیب نہیں ہو سکا۔"

"جن لوگوں سے سابقہ پڑا ہے وہ ایسے ہی ہیں باس! بجلی کی سی سرعت سے اپنا کام کرتے ہیں۔"

"اب ادھر دیکھ.... یہ تین کے ہندسے کی جگہ کا نقطہ ہے.... صرف یہی نقطہ روشن نظر آ رہا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ اسی کی سیدھ میں یا اس کے ادھر ادھر کے تیس تیس درجے کے زاویئے کے اندر کوئی موجود ہے۔"

"یہ تو بڑا اچھا ہوا باس کہ سمت کا پتہ چل گیا۔" جوف خوش ہو کر بولا۔

"کیا اچھا ہوا؟" جیمسن اسے گھورتا ہوا بولا۔ "ہے ہمت اس سمت جانے کی؟"

"نہیں بھائی! میں بہت بزدل ہوں.... تم اپنی فکر کرو۔" جوزف نے یہ کہہ کر پھر گانا شروع کر دیا۔

"دے اللہ کے نام پر بابا۔" جیمسن نے کہا اور ہنس پڑا۔ عمران نے سمت کا تعین کر کے ڈیٹکٹر اٹھایا اور اپنی کلائی پر باندھ لیا۔ تاروں والی جھالر تہہ کر کے جیب میں رکھ لی۔

جوزف گاتا ہوا آہستہ آہستہ اسی طرف بڑھنے لگا جدھر ڈیٹکٹر نے اشارہ کیا تھا۔ جیمسن اس کے پیچھے تھا اور عمران اس سے کسی قدر فاصلے سے چل رہا تھا۔ دراصل اپنے عقب میں بھی نظر رکھنا چاہتا تھا۔ کلی طور پر ڈیٹکٹر ہی پر انحصار کر لینا اس کے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔

اچانک جوزف چلتے چلتے رک کر عمران کی طرف مڑا اور بولا۔ "مجھے تنہا ہی جانے دو باس.... تم دونوں یہیں ٹھہرو.... اور اجازت دو تو میں یہ اپنا ڈاڑھی والا ماسک اتار کر اصلی شکل میں آ جاؤں۔"

"اس سے کیا ہو گا؟"

"نہ جانے کیوں رہ رہ کر خیال آ رہا ہے کہ میں یہ ماسک اتار دوں۔ مجھے ان کے سامنے اصلی ہی شکل میں جانا چاہئے۔"

"کوئی فرق نہیں پڑتا.... جو دل چاہے کرو.... لیکن میں یہاں رک کر کیا کروں گا۔ مجھے بنٹو زبان نہیں آتی۔ اگر کسی نے تیری عدم موجودگی میں مزاج پرسی کی تو جواب کیسے دوں گا۔"

"اچھا تو پھر چلو۔" جوزف بے بسی سے بولا۔ "لیکن میں تمہیں بتاؤں کہ یہ لوگ بھی خالص بنٹو نہیں بول سکتے۔ یہ سارے گیت تو مقدس سمجھے جاتے ہیں اور من و عن یاد کر لئے گئے ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے تمہارے ملک کی اکثریت عربی نہیں سمجھ سکتی لیکن مقدس کتاب کی آیات اسے زبانی یاد ہیں۔"

"میں سمجھ گیا۔ تو یہ سواحلی ہی بولتے ہیں۔"

"اور کیا باس! تم یہاں ٹھہرنا چاہو تو ٹھہر جاؤ۔"

"نہیں۔ تینوں ساتھ ہی رہیں گے۔ آخر تو یہ کیوں چاہتا ہے کہ ہم تیرے ساتھ نہ ہوں۔"

"کچھ نہیں باس۔ یہ بہر حال میرا وطن ہے معلوم نہیں وہاں ان چٹانوں میں تمہیں کیسی کیسی مضحکہ خیز چیزیں نظر آئیں اور مجھے شرمندگی اٹھانی پڑے۔"

جیمسن ہنس پڑا۔ لیکن عمران جلدی سے بولا۔ "مجھے اپنے یہاں کی بھی بہتیری چیزیں مضحکہ خیز لگتی ہیں۔ نئے لوگوں کو پرانی چیزیں ہمیشہ سے مضحکہ خیز لگتی چلی آئی ہیں۔ کوئی نئی بات نہیں۔"

"تب تو ٹھیک ہے باس! ضرور چلو.... لیکن میں یہ ماسک اتار رہا ہوں۔"

وہ پھر چل پڑے اور جیمسن نے عمران سے کہا۔ "ہم اسی روشن نقطے کی سیدھ میں چل رہے ہیں لیکن آپ نے اس نقطے کے ادھر ادھر تیس تیس درجے کے زاویوں کی بات بھی کی تھی۔ اس طرح تو اوپر پہنچ کر ہمیں خاصے بڑے رقبے کی چھان بین کرنی پڑے گی۔"

"ہاں.... یہ بات تو ہے اوپر کسی مناسب جگہ پہنچ کر دوبارہ ڈیٹکٹر استعمال کروں گا۔"

"کیا کلائی پر بندھے ہونے پر کار آمد نہیں رہتا۔"

"یہی دشواری ہے کسی مسطح جگہ پر اسی جھالر کے دائرے میں کار آمد ہوتا ہے۔"

"لیکن میرا خیال ہے کہ جھالر اس سے علیحدہ ہی علیحدہ تھی۔"

"نہیں جھالر سے منسلک ایک باریک سا تار اس کی چابی سے بندھا ہوا تھا۔"

"بڑی عجیب ایجاد ہے۔"

"یہ لوگ اپنے کاموں میں آسانیاں پیدا کرنے کیلئے اس قسم کی ایجادات کرتے ہی رہتے ہیں۔"

"لیکن یور میجسٹی! ایک بات سمجھ میں نہیں آتی۔" جیمسن ناک بھوں پر زور دیتا ہوا بولا۔ "وہ لوگ ان کا سامان بھی ساتھ کیوں نہیں لے گئے۔"

"جب ادھر کوئی آتا ہی نہیں تو سامان بہر حال محفوظ ہے۔ جب چاہیں گے اٹھا لے جائیں گے۔ ان کے سامان میں اسلحہ بھی شامل ہے۔"

جوزف ایک جگہ رک گیا۔ اب بھی گا رہا تھا۔ لیکن ساتھ ہی کسی شکاری کتے کی طرح ادھر ادھر بھی دیکھے جا رہا تھا۔

وہ خاصی اونچائی پر پہنچ چکے تھے۔ دفعتاً اس سے بھی کسی قدر اونچائی سے آواز آئی۔ "جہاں ہو وہیں ٹھہر جاؤ۔ تم سب نشانے پر ہو۔"

یہ جملہ سواحلی زبان میں ادا کیا گیا تھا۔ جوزف نے گانا بند کر دیا اور آواز کی سمت دیکھنے لگا۔ ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھ بھی اوپر اٹھا دیئے تھے اس کی تقلید ان دونوں نے بھی کی۔

"تم لوگ کون ہو! اور تمہیں یہاں آنے کی جرات کیسے ہوئی؟" اوپر سے پوچھا گیا۔

"قانون کے نام پر۔" جوزف اونچی آواز میں بولا۔ "ہم متبرک گیت گاتے ہوئے ان حدود میں داخل ہوئے ہیں۔"

"اسی لئے یہاں تک آ پہنچے ہو۔ کیا چاہتے ہو؟" آواز آئی۔

"غلطی سے کچھ سرکاری مہمان یہاں اتر گئے ہیں۔ ان کی واپسی مطلوب ہے۔"

"سرکاری مہمان اوپر سے نہیں اترا کرتے۔" آواز آئی۔

"فوجی معاملات ہیں.... اس لئے یہ بھی ممکن ہے۔"

"عورتوں کا فوج میں کیا کام؟"

"کھوجی کتوں کو تربیت دینے کے لئے بلائی گئی ہیں۔" جوزف نے کہا اور عمران نے طویل سانس لی۔

"اچھی بات ہے۔ صرف تم ہی اوپر چلے آؤ۔ تمہارے سامنے جو کٹاؤ ہے اس سے بائیں

جانب مڑ جانا۔" اوپر سے آواز آئی۔

عمران بولنا چاہتا تھا لیکن لہجوں پر قادر نہ ہونے کی بنا پر خاموش ہی رہا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ جوزف تنہا اوپر جائے۔ وہ سوچ ہی رہا تھا کہ جوزف نے کہا۔ "میں خود کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ متبرک جگہوں پر اپنے ناپاک قدم رکھ سکوں بہتر یہی ہو گا کہ تم ان پانچوں کو یہیں بھیج دو۔ ہم اپنے ساتھ لے جائیں گے۔"

"ایسی صورت میں ان کی واپسی ناممکن ہو گی۔" اوپر سے آواز آئی۔

"تم جو کوئی بھی ہو۔ اس سے واقف ہو گے کہ حالات بدل چکے ہیں۔ پچاس سال پہلے جو بمباری ہوئی تھی وہ حقیقتاً ان چٹانوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکی تھی۔ لیکن آج کا اسلحہ بیحد خطرناک ہے۔ ایک ہی بم کئی میل کے رقبے کو تہہ و بالا کر کے رکھ دے گا۔ ہیڈ کوارٹر کو اطلاع مل چکی ہے کہ اس کے مہمان یہیں اترے ہیں اور ہم ایک پرامن پیش کش کے ساتھ یہاں آئے ہیں۔"

فوری طور پر اس کا کوئی جواب نہ ملا۔ جیمسن بہت زیادہ مضطرب نظر آ رہا تھا کیونکہ یہ مکالمات اس کے پلے نہیں پڑے تھے۔

اور پھر اچانک وہ غفلت میں گھیر لئے گئے تھے۔ عمران اور جوزف کی توجہ پوری طرح اس مقام کی طرف تھی جہاں سے کوئی گفتگو کر تا رہا تھا۔ وہ چاروں نہ جانے کس طرف سے برآمد ہوئے تھے اور انہیں رائفلوں کی زد پر لے لیا تھا۔ سیاہ فام ہی تھے لیکن ان کے لباس مہذب طبقے کے افراد کے ملبوسات سے مختلف تھے۔

"تم تینوں ایک ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔" ان میں سے ایک نے کہا۔

"تم لوگ لاعلمی میں ایک بڑے جرم کے مرتکب ہو رہے ہو۔" جوزف نے پر وقار لہجے میں کہا۔

"جو کچھ کہا جا رہا ہے کرو۔ یہاں ہمارا قانون چلتا ہے۔" جواب ملا۔

"اچھی بات ہے۔" جوزف پلٹ کر عمران اور جیمسن کے قریب پہنچتا ہوا بولا۔ "نتائج کے ذمہ دار تم خود ہو گے۔"

"اس دراڑ میں اتر چلو۔" اس آدمی نے رائفل کی نال سے ایک جانب اشارہ کیا۔

جوزف نے عمران کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں مثبت اشارہ پا کر بائیں جانب مڑا اور دراڑ میں اتر گیا۔ عمران نے جیمسن کو اس کے پیچھے جانے کا اشارہ کیا تھا۔ پھر وہ بھی ادھر ہی

بڑھا.... وہ بظاہر ایک قدرتی دراڑ معلوم ہوتی تھی۔ لیکن کچھ ہی دور چلنے کے بعد بڑے سلیقے سے تراشے ہوئے زینوں سے سابقہ پڑا۔ یہاں اندھیرا تھا جسے دور کرنے کے لئے پتھر کے شمع دانوں میں کسی جانور کی چربی جلائی گئی تھی۔ جس کی بیزار کن چراندھ فضا میں پھیلی ہوئی تھی۔

بیس بائیس زینے طے کر کے وہ ایک مسطح جگہ پر پہنچے اور مزید کچھ آدمیوں کے نرغے میں آ گئے۔ انہوں نے ان کی جامہ تلاشی لے کر ان کے سائیلنسر لگے ہوئے پستولوں پر قبضہ کر لیا....!

جوزف نے سختی سے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔

انہیں پھر آگے بڑھایا گیا۔ رائفل بردار وحشی نصف دائرے کی شکل میں انہیں کور کئے ہوئے چل رہے تھے۔

جیمسن آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھتا جا رہا تھا۔ جگہ جگہ چربی کی مشعلیں روشن تھیں.... ان چٹانوں کو اندر سے بڑے فنکارانہ انداز میں تراش خراش کر ایک بہت بڑا ہال بنایا گیا تھا۔ جس کے دوسرے سرے پر چار یا پانچ فٹ اونچا ایک چبوترہ تھا اور اسی چبوترے کے نیچے وہ **پانچوں سفید فام بیٹھے نظر آئے۔ ان کے ہاتھ پشت پر باندھ دیئے گئے تھے۔**

ان تینوں کو ان کے قریب لے جایا گیا وہ سر اٹھا کر حیرت سے انہیں دیکھنے لگے۔ رائفل برداروں میں سے ایک نے جوزف کو مخاطب کر کے کہا۔ "شائد یہ لوگ ہماری زبان نہیں سمجھ سکتے۔ ہم نے انگلش میں بھی ان سے گفتگو کرنی چاہی لیکن وہ اسے بھی سمجھنے سے قاصر نظر آتے ہیں۔"

"ان سے فرانسیسی میں بات کرو۔" جوزف بولا۔ "یہ فرانس کے باشندے ہیں۔ انگریز نہیں۔"

"کوئی بھی ہوں۔ سفید فام تو ہیں.... دو سو سال سے یہاں صرف سفید فاموں کی قربانی دی جاتی رہی ہے.... پچاس سال سے یہ سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔ پورے پچاس سال بعد یہ چھ عدد خود بخود قربان گاہ کی حدود میں آسمان سے ٹپک پڑے ہیں۔ لہٰذا اگر تم میں سے کوئی ان کی زبان جانتا ہو تو انہیں ان کے مقدر سے آگاہ کر دے۔ گزالی کے بھیڑیوں کی روحیں پورے پچاس سال سے بڑے کرب میں مبتلا ہیں۔"

"وہ میں بعد میں کروں گا۔ لیکن کیا تم اس کی جرات کر سکو گے .... یہ سرکاری مہمان تھا....!" جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ان کے ہمدردوں کا بھی وہی حشر ہو گا جو ان کا ہونے والا ہے۔" جواب ملا۔

"اگر ہم ایک معینہ مدت کے اندر اندر ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ نہ دے سکے تو جانتے ہو کیا ہو گا؟"

"کیا ہو گا....؟"

"کی گولو کا پورا میدان فوج سے بھر جائے گا۔" جوزف نے کہا۔

"کس وہم میں مبتلا ہو۔ اب کوئی چٹانوں کے قریب بھی نہ آسکے گا۔ حالات بدل چکے ہیں۔ سفید فاموں کے ہمدردوں پر آسمانی قہر نازل ہونے لگا ہے۔"

عمران نے جوزف کو اشارہ کیا کہ وہ خاموش رہے اور خود اس عورت کی طرف متوجہ ہو گیا جو اس کی کلائی پر بندھے ہوئے ایمبش ڈیٹکٹر کو بار بار دیکھنے لگتی تھی۔

"انچارج کون ہے؟" عمران نے فرانسیسی میں اسے مخاطب کیا۔

"میں ہوں۔" وہ عورت بولی۔

"تمہارے ایمبش ڈیٹکٹر ہی نے ہماری رہنمائی کی ہے۔ آخر تم لوگ یہاں کس بناء پر بھیجے گئے ہو جبکہ تمہیں اس کا علم بھی نہیں تھا کہ تم کہاں اتر رہے ہو۔ آر فائیو سے ایسے افراد مانگے گئے تھے جو یہاں کے حالات اور جغرافیہ سے بخوبی واقف ہوں۔"

"ہم مشرقی افریقہ کے اسپیشلسٹ ہیں....!" عورت بولی۔

"اسی لئے کی گولو کے میدان میں اتر پڑے ہو۔"

"کی گولو کا میدان...." وہ خوفزدہ لہجے میں بولی۔ "نہیں ہمیں علم نہیں تھا کہ ہم کہاں اترے ہیں۔ ہمیں طیارے سے چھلانگ لگانے کا وقت بتایا گیا تھا۔ اس سے زیادہ ہم اور کچھ نہیں جانتے۔"

"اب یہ لوگ کہہ رہے کہ تمہیں قربان کر دیا جائے گا۔"

دفعتاً رائفل برداروں کا سرغنہ چیخنے لگا۔ "اتنی دیر سے کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ ہمیں بھی بتاؤ۔ کوئی سازش نہ کر سکو گے۔"

"انگارے مت چباؤ۔" جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "وہ شکوہ کر رہی ہے کہ یہ کیسی مہمان نوازی ہے اور میرا باس انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ ایسی جگہ اترے ہیں جس سے انہیں دور ہی رہنا چاہئے تھے۔"

"اب اس سے کیا فرق پڑے گا اور تمہاری واپسی بھی اب ناممکن ہے۔"

جوزف نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی اور قیدیوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔

عمران ان سے کہہ رہا تھا۔ ''ہم نہیں جانتے کہ ہمارا ابھی کیا حشر ہو گا۔''

''تم لوگوں کی طرف سے ہدائت ہی کے مطابق ہم لوگ یہاں اتارے گئے ہوں گے۔'' ایک مرد نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''ہمارا سارا نظام کمپیوٹرائزڈ ہے۔''

''ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے دوست۔ اب یہ سوچنا ہے کہ اس مصیبت سے کیونکر نجات پائی جائے۔''

''ہم تو بے خبری میں مارے گئے۔ ان وحشیوں نے ہم پر اعصاب کو مفلوج کر دینے والی ڈارٹس سے حملہ کیا تھا۔ قریباً دو گھنٹے بعد ہم اپنے اعضاء کو حرکت دینے کے قابل ہو سکے تھے۔''

دفعتاً عجیب سے گڑگڑاہٹ سنائی دی اور ایسا محسوس ہوا جیسے چٹانیں لرزنے لگی ہوں۔

''راستہ بند کر دو۔'' رائفل برداروں کا سرغنہ چیخا۔ ''ان کے ہیلی کاپٹر آ رہے ہیں۔''

''کون سا راستہ بند کرا رہے ہو؟'' جوزف نے ہنس کر پوچھا۔

''جدھر سے تمہیں لایا گیا تھا۔'' وہ دانت پیس کر بولا۔ ''وہ دراڑ حیرت انگیز طور پر بند ہو جائے گی۔''

ادھر عمران قیدیوں سے کہہ رہا تھا۔ ''فکر نہ کرو۔ ہمارے ہیلی کوپٹر پہنچ گئے ہیں۔ جلد ہی تمہیں رہائی نصیب ہو جائے گی۔ تمہارا سارا سامان وہیں موجود ہے جہاں تم نے چھوڑا تھا اس میں تمہارا اسلحہ تک موجود ہے۔''

ان میں سے کوئی کچھ نہ بولا۔ عمران نے ان سے گفتگو کے دوران ہی میں جوزف کو اردو میں مخاطب کیا۔ ''انہیں باتوں میں الجھائے رکھ..... غصہ دلانے والی باتیں کر.....''

جیمسن اپنی کھوپڑی سہلانے لگا۔ لیکن کچھ بولا نہیں۔ ادھر رائفل برداروں میں سے دو آدمی وہاں سے چلے گئے تھے۔ اب ان کی تعداد پانچ رہ گئی تھی۔ ان ساتوں کے علاوہ ابھی تک اور کوئی وہاں نہیں دکھائی دیا تھا۔

جوزف نے عمران کی ہدایت کے مطابق رائفل برداروں کے سرغنہ سے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی.....!

''حکومت نے تم لوگوں کو بڑی چھوٹ دے رکھی تھی۔ لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔'' اس نے کہا۔

"بکواس بند کرو۔" سرغنہ پیر پٹخ کر دھاڑا۔ "چھوٹ ہم نے اس نابنجار حکومت کو دے رکھی ہے.... ورنہ جب چاہیں اس کا تختہ الٹ دیں....!"

"ان دقیانوسی رائفلوں کے بل بوتے پر!" جوزف مضحکہ اڑانے والے انداز میں ہنس کر بولا۔

"میں تمہاری زبان بند کر دوں گا۔ ورنہ خود ہی خاموش رہو۔"

"اب تھوڑا سا مکھن لگا دے۔" عمران نے جوزف کی طرف مڑے بغیر اس طرح کہا جیسے قیدیوں سے کچھ کہا ہو۔

جوزف نے سرغنہ سے کہا۔ "ناراض ہونے کی ضرورت نہیں میں تو صرف تمہارے جذبے کی گہرائی ناپ رہا تھا۔ ورنہ اس حکومت سے کون خوش ہے کوئی غیرت مند اسے برداشت نہیں کر سکتا کہ انگریزوں سے نجات پا جانے کے باوجود بھی ہم ابھی تک سفید فاموں ہی کے دروں پر سجدے کر رہے ہیں۔ اب یہی دیکھو کہ یہ پانچ مختلف شعبوں کے ماہرین فرانس سے بلوائے گئے ہیں۔ کیا ہمارے یہاں باصلاحیت آدمیوں کی کمی ہے۔"

"تم کہنا کیا چاہتے ہو؟" سرغنہ یک بیک بے حد نرم لہجے میں بولا۔

"یہی کہ اگر تم کوئی ٹھوس پروگرام رکھتے ہو تو مجھے بتاؤ.... میں بھی تمہارے ساتھ ہو جاؤں گا.... اور ہم تینوں تمہارے نظریات کی تبلیغ فوج میں کریں گے۔"

"ہم اجنبیوں سے اپنے پروگرام کے بارے میں بات نہیں کرتے۔"

"یہ بری بات ہے۔ اس طرح تم محدود ہو کر رہ جاؤ گے۔ عوام کی ہمدردیاں حاصل کرو۔ کام آسان ہو جائے گا۔"

"عوام کی مدد کے بغیر بھی ہم جب چاہیں حکومت پر قبضہ کر لیں۔"

"تو پھر دیر کیوں کر رہے ہو؟"

ٹھیک اسی وقت غار کی فضا میں کچھ ایسی آواز گونجی جیسے کسی تیز رفتار گاڑی کے بریک چرچرائے ہوں۔"

"یہ کیا ہے....؟" جوزف اچھل پڑا۔

"دراڑ بند ہوئی ہے۔" سرغنہ نے لاپرواہی سے کہا۔ "اب قربان گاہ تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ وہ اوپر ہی اوپر چکرا کر واپس چلے جائیں گے۔"

"کیا یہ کسی مشینی عمل کے تحت ہوا ہے۔"

"اور کیا تم اسے جادو کا کرشمہ سمجھتے ہو۔" سر غنہ نے قہقہہ لگایا۔

جوزف ہونٹوں پر زبان پھیر کر رہ گیا۔ سر غنہ کہہ رہا تھا۔ "ہم نے اپنے طور پر سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کی ہے۔ ان دقیانوسی رائفلوں پر نہ جاؤ۔ یہ محض دکھاوے کی چیزیں ہیں۔"

"اوہ.... تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ اب اس متبرک مقام پر اور کوئی کھیل کھیلا جا رہا ہے۔" جوزف نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"اور غالباً اب تم سمجھ گئے ہو گے کہ ان قیدیوں کا ہاتھ آ جانا محض اتفاق نہیں تھا۔ ہمیں علم تھا کہ یہ کس وقت یہاں اتریں گے۔ تمہارا یہ کہنا قطعی درست نہیں کہ یہ نادانستگی میں یہاں اتر پڑے ہیں۔"

"ہمیں علم نہیں۔ ہم سے صرف یہ کہا گیا ہے کہ ہم تم سے ان کی واپسی کی بات کریں۔"

"لیکن تمہارا رخ ٹھیک اسی طرف کیونکر ہوا تھا جدھر ہم تھے؟" سر غنہ نے سوال کیا۔

"اسے تو تم اتفاق ہی سمجھو۔" جوزف بولا۔

"ناقابل یقین....!" سر غنہ خشک لہجے میں بولا۔ "تمہیں بتانا پڑے گا کہ سمت اور جگہ کی نشاندھی کس نے کی تھی؟"

دفعتاً عمران نے جوزف سے انگلش میں کہا۔ "کچھ چھپانا بیکار ہے۔ سچی بات کرو۔ پھر جو حشر بھی ہو ہمارا....!"

"ضرور .... ضرور....!" سر غنہ بھی انگلش ہی میں بولا۔ "ہو سکتا ہے اس کے عوض تمہارے ساتھ کوئی رعایت ہو جائے۔"

"میں مراکش کا باشندہ ہوں۔ سواحلی پر عبور نہیں رکھتا۔ اس لئے انگلش میں بات کروں گا۔ معذرت کے ساتھ۔"

"کوئی بات نہیں! ہم زبانوں سے متنفر نہیں۔ ہمیں سفید فاموں کے کردار سے نفرت ہے۔"

"قربان گاہ کی صحیح نشاندہی جنرل کیو کے سیکرٹری کیپٹن مشامبا نے کی تھی۔"

"کیا...؟" سر غنہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"سچی بات پر تم حیرت کیوں ظاہر کر رہے ہو؟" عمران نے بڑی معصومیت سے پوچھا۔

"اوہ.... کچھ نہیں.... اس اطلاع کا شکریہ! ٹھہرو میں ابھی بتاتا ہوں کہ تم لوگوں کے ساتھ کیا رعایت کی جا سکتی ہے۔" سرغنہ نے کہا اور ان لوگوں سے متعلق اپنے آدمیوں کو کچھ ہدایت دے کر وہاں سے چلا گیا۔

"کچھ شروع کر دیں باس۔!" جوزف نے اردو میں پوچھا۔

"ابھی نہیں۔" عمران نے جواب دیا۔

"ہائے بیچاریاں....!" جیمسن کراہا۔

"یہ تم لوگ کس زبان میں گفتگو کر رہے ہو....؟" ریتا نے عمران سے پوچھا۔

"سواحلی میں....!" عمران نے جواب دیا۔

"جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ۔ ہم افریقہ کی بیشتر زبانیں جانتے ہیں۔"

"پھر تم نے ان پر کیوں نہیں ظاہر ہونے دیا کہ تم سواحلی بول اور سمجھ سکتے ہو۔"

"اپنی پوزیشن کا اندازہ لگانے کے لئے۔"

"اب تو بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا؟"

"اب ہوا ہے۔ تم لوگوں کے پہنچنے سے قبل ہم قطعی تاریکی میں تھے۔"

"پھر کیا خیال ہے....؟"

"ایسی صورت میں کیا خیال ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ تم اپنی رائے ظاہر کرو۔"

"فی الحال کچھ بھی ممکن نہیں ہے۔"

"اور جیسا کہ وہ کہہ رہا تھا۔ تمہارے آدمی سچ مچ یہاں نہ پہنچ سکیں گے۔" ریتا نے سوال کیا۔

"غالباً وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔ زیادہ سے زیادہ تمہارا سامان ان کے ہاتھ لگ جائے گا۔ اور بس۔"

"تو ہم اب انہی لوگوں کے رحم و کرم پر ہیں۔" ریتا نے طویل سانس لے کر کہا۔ "اور یہ بات تو اب پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ تم لوگوں کے درمیان بھی ان کے آدمی موجود ہیں۔ ورنہ انہیں ہماری آمد کی خبر کیسے ہوتی۔"

"تمہارا خیال درست ہے۔ اب تک کئی ایسے آدمی ہماری گرفت میں آ چکے ہیں۔"

ریتا کچھ اور کہنے والی تھی کہ رائفل برداروں کا سرغنہ واپس آ گیا۔ اور عمران نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "کیا ہمارے لئے کوئی بری خبر لائے ہو؟"

"ہر گز نہیں۔" وہ ہنس کر بولا۔ "بری خبر تو ان لوگوں کے لئے بھی نہیں ہے۔" اس کا اشارہ قیدیوں کی طرف تھا۔

"میں نہیں سمجھا۔" عمران نے کہا۔

"فی الحال تم سب قیدیوں کی حیثیت سے یہاں رکھے جاؤ گے۔"

عمران کچھ نہ بولا۔ لیکن جوزف پھر بھڑک اٹھا اور سخت لہجے میں بولا۔ "میں ذاتی طور پر تمہارے اس فیصلے سے متفق نہیں ہوں۔"

"ہو یا نہ ہو۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

"بہت فرق پڑتا ہے مسٹر۔ میں بے موت مر جاؤں گا۔ کیونکہ قیدیوں کو کہیں بھی شراب پیش نہیں کی جاتی۔"

"میں نہیں سمجھا۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"شراب کے بغیر میں مر جاؤں گا۔ چھ بوتل یومیہ میرا کوٹہ ہے۔"

"ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔ زندہ رہو یا مر جاؤ۔" اس نے لاپرواہی سے کہا۔

وہ دونوں آدمی بھی اس دوران میں واپس آ گئے تھے جو اس کے حکم پر دراڑ بند کرنے گئے تھے۔ اور اب پھر سات رائفلیں ان پر تنی ہوئی تھیں۔

سرغنہ نے عمران کیطرف دیکھ کر انگلش میں کہا۔ "تم سواحلی سمجھ سکتے ہو لیکن بول نہیں سکتے۔"

"ٹوٹی پھوٹی بول بھی سکتا ہوں۔"

"تم جنرل کیو کے سیکرٹری کو کیا جانو؟"

"کیوں۔ کیا وہ جادو کے زور سے نظروں سے غائب رہتا ہے؟"

"تمہارا عہدہ کیا ہے؟"

"انٹر سروسز انٹیلی جنس کے ڈائریکٹوریٹ جنرل سے میرا تعلق ہے۔"

"کیوں بکواس کر رہے ہو۔ ڈائریکٹوریٹ جنرل میں کسی غیر ملکی کا کیا کام؟"

"میرا باپ یہیں کا باشندہ تھا۔ میری پیدائش مراکش میں ہوئی تھی۔ وہیں پلا بڑھا تھا۔"

"میں نے پوچھا تھا تمہارا عہدہ کیا ہے؟"

"ایک ڈپٹی ڈائریکٹر کا پرسنل اسسٹنٹ ہوں۔ کیپٹن مشامبا میرے باس کے دوستوں میں سے

ہے۔ اور بعض وجوہات کی بناء پر۔ مجھ پر بہت مہربان ہے۔"

"میں وہ وجوہات بھی معلوم کرنا چاہوں گا۔"

"ناممکن.....! سب کے سامنے میں ان وجوہات کا اظہار نہیں کر سکتا۔"

"چلو.....!" وہ رائفل کی نال ہلا کر بولا۔ "علیحدگی میں بتاؤ۔"

"کیا یہ ضروری ہے؟"

"بہت زیادہ ضروری ہے۔"

"لیکن اس معاملے کا تعلق میری نجی زندگی سے ہے۔"

"تم حکم کی تعمیل کرتے ہو یا!" اس نے جملہ پورا کرنے کی بجائے رائفل کا بولٹ سرکایا تھا۔

"نن... نہیں!" عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں ہاتھ پھیلا کر بولا۔ "چچ چلو... چلتا ہوں!"

"ادھر چلو..... اور اپنے ہاتھ اٹھا کر سر پر رکھ لو۔"

عمران چپ چاپ ادھر ہی چل پڑا جدھر اشارہ کیا گیا تھا۔ کچھ دور سیدھا چلا تھا۔ پھر سرغنہ کی ہدایت پر بائیں جانب گھوم کر ایک راہداری میں داخل ہوا تھا۔

"اس دروازے میں۔" وہ اس کی کمر سے رائفل کی نال لگاتا ہوا بولا۔

یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس میں کچھ ایسا سامان نظر آیا جو اس کے آپریشن روم ہونے پر دلالت کرتا تھا۔ تو گویا اسے یہاں اس لئے لایا گیا تھا کہ اس کی آواز کہیں اور پہنچائی جاتی۔ دفعتاً وہ بڑی پھرتی سے گھوما اور رائفل کی نال پر ہاتھ ڈال دیا۔ وہ فرش کی طرف جھکتی چلی گئی۔ یہ اتنے غیر متوقع طور پر ہوا تھا کہ سرغنہ کو سنبھلنے کا بھی موقع نہ مل سکا۔ رائفل کی نال کے ساتھ ہی وہ خود بھی جھکا تھا اور ٹھیک اسی وقت عمران کا دایاں گھٹنا اس کی ناک پر پوری قوت سے پڑا تھا۔ ہلکی سی آواز بھی نکالے بغیر وہ بے حس و حرکت ہو گیا۔ عمران نے جھک کر اسے سیدھا کیا۔ بیہوشی گہری تھی۔ جامہ تلاشی لینے پر اس کے پاس سے انہیں تینوں پستولوں میں سے ایک برآمد ہوا جو ان سے چھینے گئے تھے۔ اس کے بعد اس نے ان لاسلکی آلات کی طرف توجہ دی تھی جو وہاں موجود تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں اس نے انہیں بھی بیکار کر دیا۔

دوسری طرف جیمسن اور جوزف اردو میں اوٹ پٹانگ ہانک رہے تھے اس بار رائفل برداروں میں سے ایک کو دخل اندازی کرنی پڑی۔

"یہ کون سی زبان ہے۔"

"لشکری....!" جوزف نے جواب دیا۔

"ہم نے تو اس کا نام بھی نہیں سنا۔"

"یہ تمہاری اپنی نالائقی ہے....!"

دوسرے رائفل بردار نے اپنے ساتھی سے کہا۔ "یہ سرے سے کوئی زبان نہیں ہے.... خواہ مخواہ آوازیں نکال رہے ہیں۔"

"کتے خواہ مخواہ آوازیں نکالا کرتے ہیں.... آدمی نہیں۔" جوزف بھنا کر بولا۔

"تم لوگ شائد یہ سمجھتے ہو کہ یہاں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔"

"ہمیں قطعاً اس کی فکر نہیں ہے کہ دوسرے لمحے میں کیا ہو گا۔" جوزف نے لاپرواہی سے کہا۔ "لیکن میں محسوس کر رہا ہوں کہ تھوڑی ہی دیر بعد مجھے بیحد خونخوار ہو جانا پڑے گا۔ کیونکہ میرا نشہ اکھڑ رہا ہے۔"

ٹھیک اسی وقت رائفل برداروں کے عقب سے آواز آئی۔ اپنی رائفلیں فرش پر ڈال دو۔ اگر کسی نے مڑ کر دیکھا تو پچھتانے کے لئے زندہ نہیں رہے گا۔"

جوزف نے قہقہہ لگایا اور رائفل برداروں سے بولا۔ "وہی کرو جو میرا باس کہہ رہا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بے آواز مشین پستول ہے اور تمہارا چیف مارا گیا۔"

رائفلیں فرش پر گرنے لگیں۔ فرنچ قیدیوں کے منہ حیرت سے کھل گئے تھے۔ رائفل برداروں نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دیئے اور عمران کے ساتھیوں نے ان کی جامہ تلاشی لے کر اپنے مزید دو عدد مشین پستول بھی برآمد کر لئے۔ ان کے پاس سے تین ریوالور بھی برآمد ہوئے تھے۔

پھر انہی رسیوں سے ان کے ہاتھ پیر باندھ دیئے گئے جن سے فرانسیسیوں کے باندھے گئے تھے۔ ان کا سرغنہ بھی وہیں اٹھا لایا گیا اور جیمسن اسے ہوش میں لانے کی تدبیریں کرنے لگا۔

ریٹا عمران سے اپنے ساتھوں کا تعارف کراتی ہوئی بولی۔ "میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم اسے علیحدہ کیوں لے گئے ہو۔"

"وہ مجھے آپریشن روم میں لے گیا تھا۔ غالباً مقصد یہ تھا کہ میری گفتگو کسی اور تک پہنچا سکے۔" مجھے آپریشن روم میں لے چلو۔"

"کیا کرو گی.... میں نے اسے بیکار کر دیا ہے...."

"اس سے کیا فائدہ ہو گا؟"

"بیکار کرتے وقت اس کے علاوہ اور کوئی خیال نہیں تھا کہ یہ لوگ باہر سے رابطہ قائم نہ کر سکیں۔ اس کا اندازہ نہیں تھا کہ یہ لوگ اتنی آسانی سے قابو میں آ جائیں گے۔"

ریتا کچھ نہ بولی۔ بیہوش سرغنہ کی طرف متوجہ ہو گئی تھی جس کے حلق سے ہلکی ہلکی کراہیں نکل رہی تھیں۔ پھر اس طرح چونکی جیسے کچھ یاد آ گیا ہو۔ عمران کو غور سے دیکھتی ہوئی بولی۔ "کیا تم انہی میں سے ہو جن سے ہمیں ملنا تھا....؟"

"تمہارا خیال درست ہے۔" عمران نے کہا۔

"شناخت....!"

"اُو زیڈ ایم....!"

"درست۔" وہ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتی ہوئی بولی۔ عمران نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں ڈھیلا چھوڑ دیا تھا۔ ذرا بھی گرمجوشی کا اظہار نہ ہونے دیا۔

"لیکن....!" ریتا نے کسی قدر تذبذب کے ساتھ کہا۔ "مجھے بتایا گیا تھا کہ وہ غیر افریقی ہوں گے۔"

"ہم غیر افریقی ہی ہیں۔" عمران بولا۔

"مراکش افریقہ ہی میں ہے۔"

"میں نہ سیاہ فام ہوں اور نہ مراکشی۔"

"تو پھر فرانسیسی ہی ہو سکتے ہو۔"

"یہ بھی غلط ہے۔ اس کی فکر مت کرو۔ اوہ اس نے آنکھیں کھول دی ہیں۔" عمران نے کہا اور جوزف سے سواحلی میں بولا۔ "اسے سہارا دے کر بٹھا دو۔"

سرغنہ عمران کو قہر آلود نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔ اور جوزف نے جیسے ہی سہارا دینا چاہا اس کے ہاتھ جھٹک دیئے۔ پھر خود ہی اٹھ بیٹھا تھا۔ ناک سے بہا ہوا خون ہونٹوں اور ٹھوڑی پر جم گیا تھا۔ جسے اس نے ہتھیلی سے پونچھ کر کہا۔ "اس کے باوجود بھی تم لوگ یہاں سے نکل نہیں سکو گے۔"

اور جوزف کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "یہ تو مراکشی ہے لیکن تم پر میں قوم سے غداری کا الزام عائد کرتا ہوں۔"

"میری قوم یہی شخص ہے....!" جوزف نے عمران کی طرف دیکھ کر کہا۔ "میں اس کا پالتو کتا ہوں۔"

"تم اول درجے کے ذلیل ہو۔ تم نہیں جانتے کہ کیا کر رہے ہو۔"

"اور تم جانتے ہو کہ تم کیا کر رہے ہو....؟" جوزف نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"فضول باتوں میں وقت نہ ضائع کرو۔" عمران نے جوزف سے کہا۔

"یہ خواہ مخواہ بات بڑھا رہا ہے باس....!"

"تم.... ہمیں یہاں سے نکلنے کا راستہ بتاؤ گے۔"

"کوشش کر کے دیکھ لو.... ہم میں سے کسی کی بھی زبان نہ کھلوا سکو گے.... جب تمہارا تشدد ناقابل برداشت ہو جائے گا تو ہم مر جائیں گے۔"

"اپنی مرضی سے....!" جوزف نے ہنس کر پوچھا۔

"تم اپنی مکروہ آواز مجھے نہ سناؤ تو بہتر ہو گا۔" وہ تنفر آمیز لہجے میں بولا۔

"پھر لاحاصل باتیں شروع ہو گئیں....!" عمران نے جھنجھلاہٹ کا مظاہرہ کیا اور سرغنہ سے بولا۔ "میں نے تمہارے آپریشن روم کو ناکارہ کر دیا ہے۔ لہٰذا یہ خیال بھی دل سے نکال دو کہ باہر سے تمہارا رابطہ قائم ہو سکے گا۔"

"اس کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"تو پھر سچ مچ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ جب چاہو گولی مار سکتے ہو۔"

"کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہارے آقا تمہارے ہمدرد ہیں....؟"

"نہ ہوں۔ لیکن ہم یہ ضرور جانتے ہیں کہ سفید فاموں کی اقتصادی گرفت سے نکلنے کے لئے ہم ان پر اعتماد کر سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا بھی کوئی مفاد اس سے وابستہ ہو۔ لہٰذا بعد میں ہم ان کے کام آئیں گے۔"

"کام نہیں آؤ گے بلکہ ان کے مقاصد کے حصول کے لئے زبردستی کارآمد بنائے جاؤ گے۔

تم نہیں جانتے کہ بین الاقوامی بلیک میلرز کے ہتھے چڑھ گئے ہو۔"

"ان کے بارے میں عام طور پر یہی خیال پایا جاتا ہے۔ لیکن میں اس سے متفق نہیں ہوں۔"

"تمہارے متفق ہونے یا نہ ہونے سے کیا ہوتا ہے۔ ساری دنیا اس پر متفق ہے۔"

"اور اس کے باوجود اسی دنیا سے ہمارا کام چلتا ہے۔" اس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"بات بڑھانے سے کیا فائدہ باس۔" دفعتاً جوزف بولا۔ "میں ان سبھوں کو ختم کئے دیتا ہوں۔ اس کے بعد اطمینان سے خود ہی راستہ تلاش کر لینا۔ تمہاری نظروں سے بھلا کب کوئی چیز پوشیدہ رہ سکی ہے۔"

"مجھے سوچنے دو....!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔

"تم سوچو جب تک میں اپنے پستول کا میگزین چیک کر لوں۔"

"کیا قصہ ہے....؟" شیپرو نے عمران سے پوچھا۔

"باہر نکلنے کا راستہ خود ہی تلاش کرنا پڑے گا۔ ان سے اس کی توقع نہ رکھنی چاہئے کہ یہ بتا دیں گے۔"

"میں اگلوا لینے کے طریقے جانتا ہوں۔"

"میں خود بھی جانتا ہوں لیکن یہ محض وقت کی بربادی ہوگی۔ یہ لوگ اس تنظیم کا ساتھ اس یقین کے ساتھ دے رہے ہیں کہ اس براعظم کو سفید فاموں سے قطعی طور پر خالی کرالیں گے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو! ہمیں الجزائریوں کا تجربہ ہو چکا ہے۔" ریتا بولی۔

"لیکن اس ملک کے لوگ تو برطانیہ کی غلامی سے آزاد ہو چکے ہیں۔" شیپرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن اب یہ لوگ اتنے بھولے بھی نہیں ہیں کہ متبادل دام کو نہ پہچان سکیں۔ جانتے ہیں کہ اب ان پر اقتصادی امداد کا جال پھینکا گیا ہے۔ اپنے سرمائے کی زنجیروں میں انہیں جکڑنے کی کوشش کی جارہی ہے۔" عمران نے کہا۔

"بھئی مسئلہ یہاں سے نکلنے کا ہے.... بین الاقوامی سیاست کا نہیں۔" ریتا بول پڑی۔

عمران نے سر ہلا کر کہا۔ "اور کیا.... اور کیا....!"

"پہلے کس پر فائر کروں باس۔" جوزف نے اپنا مشین پستول سیدھا کر کے عمران سے پوچھا۔

"ٹھہر جاؤ۔" دفعتاً ان میں سے ایک چیخا۔ سرغنہ کسی زخمی سانپ کی طرح اس کی طرف

تھا۔ لیکن وہ کہتا رہا۔ ”میں خود بھی یہی سوچتا رہا ہوں کہ ہمیں بیوقوف بنایا جا رہا ہے۔ یہ لوگ بھی تو سفید فام ہی ہیں۔ وہ ہم پر ترس کھا سکتے ہیں لیکن برابری کا درجہ کبھی نہیں دے سکتے۔“

”تم اس ملک کے عقلمند ترین آدمی ہو۔“ عمران بولا۔

”کیوں بکواس کر رہا ہے۔ کیاناٹ۔“ سرغنہ اپنے آدمی کو گھورتا ہوا غرایا۔

”اسے یہاں سے لے جاؤ۔“ عمران نے جوزف سے کہا۔

اس کا اشارہ سرغنہ کی طرف تھا۔

جوزف آگے بڑھا ہی تھا کہ سارے رائفل بردار اس آدمی پر ٹوٹ پڑے جو عمران کو کچھ بتانا چاہتا تھا۔ ان کے صرف ہاتھ باندھے گئے تھے پیر آزاد تھے اور پھر جتنی دیر میں وہ سب مل کر انہیں ہٹانے کی کوشش کرتے انہوں نے اس کو ختم ہی کر دیا۔ کسی نے اپنا گھٹنا اس کی گردن پر رکھ کر کام تمام کر دیا تھا۔

سرغنہ نے ایک وحشیانہ قہقہہ لگایا.... کچھ دیر ہنستا رہا پھر بولا۔

”اب ان جیالوں کی زبان کون کھلوا سکے گا۔“

رینا عمران کے قریب پہنچ کر آہستہ سے بولی۔ ”میرا خیال ہے کہ انہیں کہیں بند کر دیا جائے۔ پھر ہم اطمینان سے راستہ تلاش کریں۔“

”ضرور.... ضرور....!“ عمران سر ہلا کر بولا۔ وہ مرنے والے کو پر تشویش نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔ دفعتاً اس نے اونچی آواز میں کہا۔ ”ان پانچوں نے اس تنہا آدمی کو مار ڈالا۔ کیا تم میں سے کسی کو میری رائے سے اختلاف ہے؟“

اس نے یہ سوال اپنے ساتھیوں اور پانچوں فرانسیسیوں سے کیا تھا۔

”نہیں! ہمیں اس سے اختلاف نہیں ہے۔“ شیپرو بولا۔ ”کیونکہ ہم نے یہ سانحہ بچشم خود دیکھا ہے۔“

”بس تو پھر میں ان پانچوں کو سزائے موت دیتا ہوں۔ جوزف ان میں سے ایک کے ہاتھ کھول دو اور اس سے اس کی آخری خواہش بھی پوچھ لینا۔“

”او کے باس۔“ کہتا ہوا آگے بڑھا ہی تھا کہ یکایک ایک رائفل کی نال عمران کی کمر سے آ لگی۔ وہ چونک کر مڑا اور رینا کے ہاتھ میں رائفل دیکھ کر ایک طویل سانس لی۔

”کیوں؟ تمہارے دل میں کیا ہے؟“ اس نے ریناسے سوال کیا۔

جوزف اور جیمسن الرٹ ہو گئے....

”اپنا ماسک اتارو.... !“ رینا عمران کو گھورتی ہوئی بولی۔

”تمہیں اس کا حق کس نے دیا ہے۔“ جیمسن بھنا کر بولا۔ عمران تو خاموش ہی رہا تھا۔

رینا کے تینوں ساتھیوں نے بھی رائفلیں سیدھی کر لیں۔

عمران نے چپ چاپ اپنا ماسک اتار دیا۔ اور آہستہ سے بولا۔ ”بہت زیادہ عقلمند بننے کی کوشش مت کرو۔“

”تو تم فرانسیسی ہی ہو۔“

”رائفل ہٹاؤ۔“ عمران رائفل کی نال پر ہاتھ مارتا ہوا بولا۔

”اف فوہ.... یہ کیا ہونے لگا ہے۔“ سارہ پہلی بار بولی اور جیمسن نے سر ہلا کر کہا....

”تمہاری آواز تو خاصی دلکش ہے.... !“

سرغنہ عمران کو گھورے جارہا تھا۔ دفعتاً اس نے جوزف سے کہا۔ ”اب تم بھی اپنا ماسک اتار دو۔ خدا کا شکر ہے کہ تم لوگ اپنوں میں سے نہیں ہو۔ اب مجھے اپنے مرنے کا ذرہ برابر بھی غم نہ ہو گا۔“

جوزف کچھ نہ بولا۔ عمران کے چہرے پر حماقت طاری ہو گئی تھی۔ اور جیمسن سارہ کو گھورے جارہا تھا۔

”چلو.... تم دونوں ایک کنارے بیٹھو۔“ دفعتاً عمران نے جوزف اور جیمسن سے کہا۔ ”اب یہی لوگ سب کچھ کریں گے۔“

وہ خود بھی وہاں سے ہٹ کر اسٹیج کے قریب جا کھڑا ہوا تھا۔ جیمسن اور جوزف بھی قریب پہنچ گئے۔

”یہ کتیاں منہ لگانے کے قابل نہیں ہوتیں۔“ جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

”دوسری حلیم الطبع معلوم ہوتی ہے۔ بس ذرا سی موٹی ہے۔“ جیمسن نے کہا۔

”میں تو کہتا ہوں باس انہیں جہنم میں جھونکو.... چپ چاپ راستہ تلاش کرو اور نکل چلو۔“

”آنا تھا تو اکیلی ہی آتیں..... تین عدد مردوں کو بھی ساتھ لانے کی کیا ضرورت تھی۔“

جیمسن نے کہا۔

عمران کچھ نہ بولا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس معاملے سے بالکل ہی دستبردار ہو گیا ہو۔

وہ پانچوں دور کھڑے انہیں دیکھتے رہے.... عمران اسٹیج پر چڑھ گیا۔ جوزف اور جیمسن نے بھی اس کی تقلید کی.... ادھر سرغنہ بری طرح چیخنے لگا۔ "نیچے آؤ.... ناپاکو.... قرگان گاہ سے اترو....!"

جوزف نے عمران کی طرف دیکھا.... اور عمران سر ہلا کر بولا۔ "اسے بکواس کرنے دے۔ تو کرسچن ہے۔ تجھے سڑے بسے دیوتاؤں کی قربان گاہ سے کیا سروکار۔"

"ٹھیک ہے باس.... لیکن ہم خواہ مخواہ اوپر کیوں چڑھ آئے ہیں۔"

"ذرا بہتر طور پر ان کی نگرانی کر سکیں گے۔"

"مجھے یہ پانچوں قطعی پسند نہیں آئے۔ اگر ان کے ساتھ مل کر کام کرنا پڑا تو میرا خون ہر وقت کھولتا رہے گا۔"

"دیکھا جائے گا۔" عمران نے لاپرواہی سے شانے سکوڑے۔

شیپرو، فارگو اور گیسپر نے ان چھ قیدیوں پر تشدد شروع کر دیا تھا اور وہ خاموشی سے سب کچھ برداشت کر رہے تھے۔ ان کے چہروں پر ٹھوکریں ماری جا رہی تھیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں کچلی جا رہی تھیں۔ پنڈلیوں پر رائفلوں کے کندے مارے جا رہے تھے....

"اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا باس....!" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "تم وقت نہ ضائع کرو.... راستہ تلاش کرو....!"

"میرا خیال ہے کہ مجھ سے ایک بڑی غلطی سرزد ہوئی ہے۔" عمران آہستہ سے بولا۔

"کیا ہوا باس....؟"

"مجھے ان کے آپریشن روم کو قابل استعمال رہنے دینا چاہئے تھا۔ اگر کسی نے اس دوران ان سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تو اس تباہ کاری سے آگاہ ہو جائے گا۔"

"پھر کیوں تباہ کر دیا تھا باس....!"

"مجھے یقین نہیں تھا کہ یہ سب اتنی آسانی سے قابو میں آ جائیں گے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ان کی تعداد بڑھنے نہ پائے۔ اس کا محفوظ ترین طریقہ یہی تھا کہ انہیں باہر سے رابطہ قائم کرنے

سے روکا جائے....!"

"خیر! اَب کچھ اور سوچو.... میں یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ وہ سفید سُور میرے ہم وطنوں کو ٹھوکریں مار رہے ہیں.... تم نے تو کہہ دیا تھا کہ وہ زبان نہیں کھولیں گے اور میں بھی یہی کہتا ہوں۔!"

"اور میں یہ سوچ رہا ہوں کہ جنرل کیو نے فرانس کے ساتھ یہ خصوصیت برتی ہی کیوں تھی۔!"

"میں نہیں سمجھا۔!"

"مجھ پر ان فرانسیسیوں کو مسلط کرنے کی کوشش کیوں کی۔ گویا مجھ پر کلی طور پر اعتماد نہیں کر سکتا تھا۔ پھر اُس کے سیکریٹری نے اُسے بھی ڈبل کراس کیا اور سول سائیڈ میں مسوما جیسے لوگوں سے ہماری ملاقات ہوئی۔!"

"تم شائد یہ کہنا چاہتے ہو باس کہ یہاں کوئی بھی قابلِ اعتماد نہیں ہے۔!"

"ہو سکتا ہے وہ مجھے ہی قابلِ اعتماد نہ سمجھتے ہوں۔ تھریسیا نے اپنی ایٹمی شعاع کی آزمائش کے لئے مجھے آلہ کار بنایا تھا۔ ہر چند کہ میں اس کا مخالف تھا کہ اُس حصے میں جہاز بھیجے جائیں پھر بھی....!" عمران جملہ پورا کئے بغیر خاموش ہو گیا۔! کچھ دیر بعد بولا "اب یہ میرا ذاتی مسئلہ بن گیا ہے....!"

جوزف اور جیمسن خاموش رہے۔ وہ دونوں ہی کچھ سوچ رہے تھے۔ اُدھر وہ لوگ قیدیوں پر تشدد کرتے کرتے تھک گئے تھے۔ لیکن اُن سے کچھ اُگلوا نہیں سکے تھے۔!

رینا بے بسی سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ دفعتاً تیزی سے اسٹیج کی طرف بڑھی۔ اور قریب پہنچ کر عمران سے بولی "میرا ایمبش ڈیٹکٹر واپس کر دو....!"

"اُوہاں.... " عمران چونک پڑا اور بوکھلائے ہوئے انداز میں کلائی سے ڈٹیکٹر کھولنے لگا۔" اُسے غور سے دیکھ رہی تھی۔ عمران نے جیب سے چمک دار جھالر بھی نکالی اور دونوں چیزیں اُسے تھماتا ہوا بولا "ہمارے لئے بے حد منحوس ثابت ہوا ہے تمہارا ڈٹیکٹر....!"

"کیا مطلب....!"

"نہ اس کی نوعیت سے واقف ہوتے اور نہ یہاں اس طرح آ پھنستے۔!"

"تم آخر ہو کیا شے.....!"

"اس سوال کا جواب شائد میرا باپ بھی نہ دے سکے۔!" عمران نے کہا اور احمقانہ انداز میں منہ چلاتے ہوئے جیمسن کو آنکھ ماری۔

جیمسن نے ریناسے کہا "کیا ان لوگوں کا اس طرح یہاں پڑا رہنا مناسب ہے۔!"

"پھر کیا کریں.....!"

"انہیں سامنے سے ہٹادو.....!"

"ہٹا کر کہاں لے جائیں۔!"

"یہیں کوئی ایسی جگہ تلاش کرو.....!"

دفعتاً اسٹیج ہلنے لگا..... اور رینا اُچھل کر پیچھے ہٹ گئی۔ یہ تینوں لڑکھڑا کر گرے اور لڑھکتے ہوئے اسٹیج کے دوسرے سرے کی طرف چلے گئے کیونکہ اسٹیج کی سطح اسی طرح اوپر اٹھ رہی تھی جیسے کسی صندوق کا ڈھکن کھل رہا ہو۔ غنیمت یہی تھا کہ وہ ایک دوسرے سے کسی قدر فاصلے پر گرے تھے ورنہ سرے تک پہنچتے پہنچتے کسی نہ کسی کی ایک آدھ ہڈی ضرور ٹوٹ جاتی۔!



رینا نے اسٹیج کی سطح کو اٹھتے دیکھا اور بوکھلا کر پیچھے ہٹ گئی..... ٹھیک اُسی وقت ہال میں کسی کی بھاری بھرکم آواز بھی گونجی تھی۔ "اپنا اسلحہ فرش پر ڈال دو تم سب مشین گن کی زد پر ہو۔!"

یہ آواز اُسی تاریک خلاء سے آئی تھی جو اسٹیج کی سطح کے اوپر اٹھنے سے پیدا ہوا تھا۔ رینا بڑی پھرتی سے فرش پر لیٹ گئی۔ جملہ انگلش میں ادا کیا گیا تھا۔ اُس کے ساتھیوں نے رائفلیں فرش پر ڈال دیں اور آنکھیں پھاڑے اُس تاریک خلاء کو گھورتے رہے۔

"اگر کسی نے بھی اپنی جگہ سے جنبش کی تو چیتھڑے اڑ جائیں گے۔" آواز پھر آئی۔ ساتھ ہی اُس خلاء سے دو افراد برآمد ہوئے اُن کے ہاتھوں میں اسٹین گنیں تھیں۔ زرد فام تھے اور مشرق بعید کے کسی ملک کے باشندے معلوم ہوتے تھے۔

"اب تم تینوں ان کے ہاتھ کھول دو۔!" خلاء سے آواز آئی۔

ریناجہاں گری تھی وہیں پڑی رہی۔ خلاء سے بر آمد ہونے والے دونوں افراد نے آنکھ اٹھا کر اُسے دیکھا تک نہیں تھا۔! لیکن اچانک اسٹیج کے نیچے والے اندھیرے سے اُسے بھی مخاطب کیا گیا۔ "عورت.....! تم بھی اٹھو اور اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ جاؤ۔!"

رینا نے اٹھنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ شیپرو، فارگو، اور گیسپر اُن وحشیوں کے ہاتھ کھولنے لگے جن پر ذرا ہی دیر پہلے تشدد کی انتہا کر چکے تھے۔ اُن میں سے صرف دو ہی ہوش میں تھے۔ ایک سرغنہ اور دوسرا ایک اور.....!

سرغنہ نے اٹھتے ہی چیخنا شروع کر دیا.... "وہ تینوں کہاں ہیں جنہوں نے لاسلکی نظام کو ناکارہ کر دیا۔ بولو بتاؤ.....!"

لیکن رینا اور اُس کے ساتھی خاموش رہے.... سرغنہ نے کچھ اور کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ دوسری طرف الٹ گیا.... اس کی پیشانی سے خون کا فوارہ چھوٹ رہا تھا۔ پھر یہی حشر اُس دوسرے کا بھی ہوا جو ہوش میں تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟۔ کہاں سے ہو رہا ہے۔؟" تاریک خلاء سے آواز آئی ادھر اسٹین بردار دونوں نووارد اسٹیج کی جانب مڑے ہی تھے کہ یکے بعد دیگرے وہ دونوں بھی فرش پر گر پڑے اور ان کی پیشانیاں بھی خون اگل رہی تھیں۔

"احمقو! کھڑے کیا دیکھ رہے ہو۔!" رینا جلدی سے بولی "ان پانچوں بیہوشوں کو اپنی اوٹ بنالو۔!"

لیکن جیسے ہی وہ اُس کی ہدایت پر عمل کرنے کے لئے بیہوش آدمیوں کی طرف بڑھے۔ تاریکی سے مشین گن کا برسٹ مارا گیا۔ گیسپر اور فارگو اُچھل کر دور جا پڑے۔ دونوں ہی چھلنی ہو کر رہ گئے تھے۔!

شیپرو بڑی پھرتی سے فرش پر لیٹ گیا! رینا اور سارہ نے بھی یہی کیا.... تاریک خلاء سے آواز آئی.... "تم تینوں اس طرح بھی نہیں بچ سکو گے.... زندگی چاہتے ہو تو بتاؤ.... وہ تینوں کہاں ہیں.....!"

وہ کچھ نہ بولے.... ٹھیک اُسی وقت خلاء سے دو آدمی پھر نکلے اور کچھ دور چلنے کے بعد یکلخت اسٹیج کی طرف گھوم گئے۔ اُن کے ہاتھوں میں بھی اسٹین گنیں تھیں۔ انہوں نے اسٹیج کی

طرف گولیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی.... ان کا لباس عجیب تھا۔ چہرے نہیں دکھائی دیتے تھے۔ صرف آنکھوں کی جگہ پر دو سوراخ تھے۔ سر سے پاؤں تک آہن پوش لگتے تھے۔!

شیپر و، رینااور سارہ دم بخود پڑے رہے! رینا نے اندازہ لگالیا تھا کہ نئے آنیوالوں پر گولیاں اثر انداز نہیں ہو سکیں گی اور اَب اُسے اُن تینوں کی عافیت خطرے میں نظر آ رہی تھی جو اسٹیج پر سے اب تک اُن کا تحفظ کرتے رہے تھے۔

دفعتاً اسٹیج کی اٹھی ہوئی سطح پھر آہستہ آہستہ نیچے آنے لگی.... رینا کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ پہلے مارے جانے والوں کی دو اسٹین گنیں فرش ہی پر پڑی ہوئی تھیں۔ لیکن لاحاصل وہ اُن دونوں آہن پوشوں کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکتی۔!

اسٹیج کی سطح آہستہ آہستہ اپنی اصل پوزیشن میں آئی......لیکن......اُن تینوں کا کہیں پتا نہ تھا۔

وہ پھر رینا کی طرف مڑے اور انہیں فرش سے اٹھ جانے کا اشارہ کیا۔ چھ لاشوں اور پانچ بیہوش آدمیوں کے درمیان وہ تینوں اس طرح لڑکھڑا رہے تھے جیسے انہیں بھی اسی انجام کی طرف دھکیلا جا رہا ہو۔

"وہ تینوں کہاں ہیں جن کا ذکر اُس نے کیا تھا۔!" ایک آہن پوش نے سرغنہ کی لاش کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔! زبان فرنچ ہی تھی۔

"وہ اُسی ڈائس پر تھے۔!" رینا نے اسٹیج کی جانب ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"تم لوگوں نے اگر اپنی جگہوں سے جنبش بھی کی تو اپنے ساتھیوں ہی کی طرح مار ڈالے جاؤ گے۔!"

وہ خاموش کھڑے رہے۔ آہن پوش نے اسٹیج کی دونوں جانب والی دیواروں پر نظر دوڑائی تھی۔!.... اور پھر چھت کے قریب وہ بڑا روشن دان رینا کو بھی نظر آ گیا جس سے ایک خاصا تندرست آدمی بھی بخوبی گذر سکتا تھا۔ آہن پوش اپنے داہنے ہاتھ کی پشت منہ کے قریب لا کر کچھ کہنے لگا.... رینا اس کی آواز تو سن سکتی تھی لیکن الفاظ سمجھ میں نہیں آ رہے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اُسی آہن پوش نے چھلانگ لگائی اور اسٹیج پر پہنچ گیا.... لیکن وہ کھڑا نہیں رہا تھا۔ فوراً ہی سینے کے بل لیٹ گیا تھا۔ پھر اسٹیج کی سطح دوبارہ کسی صندوق کے ڈھکنے کی طرح اوپر اٹھنے لگی حتیٰ کہ اس کا سر چھت سے جا لگا۔ رینا اور اس کے ساتھی بے حس و حرکت کھڑے رہے۔ دوسرے

آہن پوش کارخ انہی کی جانب تھا۔ اور اُس کی اسٹین گن انہیں کور کر رہی تھی۔!

اس بار انہیں اسٹیج کے نیچے والے خلاء میں روشنی بھی نظر آئی تھی۔ سامنے ہی مشین گن بھی رکھی دکھائی دی۔ لیکن اُس کے قریب کوئی موجود نہیں تھا۔ رینا سوچنے لگی کہ صرف یہی دونوں تھے اور انہی میں سے کسی نے مشین گن کا برسٹ مارا تھا۔!

پندرہ بیس منٹ گذر گئے۔ لیکن حالات میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔ رینا سوچ رہی تھی۔ اگر کسی طرح اس آہن پوش کو گرالیا جائے تو کیسی رہے۔ لیکن پھر اسٹیج کے نیچے والے خلا پر نظر پڑتے ہی یہ خیال ذہن کے تاریک حصوں میں گم ہو گیا۔ مشین گن کے پاس کوئی موجود نہیں تھا۔ مگر اُس کے عقب والی تاریکی میں کیا کچھ تھا۔ اس کا اندازہ لگانا آسان نہیں تھا۔ اس کے ساتھیوں کی لاشیں تھوڑے ہی فاصلے پر اوندھی پڑی ہوئی تھیں۔

اُس نے اُن پر اُچٹتی ہوئی سی نظر ڈالی اور پھر اسٹیج کے نیچے والے خلا کی طرف متوجہ ہو گئی! اِس بار مشین گن کے قریب کوئی کھڑا نظر آیا۔ لیکن روشنی کم ہونے کی بناء پر چہرہ واضح طور پر نہیں دکھائی دیتا تھا۔ اُس نے اونچی آواز میں آہن پوش سے کچھ پوچھا تھا جس کا جواب اُس نے انگلش میں دیا اور جواب ہی سے رینا نے سوال کا اندازہ لگایا۔ غالباً اُس نے دوسرے آہن پوش کی واپسی کے بارے میں پوچھا تھا۔ اور آہن پوش نے نہ صرف جواب دیا تھا بلکہ اسٹیج کی سطح کو نیچے لانے کی تجویز بھی پیش کی تھی۔!

سطح آہستہ آہستہ نیچی ہونے لگی اور ٹھیک اُسی وقت دوسرے آہن پوش کی کھوپڑی دکھائی دی جو شائد سطح پر اوندھا لیٹا ہوا تھا۔ اُس نے ہاتھ ہلا کر اپنے ساتھی کو کسی قسم کا اشارہ بھی کیا تھا۔!

اسٹیج کی سطح پھر معمول پر آئی۔ رینا کا دل حلق سے دھڑکنے لگا۔ دونوں سیاہ فام اوندھے پڑے ہوئے تھے اور آہن پوش اُن پر اسٹین گن تانے قریب ہی کھڑا تھا۔!

"تیسرا کہاں ہے۔؟" دوسرے آہن پوش نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"شائد وہ سرنگ میں اتر گیا ہے! تم انہیں دیکھو۔ اُسے پھر تلاش کرتا ہوں۔" اُس کے ساتھی نے ہانپتے ہوئے کہا۔ دونوں نے گفتگو کے لئے انگلش استعمال کی تھی۔!

جوزف اور جیمسن کو اٹھنے کا حکم دیا گیا۔ وہ ہاتھ اوپر اٹھائے ہوئے کھڑے ہو گئے انہیں اسٹیج

ے اتار کر ریناؔ اور اُس کے ساتھیوں کے قریب کھڑا کر دیا گیا۔

"اگر وہ سُرنگ میں اُترا ہے تو ہمیں زحمت کرنے کی ضرورت نہیں۔" دوسرے آہن پوش نے کہا "زیادہ دور نہیں جاسکے گا....!"

"جیسا تم کہو!" اُس کے ساتھی نے رُک رُک کر کہا! وہ اَب بھی بُری طرح ہانپ رہا تھا۔

"ہم انہیں لے کر چلتے ہیں! اُس کے بارے میں رپورٹ دے دیں گے۔!"

"ان کا کیا ہوگا۔!" پہلے آہن پوش نے بیہوش افریقیوں کی طرف اشارہ کیا۔

"ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔ دوسرے دیکھیں گے۔ اِن پانچوں کے ہاتھ باندھ دو اور لے چلو!"

"میں تو بُری طرح تھک گیا ہوں! تم ہاتھ باندھو! میں کور کئے رہوں گا۔!"

دوسرے نقاب پوش نے بیہوش آدمیوں کے ہاتھ کھولے اور یکے بعد دیگرے ان پانچوں کے ہاتھ باندھنے لگا۔ ریناؔ سوچ رہی تھی کہ شائد پھر اسٹیج کی سطح اُوپر اٹھے گی اور انہیں اسکے نیچے سے گذار کر کہیں لے جایا جائے گا۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ وہ تو انہیں ایک راہداری کی طرف لے چلے تھے۔ روانگی سے پہلے دونوں اُن سے دور جا کھڑے ہوئے تھے اور آپس میں سرگوشیاں کرتے رہے تھے۔!

جیمسن جو ریناؔ کے قریب ہی کھڑا ہوا تھا آہستہ سے بولا "یہ سب کچھ محض تمہاری وجہ سے ہوا ہے....؟"

"مجھے احساس ہے....!" ریناؔ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔ "مجھے تمہارے ساتھی کا ماسک اس طرح نہیں اُتروانا چاہیئے تھا۔!"

"مجھے تو تم بھی میک اَپ میں معلوم ہوتے ہو....!" ریناؔ نے کہا۔

"تمہارا خیال درست ہے لیکن یہ ماسک نہیں ہے۔!"

"پھر بھی اصلی رنگت معلوم ہوتی ہے۔ اوہ تمہارا وہ ساتھی کس طرف نکل گیا۔!"

"میں نہیں جانتا۔ اُس روشندان سے گذر کر ہم چند زینوں تک پہنچے تھے۔ اور ہمارا ساتھی آگے کا راستہ دیکھنے کے لئے زینے طے کرنے لگا تھا۔ ہم اوپر ہی کھڑے تھے کہ اچانک وہ نازل ہوگیا اور اَب تم ہمیں پھر یہیں دیکھ رہی ہو۔!"

"اُس نے کسی سُرنگ کا ذکر کیا تھا۔!"

"خدا جانے.... میں نے تو صرف زینے دیکھے تھے۔ ہو سکتا ہے وہ کسی سرنگ ہی کی طرف جاتے ہوں۔!"

"چلو....!" دفعتاً آہن پوشوں میں سے ایک نے اسٹین گن سے راہداری کی طرف اشارہ کیا تھا۔!

کچھ دور چلنے کے بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے۔ پہلی نظر میں کمرہ ہی معلوم ہوتا تھا۔ لیکن حقیقتاً اُس کی بناوٹ لفٹ کی سی تھی۔ دروازہ بند کرتے ہی انہیں احساس ہوا کہ وہ تیزی سے نیچے جارہے ہیں! ریتا کو اتنی تیز رفتار لفٹ کا تجربہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ ذرا ہی سی دیر میں دل ڈوبنے لگا! غالباً سب کی یہی کیفیت تھی۔ وہ دیواروں سے ٹکے کھڑے تھے۔!

بالآخر زور کا دھچکا لگا اور لفٹ رُک گئی.... ذہنوں پر عجیب سا سناٹا طاری ہو گیا تھا.... لفٹ کا دروازہ کھلا اور وہ ایک بہت بڑے گیراج میں داخل ہوئے جہاں متعدد گاڑیاں کھڑی نظر آرہی تھیں۔ لیکن آس پاس کوئی آدمی نہ دکھائی دیا۔

"تمہیں کیا ہو گیا ہے.... تم آگے کیوں نہیں بڑھتے....!" ایک آہن پوش نے دوسرے سے کہا۔!

"میں سوچ رہا ہوں کہ اس کا فیصلہ یہیں ہو جانا چاہئے کہ کون کس کی ہوگی....!" دوسرے نے کہا۔!

"مسخرہ پن سے محظوظ ہونے کے موڈ میں نہیں ہوں.... چلو گاڑی پر۔!"

"میرا دایاں بازو بہت شدت سے دکھ رہا ہے! میں ڈرائیو نہیں کر سکوں گا اور پھر کیا تم اِن سبھوں کو وہاں لے جاؤ گے۔!"

"پھر کہاں لے جائیں....!"

"مردوں کو یہیں بندھا پڑا رہنے دو۔ عورتوں کو لے چلو۔!"

"میں اس قسم کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔!"

"مردوں کو ختم ہی نہ کر دوں....!"

"شائد تمہارا دماغ چل گیا ہے۔ انہیں زندہ پیش کرنا ہے۔!"

ایک بڑی گاڑی کی طرف انہیں چلنے کو کہا گیا۔ جوزف نے بھاڑ سا منہ کھول کر جماہی لی

تھی۔وہ گاڑی میں بیٹھ گئے اور ایک آہن پوش نے گیراج کا دروازہ کھولا۔ دوسرا گاڑی کو باہر نکالنے لگا۔ باہر گہری تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔

دوسرا آہن پوش گاڑی کے پچھلے حصے میں قیدیوں کے پاس آبیٹھا۔ گاڑی کی رفتار زیادہ تیز نہیں تھی۔اور جھٹکے بھی لگ رہے تھے۔ کسی دشوار گذار راستے پر چل رہی تھی۔

"کچھ بولتے رہو..... تم لوگ..... دم گھٹ رہا ہے.....!" ریتا نے کہا۔

"بہت دیر سے ایک مسئلے پر غور کر رہا ہوں۔" جیمسن بولا "وہاں اُس ہال میں چربی کی بدبودار مشعلیں کیوں روشن تھیں۔!"

"بھلا اس کی اہمیت کیا ہے کہ تم اُس کے بارے میں سنجیدگی سے کچھ سوچنے بیٹھ جاؤ.....!"

"سوچنے کی بات ہے محترمہ ریتا.....!"

"میں سمجھ گیا تم کیا کہنا چاہتے ہو!" دفعتاً آہن پوش بول پڑا۔ "تمہیں اس پر حیرت ہوگی کہ جب وہاں برقی قوت سے لفٹ چلائی جاسکتی ہے۔ تو روشنی کا ہزاروں سال پُرانا نظام کیوں برقرار رکھا گیا ہے.....!"

"ہاں! میں بھی جاننا چاہتا ہوں۔!" جیمسن نے کہا۔

"مجھے خود بھی نہیں معلوم ورنہ ضرور بتادیتا۔" آہن پوش نے کہا۔

"تم مجھے بہت اچھے آدمی معلوم ہوتے ہو۔!" جیمسن بولا۔

"نہیں اتنا زیادہ اچھا بھی نہیں ہوں۔!"

"آخر ہم لوگ کہاں لے جائے جارہے ہیں۔!" ریتا نے انگلش میں سوال کیا۔

"ہم تمہیں اپنی قیام گاہ پر لے جارہے ہیں۔ مردوں کو ایک کمرے میں بند کردیں گے اور تم دونوں ہمارے ساتھ رہو گی۔!"

"تم ایسا نہیں کرسکتے۔!" سارہ بپھر گئی۔

"مجھ پر ناراض ہونے کی ضرورت نہیں! میں عورتوں سے دور بھاگتا ہوں۔ یہ میرے ساتھی کی تجویز ہے۔!"

"لیکن آخر ہم اس طرح کیوں گھیرے گئے ہیں۔!"

"یہ بھی میرا ساتھی ہی بتا سکے گا۔ میں شاعر قسم کا آدمی ہوں۔ عالم بیداری میں بھی خواب

دیکھتا رہتا ہوں....!"

جیمسن نے خاموشی اختیار کرلی تھی۔ اور جوزف تو شروع ہی سے خاموش تھا۔ ویسے بھی دوسروں کی گفتگو کے دوران میں دخل اندازی کرنے کی عادت نہیں تھی۔

گاڑی یکساں رفتار سے چلتی رہی۔ پھر شائد پورے ایک گھنٹے بعد رُکی تھی۔!

آہن پوش پچھلا دروازہ کھول کر نیچے اُتر گیا.... اور اسٹین گن کو جنبش دے کر اُن سے نیچے اُترنے کو کہا گیا۔

یہاں بھی اندھیرا ہی تھا نیچے اُترتے ہی تھوڑے فاصلے پر انہیں مدہم سی روشنی نظر آئی۔ یہ کسی عمارت کی روشن کھڑکیاں تھیں۔ اُن سے عمارت کی جانب چلنے کو کہا گیا۔

عمارت مختصر سی ثابت ہوئی اور اس کی تعمیر میں کسی سلیقے کو دخل نہیں تھا۔ چھوٹے بڑے ہر قسم کے پتھروں کو جوڑ کر بنائی گئی تھی۔

عمارت میں پہنچ کر بچ مچ مردوں کو ایک کمرے میں بند کردیا گیا۔

"میں لباس تبدیل کرنے جارہا ہوں....!" ایک آہن پوش نے دوسرے سے کہا۔ "تم یہیں ٹھہرو.... پھر تم تبدیل کر آنا۔!"

"ضرور جاؤ....!" دوسرے آہن پوش کے لہجے مین بیزاری تھی۔ اُس کے چلے جانے کے بعد اُس نے ریناسے کہا "جو کچھ بھی ہونے والا ہے میں اُسے پسند نہیں کرتا۔!"

"تب تو تمہارے حصے میں آنے والی محفوظ رہے گی۔" رینا بولی۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے! میں ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا۔!"

"ہمیں کس کے سامنے پیش کیا جائے گا۔!"

"فی الحال تو ہماری ہی پیشی میں ہو۔ ویسے میں پھر بتاتا ہوں کہ میرا ساتھی ہی سب کچھ جانتا ہے۔ میں بہت کم ہوش میں رہتا ہوں۔!"

تھوڑی دیر بعد دوسرا آہن پوش واپس آگیا۔ وہ نسلاً کسی سفید فام قوم سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اب سفید قمیض اور سفید پتلون میں ملبوس تھا۔

اُس کے آتے ہی دوسرا آہن پوش اٹھ گیا۔ اُس کے ساتھی نے کہا۔ "جلدی کرو۔!"

وہ کچھ کہے بغیر چلا گیا۔

"ہمارے ہاتھ کب تک بندھے رہیں گے۔!" رینا نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"خاموش بیٹھی رہو۔ اور ہمارا شکریہ ادا کرو کہ ہم نے تمہیں زندہ رہنے دیا ہے۔!"

"میں ہاتھ کھولنے کو کہہ رہی تھی....!"

"ہاتھ بندھے ہی رہیں گے۔!"

"یہ درندگی ہے....!"

"میں درندہ ہی ہوں....!"

رینا کچھ کہنے والی تھی کہ دوسرا آہن پوش واپس آگیا۔ لیکن اُس نے اپنے ساتھی کی طرح اپنے جسم پر سے فولادی خول نہیں اُتارے تھے۔ اُس کے ساتھی نے حیرت سے کہا "تم کیا کرتے پھر رہے ہو۔!"

"پہلے یہ طے ہو جانا چاہئے کہ کون کس کی ہے....!"

"کیا بیوقوفی کی باتیں کر رہے ہو۔ ارے دونوں ہماری ہیں۔!"

"یہ ناممکن ہے۔!"

"کیوں بکواس کر رہے ہو۔!"

"آہن پوش نے اُس کی گردن پر اسٹین گن کی نال رسید کر دی اور وہ دھم سے فرش پر آگرا۔ پھر دوبارہ نہیں اٹھ سکا تھا۔!

پھر جیسے ہی آہن پوش نے اپنا فولادی خود اُتارا۔ وہ دونوں اُچھل پڑیں۔ یہ تو اُن دونوں سیاہ فاموں کا حماقت مآب ساتھی تھا۔ اور انہیں احمقانہ انداز میں دیکھے جا رہا تھا۔

"تت.... تم....!" رینا ہکلائی۔

"اندر بھی ایک آدمی تھا۔ اُسے بھی ٹھیک کر آیا ہوں۔!" عمران نے بڑی سادگی سے کہا اور آگے بڑھ کر رینا کے ہاتھ کھولنے لگا۔ پھر سارہ کے ہاتھ بھی کھول دیئے تھے اور انہیں رسیوں سے بیہوش آدمی کے ہاتھ پیر باندھ دیئے۔

"تمت.... تم نے تو کمال ہی کر دیا۔" سارہ بولی۔ "اُس سے کس طرح نپٹے تھے جو تمہاری تلاش میں گیا تھا۔!"

"بس کیا بتاؤں۔!" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "اب اُس کے لئے دل دکھ رہا ہے۔

بیچارے کی آنکھ میں پستول کی نال ٹھونس کر فائر کرنا پڑا تھا۔!"

"ارے تو اب اُن بیچاروں کو بھی رہائی دلاؤ۔" رینا نے کہا۔

"میرے والے قطعی بیچارے نہیں ہیں۔ تمہارا ہوگا بیچارا۔ اچھی بات ہے جا رہا ہوں۔ انہیں بھی لئے آتا ہوں۔!"

عمران وہاں سے چلا گیا۔ اور سارہ بولی "مجھے تو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا۔ عجیب آدمی ہے۔!"

"ہے تو...." رینا سر ہلا کر بولی۔ "ہماری زبان کے لہجوں پر قادر ضرور ہے لیکن مجھے تو فرانسیسی نہیں معلوم ہوتا۔!"

"کوئی بھی ہو.... ہمارے لئے تو فرشتہ رحمت ثابت ہوا ہے۔!"

"پتا نہیں اب ہم کہاں ہیں۔ کی گولو میدان سے کتنی دور....!"

"صبح ہونے دو، شائدہ دونوں سیاہ فام آدمی بتاسکیں۔!"

"اُن میں سے ایک سیاہ فام نہیں ہے۔!"

"اس کا بھی ماسک کیوں نہیں اُتروادیا تھا۔"

"وہ ماسک میں نہیں.... میک اَپ میں ہے.... وہی جو دبلا پتلا ہے۔!"

"اُوہ.... وہ.... وہ بھی اچھی خاصی فرنچ بول سکتا ہے....!"

عمران کے ساتھ صرف شیپر و واپس آیا تھا۔

"تمہارے آدمی کہاں ہیں۔!" رینا نے پوچھا۔

"کچن میں چھوڑ آیا ہوں انہیں.... بھوکا رہ کر رات نہیں گذار سکوں گا۔!"

"دوسرا آدمی کہاں ہے....!" رینا نے پوچھا۔

"تمہارے لئے بیکار ہے اُس سے کچھ معلوم نہیں کر سکو گی۔ کیونکہ وہ ایک گونگا سیاہ فام آدمی ہے....!"

"ہو سکتا ہے کچھ اور لوگ بھی اس عمارت سے متعلق ہوں اور کسی وقت بھی آجائیں۔!"

"دیکھا جائے گا۔!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "میرا ایک آدمی کچن میں ہے اور دوسرا باہر نگرانی کر رہا ہے۔ غفلت میں نہیں مارے جاسکیں گے۔ مطمئن رہو۔!"

"اُوہ.... شائد وہ ہوش میں آ رہا ہے۔!" شیپرو نے نوگرفتار کی طرف دیکھ کر کہا۔
وہ آہستہ آہستہ کراہ رہا تھا۔ پھر اُس نے آنکھیں کھول دیں۔ اٹھنے کی بھی کوشش کی تھی۔ لیکن ہاتھ پیر تو جکڑے ہوئے تھے۔!
"تم لوگوں کو پچھتانا پڑے گا۔!" وہ غصیلی آواز میں بولا۔ پھر اُس کی نظر عمران پر جم گئی۔!
"یہ کون ہے....!"
"میں وہی ہوں جس نے تمہاری گردن پر وار کیا تھا! چاہتا تو گولی بھی مار سکتا تھا۔ اسی لئے میں اول درجے کا بیوقوف سمجھا جاتا ہوں۔ اور میں وہی تیسرا آدمی ہوں جو تمہاری گرفت میں نہیں آسکا تھا۔!"
اُس کی آنکھوں میں الجھن کے آثار دکھائی دیئے پھر اُس نے آنکھیں بند کرلیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کچھ سوچ رہا ہو۔ تھوڑی دیر بعد آنکھیں کھولیں اور بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "تو تم نے میرے ساتھی کو مار ڈالا تھا اور اُس کے بلٹ پروف خود پہن لئے تھے۔"
"تم ٹھیک سمجھے ہو.... اور ہم سب وہاں اس مسئلے پر غور کرنے کے لئے اکٹھا ہوئے تھے کہ آخر وہاں چربی کی مشعلیں کیوں جلائی گئی ہیں جبکہ بجلی کا اتنا عمدہ نظام موجود ہے۔!"
سفید فام نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر اُسے دیکھا تھا اور نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا لیا تھا۔
"اس طرح کیا دیکھ رہے ہو۔" عمران احمقانہ انداز میں بولا۔
"تم صرف یہی معلوم کرنے کے لئے وہاں آئے تھے۔!"
"اور کیا۔! حیرت انگیز واقعہ ہے۔ جہاں لفٹ چل سکے وہاں بلب بھی روشن کئے جاسکتے ہیں۔ آخر بدبودار مشعلیں کیوں....؟"
"اُف فوہ! تب تو خواہ مخواہ اتنا خون خرابہ ہوا۔!" سفید فام پُر تاسف لہجے میں بولا۔
"یعنی اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ ہم کیا چاہتے ہیں تو تم ہمیں اس راز سے آگاہ کردیتے۔!"
"اور کیا اتنی جانیں کیوں ضائع ہوتیں....!"
"چلو اب بتادو.... ورنہ تمہاری جان بھی ضائع ہوجائے گی...." شیپرو بول پڑا۔
"وہ ایک قدیم قربان گاہ ہے۔ جسے ہم اپنے مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مقامی باشندے جو وہاں لائے جاتے ہیں انہیں علم نہیں کہ وہاں جتنی بھی حیرت انگیز باتیں ظہور

پذیر ہوتی ہیں وہ برقی قوت کی رہین منت ہیں۔ وہ اُسے روحوں سے منسوب کرتے ہیں اور قربان گاہ کے وفادار ہو جاتے ہیں۔ قرباں گاہ سے جاری ہونے والے احکامات کی تعمیل کرتے ہیں۔ اِس قربان گاہ کے توسط ہی سے ہماری تحریک کالوں میں جڑ پکڑ رہی ہے۔ اُن کے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہے کہ وہ سب برقی توانائی کے کھیل ہیں۔!"

"لیکن جنہوں نے ہمیں گھیرا تھا وہ بھی تو کالے ہی تھے.... اور وہاں کالا سلکی نظام انہی کی تحویل میں تھا۔!"

قیدی ہنس پڑا.... اور کسی قدر ہچکچاہٹ کے ساتھ بولا۔"وہ سیاہ فام نہیں تھے.... سیاہ فام بنائے گئے تھے۔!

عمران بڑی تیزی سے اپنی پیشانی پر ہتھیلی رگڑرے ڈال رہا تھا۔ اُسے مسوما اور کیپٹن بگا سی یاد آئے۔ جنہوں نے انتہائی درجے کا تشدد برداشت کرنے کے باوجود بھی اپنی تحریک کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ مسوما تو تشدد برداشت کرتے کرتے مر بھی گیا تھا۔ چونکہ انہیں مذہب کے توسط سے اس جال میں پھانسا گیا تھا اسی لئے اُن کی زبانیں نہیں کھلوائی جا سکی تھیں۔ وہ قربان گاہ کے وفادار تھے! اُس قربان گاہ کے وفادار تھے جہاں اُنکے بزرگوں کی روحیں آیا کرتی تھیں۔

وہ سب خاموش تھے اور قیدی انہیں عجیب نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اُس نے کہا"تم لوگ کہیں سے آئے ہو۔ کسی کے بھی ایجنٹ ہو، لیکن ہو سفید فام ہی۔ اس لئے تمہیں ہمارے مشن سے ہمدردی ہونی چاہئے۔!"

"اگر تمہارا مشن ہم پر واضح ہو جائے تو ہم اِس پر بھی غور کر سکتے ہیں۔!" عمران بھی بولا۔

"ہم افریقہ کو سفید فاموں ہی کی گرفت میں رکھنا چاہتے ہیں لیکن دو بڑی طاقتوں کی باہمی چپقلش کی بناء پر ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ یہ ناممکن نظر آ رہا ہے۔!"

"تمہاری بات کچھ کچھ سمجھ میں آ رہی ہے۔!"

"ہر سمجھ دار سفید فام ہم سے متفق ہو جائے گا۔!"

"کیا خیال ہے۔!" عمران نے ریتا کی طرف دیکھ کر کہا۔

"بات سمجھ میں آنے والی ہے! لیکن اس پر مزید غور کرنا پڑے گا۔!"

"ضرور غور کرو۔ ہم کسی کو کسی بات پر مجبور نہیں کرتے۔ خیر اب میرے ہاتھ پیر کھول دو۔!"

"مزید غور کئے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔!" عمران نے کہا۔
"مجھے اس طرح باندھ رکھنا تم سبھوں کیلئے بے حد خطرناک ثابت ہو گا۔!"
"وہ کس طرح۔!"
"میں یہاں اس عمارت میں تنہا نہیں ہوں۔!"
"اُس گونگے کو بھی ہم نے قابو میں کر لیا ہے۔ بے فکر رہو۔!"
"تم نہیں سمجھ سکتے کہ کیا کر بیٹھے ہو۔!"
"ارے بھئی! تم لوگ بھی تو کچھ بولو۔!" عمران نے دوسروں کی طرف دیکھ کر کہا۔
"میں ہی کہاں تک سر ماروں۔!"
"ہم بھی اس پر متفق نہیں ہیں کہ کوئی سمجھوتہ ہوئے بغیر کسی قسم کی رعایت دی جائے۔" رینا نے کہا "ویسے تم جو مناسب سمجھو۔!"
"خالی پیٹ شیطان کا گھر ہوتا ہے۔ لہذا ہمیں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ پہلے پیٹ بھر لیں۔!" عمران بولا۔
رینا عمران کو دوسرے کمرے میں چلنے کا اشارہ کر کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران آہستہ آہستہ اُس کے پیچھے چل رہا تھا۔ دوسرے کمرے میں پہنچ کر وہ اُس کی طرف مڑی اور بولی "شائد ہم وقت ضائع کر رہے ہیں۔!"
"مجھے تو ابھی تک اُس کی اطلاع نہیں ملی۔!"
"تم سمجھتے کیوں نہیں..... وہ ہمیں کس ارادے سے لایا تھا اور اَب کیسی باتیں کر رہا ہے۔!"
"سخت نالائق معلوم ہوتا ہے۔!"
"کیا مطلب.....!"
"اُسے چاہئے کہ اَب باقاعدہ طور پر تحریری درخواست پیش کرے۔!"
"کیا بک رہے ہو.....!" رینا بھڑک اٹھی۔
"مم..... مطلب یہ کہ..... کچھ نہیں! میں پہلے ہی کہہ رہا ہوں کہ پیٹ بھرے بغیر کام نہیں چلے گا۔ کم از کم میں تو بھوک کے عالم میں کوئی ڈھنگ کی بات سوچ ہی نہیں سکتا۔!"
"تو جتنی جلدی ممکن ہو اپنا پیٹ بھر لو۔!"

آدھے گھنٹے بعد وہ کھانے کی میز پر تھے! قیدی کے ہاتھ کھول دیئے گئے تھے اور اُسے بھی ساتھ ہی بٹھایا گیا تھا۔ جوزف نے گونگے سیاہ فام آدمی کو پہلے ہی کھلا پلا دیا تھا۔ اور ایک الماری سے وہسکی کی بوتلیں برآمد کر کے بحقِ نفسِ امارہ ضبط کر لی تھیں۔ اور اَب کھانے کی میز پر باتیں بنا رہا تھا۔ عمران نے اُسے غور سے دیکھا اور اس کی آنکھوں میں تشویش کے سائے لہرانے لگے۔

"تو بہت چہک رہا ہے۔!" بالآخر موضوع پر اظہار خیال کر ہی دیا۔

"خوشی کی رات ہے باس! میرا اخسارہ پورا ہو گیا۔!" جوزف نے بڑے ادب سے کہا۔

"تو اسے خوشی کی رات کہہ رہا ہے۔ آخر کس بناء پر....!"

"دو چار دن اور زندہ رہ جاؤں گا۔!"

"میں سمجھا! غالباً تو نے اپنی کوئی ضرورت غیر متوقع طور پر پوری کر لی ہے۔!"

"تمہارے علاوہ مجھے اور کون سمجھ سکتا ہے باس! لیکن میں اس میں کسی کو بھی حصہ نہیں لگانے دوں گا۔!"

"بس! اس موضوع پر بات ختم۔!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔

رینا نے قیدی سے پوچھا۔ "یہاں سے ہم کہاں لے جائے جائیں گے۔!"

"اگر کہیں نہ جانا چاہو تو یہاں بھی رہ سکتے ہو۔ کسی کو کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ البتہ اب اپنی دنیا میں تمہاری واپسی ناممکن ہے۔!"

"ہمارا مصرف کیا ہو گا۔؟" شیپرڈ نے پوچھا۔

"ہم تمہیں اپنی آئیڈیالوجی کی تعلیم دیں گے۔!"

"یہ معلوم کئے بغیر کہ ہم کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔!"

"ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔ ہم تو تمہیں زیرو لینڈ کا شہری بنانے کی کوشش کریں گے۔!"

"یہ کام تو تم فوری طور پر شروع کر دو۔!" عمران سر ہلا کر بولا۔

"یہ اتنا وقت لینے کی کوشش کر رہا ہے کہ اس کے کچھ اور ساتھی بھی یہاں آجائیں۔" سارہ بولی اور جیمسن اُسے پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگا!

"یہ کیا ہو رہا ہے۔!" عمران نے اُسے اُردو میں ٹوکا۔ "اپنے حواسوں میں رہنا اگر تم پر گر پڑی

تو چور چور ہو جاؤ گے۔!"

"مجھے ایسی ہی جسامت والی عورتیں پسند ہیں۔۔۔!"

"تم یہاں عورتیں پسند کرنے نہیں آئے۔!"

"سامنے پڑ گئی ہے تو پسند بھی آئے گی جناب۔۔۔۔ میرے بنیادی حقوق سلب نہ فرمایئے یور میجسٹی پلیز۔۔۔!"

"آلو کھاؤ آلو۔ زیادہ اونچے اڑنے کی کوشش نہ کرو۔!"

"یہ تم کس زبان میں گفتگو کر رہے ہو۔" ریتا عمران کو گھورتی ہوئی بولی۔

"کتنی بار یہ سوال دہراؤ گی۔ یہ ہماری اپنی اختراع ہے۔ ابھی ہم نے اسے کوئی نام نہیں دیا۔"

"فضول باتوں میں وقت ضائع کر رہے ہو! میں نے کہا تھا کہ اس کے بارے میں کچھ سوچو۔"

اشارہ قیدی کی طرف تھا! ٹھیک اُسی وقت قیدی سر اٹھائے بغیر بولا۔

"اگر تم لوگ مجھے مار بھی ڈالو تو یہاں سے نکل کر اپنی دنیا میں واپس نہیں پہنچ سکو گے۔!"

"ہم خود ہی واپس نہیں جانا چاہتے۔ وہاں رکھا ہی کیا ہے۔" جیمسن نے کہا اور عمران کی طرف داد طلب نظروں سے دیکھنے لگا۔!

"تم لوگ پچھتاؤ گے۔ اگر میرے مشورے پر عمل نہ کیا۔" قیدی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "تمہاری یہاں موجودگی کا علم اُسی وقت مرکز کو ہو گیا ہو گا جب تم نے یہاں قدم رکھا تھا۔"

"تو پھر کوئی نہ کوئی مرکز سے چل ہی پڑا ہو گا۔!"

"میں اس معاملے میں اس حد تک باخبر نہیں ہوں۔!"

"پھر تمہیں اتنی خود اعتمادی سے بات ہی نہ کرنی چاہئے۔!"

کھانے سے فارغ ہو کر عمران نے اُس کے ہاتھ دوبارہ باندھ دیئے اور تجویز پیش کی کہ باری باری سے سب لوگ سوتے جاگتے رہیں۔

رات اسی طرح گذر گئی تھی اور کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا تھا۔ دوسری صبح انہیں عمارت کے محلِ وقوع سے آگاہی ہوئی تھی۔ خشک چٹانوں کے درمیان اُس کی تعمیر ہوئی تھی۔ چٹانوں کے اس سلسلے کے نیچے ہی سے گھنا جنگل دور تک پھیلتا چلا گیا تھا۔ لیکن ان سے اُتر کر جنگل تک پہنچنا بظاہر ناممکن معلوم ہوتا تھا۔ کیونکہ یہ چٹانیں بالکل سیدھی کھڑی ہوئی تھیں۔ عمران نے

اپنے تھیلے سے دور بین نکالی اور گرد و پیش کا جائزہ لینے لگا۔ جوزف اور جیمسن کو اُس نے اُس راستے کی نگرانی کرنے کی تاکید کی تھی۔ جس سے وہ پچھلی رات عمارت تک آئے تھے۔ قیدی بدستور قیدی تھا اور اب اُس نے اپنی زبان قطعی بند کرلی تھی۔ عمران کا خیال تھا کہ انہیں جو کچھ بھی کرنا ہے جلد کر ڈالیں۔ ورنہ پھر کسی دشواری میں پڑیں گے۔!

''ہمیں علم نہیں ہے کہ ہم کہاں ہیں۔!'' رینا بولی ''اس لئے بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہئے۔!''

''ادھر قدم اٹھایا تو دھڑام سے نیچے گئیں۔!'' عمران نے چٹان کے سرے کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔

''تم میری سمجھ میں ابھی تک نہیں آسکے۔'' رینا بھنا کر بولی۔

''تمہاری سمجھ میں آیا ہوں یا نہیں۔!'' عمران نے بیک وقت سارہ اور شیپر و سے پوچھا۔

انہوں نے انکار میں سر ہلا دیا۔

''اچھا تو سمجھنے کی کوشش کرو۔!''

''کیا یہ ضروری ہے۔!'' سارہ ہنس کر بولی۔

''اِن سے پوچھو۔!'' عمران نے رینا کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''نہ سمجھ پانے کا شکوہ کیا تھا انہوں نے! ارے تم لوگ زیبرا مین کی تلاش میں آئے ہو۔ مجھے سمجھ کر کیا کرو گے۔!''

''ہمیں زیبرا مین سے کوئی سروکار نہیں....!'' رینا نے خشک لہجے میں کہا۔

''یہ تو کہہ رہی تھیں کہ جلد از جلد اُسے دیکھ لینا چاہتی ہیں۔!'' عمران نے سارہ کی طرف اشارہ کیا۔!

''ہمارا مسئلہ زیبرا مین نہیں ہے۔!''

''پھر کیا مسئلہ ہے۔!''

''وہ طیارے جو ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں بکھر گئے۔!'' رینا اُسے غور سے دیکھتی ہوئی بولی۔

''لیکن مجھے صرف تم لوگوں سے سروکار ہے اور کسی چیز کے بارے میں کچھ نہیں جانتا مجھ سے یہ کہا گیا تھا کہ ہر معاملے میں تمہاری مدد کروں۔!''

''ہمارے دو ساتھی مار ڈالے گئے تم نے کیا کیا۔!'' شیپر و بول پڑا۔

"تمہاری اپنی حماقت سے مارے گئے تھے۔ بہر حال میری ہی وجہ سے تم تینوں بچ گئے ہو۔!"

"ہمیں اس کا اعتراف ہے۔" سارہ بولی "اور تمہاری ہی وجہ سے ہم پر کوئی جبر بھی نہیں ہو سکا۔!"

"مگر تم اس قدر بیوقوف کیوں نظر آتے ہو۔!" شیپر و نے ہنس کر پوچھا۔

"یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے تمہارا نہیں۔ ویسے تم لوگ میرے خلاف شکوک و شبہات ہی میں مبتلا رہو گے۔!"

"تم نے اپنا کیا نام بتایا تھا۔!" ریٖنا نے اُس کی بات کو نظر انداز کر کے پوچھا۔

"آلی موران....!"

"پہلے تم مراکشی تھے۔ پھر یوگوسلاویہ کے باشندے ہو گئے۔!"

"دن بھر میں کئی ملک مجھے پسند آتے ہیں۔!"

"تمہارے ساتھی نے شراب کی ساری بوتلوں پر قبضہ کر لیا ہے۔" شیپر و نے ناخوشگوار لہجے میں کہا "ہمیں بھی ضرورت ہے۔!"

"اُس سے چھین سکتے ہو تو چھین لو مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا۔!"

"ہم جھگڑا نہیں کرنا چاہتے۔!" ریٖنا بولی۔

"میں کوشش کروں گا کہ وہ تمہیں بھی حصہ دار بنا لے۔!"

"ہاں تم نے یہ کس بناء پر کہا تھا کہ ہم لوگ تمہارے خلاف شکوک و شبہات ہی میں مبتلا رہیں گے۔!"

"اس لئے کہ زیرولینڈ کی سب سے بڑی عورت مجھ سے فلرٹ کرتی رہتی ہے۔!"

"اُوہو....!" ریٖنا نے طنزیہ انداز میں آنکھیں چمکائیں۔ "بھلا وہ کون ہے؟"

"ٹی تھری بی.... تھریسیا بمبل بی آف بوہیمیا۔"

"خوب.... تو تم اس کا نام جانتے ہو۔!"

"اسی لئے یہاں پایا جاتا ہوں۔ ورنہ کون سے سرخاب کے پر لگے ہوئے تھے مجھ میں۔!"

"وہ تم سے فلرٹ کرتی ہے۔!"

"تم دیکھ لو گی۔!"

"میں نے تمہارا نام پہلے کبھی نہیں سنا۔!"

"ضروری نہیں ہے کہ تم میرا نام بھی سنو۔!"

دفعتاً جیمسن دکھائی دیا جو انہی کی طرف دوڑا آرہا تھا۔ قریب پہنچ کر ہانپتا ہوا بولا "ایک گاڑی غالباً ادھر ہی آرہی ہے۔!"

"جوزف اُوٹ میں ہے نا۔!" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں.... نیچے سے دیکھا نہیں جاسکتا۔!"

"کیا بات ہے۔!" ریتا نے پوچھا۔

"راستے پر ایک گاڑی دیکھی گئی ہے جو غالباً اسی عمارت کی طرف آرہی ہے۔"

"یہاں سے تو ہم دیکھ لئے جائیں گے۔!" ریتا نے کہا۔

"اُدھر ہی چلو۔ عمارت کے آس پاس چھپنے کے لئے بہت جگہیں ہیں۔!"

وہ تیزی سے عمارت کی طرف بڑھے۔ جیمسن کی نظر خصوصیت سے سارہ پر تھی۔ اُس کے چلنے کے انداز سے محظوظ ہو رہا تھا۔

"آنکھیں نیچی کرو نابکار....!" عمران آہستہ سے بولا۔

"آپ مجھے زندہ بھی رہنے دیں گے یا نہیں۔!"

"ارے تو کیا اس کے بغیر مر جاؤ گے۔!"

"اَب غریب الوطنی میں آنکھیں بھی بند کرلوں۔!"

"یہ اُس قسم کی عورتیں نہیں ہیں جن سے تمہاری جمالیاتی حس کی تسکین ہو سکے۔!"

"تم دونوں پیچھے کیوں رہ گئے ہو۔ جلدی کرو۔!" ریتا مڑ کر بولی۔

"یہ میرا ساتھی عورتوں کے پیچھے ہی رہنا پسند کرتا ہے۔!" عمران نے ریتا کے قریب پہنچ کر کہا۔

عمارت کے سامنے ہی وہ چند بڑے پتھروں کے پیچھے چھپ گئے۔ تھوڑی دیر بعد کسی گاڑی کے انجن کا شور سنائی دیا تھا۔ اور پھر گاڑی بھی سامنے آگئی تھی۔ عمارت کے قریب رُک گئی اور انجن بند کردیا گیا۔

دو آدمی اُترے۔ اُن میں سے ایک سیاہ فام تھا اور دوسرا یورپین معلوم ہوتا تھا۔

"خبردار! جہاں ہو! وہیں ٹھہرو۔!" عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ "اور اپنے ہاتھ سر پر رکھ لو۔!"

وہ ٹھٹک گئے اور پھر آواز کی جانب مڑے.... تین رائفلیں اُن کی جانب اٹھی ہوئی تھیں۔! انہوں نے اپنے ہاتھ سروں پر رکھ لئے۔ سب سے پہلے عمران آگے بڑھا۔

"اُوہو.... کیپٹن مشامبا۔ خوش آمدید۔!" عمران نے کہا۔ "مجھے توقع نہیں تھی کہ تم سے دوبارہ ملاقات ہو سکے گی۔!"

سیاہ فام کچھ نہ بولا۔ اُس کی آنکھوں میں اضمحلال کی سی کیفیت نظر آنے لگی تھی۔

وہ انہیں اندر لائے اور اُس کمرے میں بٹھا دیا جہاں اُن کا پہلا قیدی ایک کرسی پر رسیوں سے جکڑا ہوا تھا۔

"ہم بڑی مشکلوں سے اپنی جانیں بچا سکے ہیں کیپٹن مشامبا۔" عمران نے کہا۔

"جنرل کیو نے تم سے ہرگز یہ نہیں کہا تھا کہ مہمانوں کا خیر مقدم کی گولو کے میدان میں کیا جائے۔!"

"تم کیا چاہتے ہو۔!" مشامبا نے مُردہ سی آواز میں پوچھا۔

"فی الحال مجھے اُس زرعی پروجیکٹ کے بارے میں بتاؤ جو پورشیا نامی عورت کے زیرِ نگرانی تکمیل کو پہنچایا جارہا ہے۔!"

"مجھے زرعی منصوبوں سے کیا سروکار۔ میں اُن سے قطعی لاعلم ہوں۔"

"مجھے تشدد پر مجبور نہ کرو....!"

"تمہاری مرضی اعتبار کرو یا نہ کرو۔!"

"جادوگر مواکازی کے بارے میں بھی کچھ نہ جانتے ہو گے۔!"

"اُس کے متعلق کیا معلوم کرنا چاہتے ہو۔!"

"وہ گونگے اور بہرے آدمیوں کی تلاش میں کیوں رہتا ہے۔!"

"مجھے اس کا علم ہے کہ وہ ایسے آدمی کہاں بھیجتا ہے۔ لیکن مقصد کا مجھے علم نہیں ہے۔"

"کہاں بھیجتا ہے۔!"

"دوسری دنیا میں۔!"

"کیا بات ہوئی۔!"

"میں نے یہی سنا ہے کہ وہ انہیں قتل کر دیتا ہے! لیکن ابھی اس کا کوئی واضح ثبوت نہیں مل

سکا۔!"

"کیا قتل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مقتول کا بلڈ گروپ پہلے ہی معلوم کرلیا جائے۔!"

"تم شائد مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔ پھر اس مسئلے پر بات کرنے سے کیا حاصل۔!"

"یہ کون ہے۔!" عمران نے یورپین کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"صرف نام جانتا ہوں۔ بیک گراؤنڈ سے واقف نہیں ہوں۔!"

"بہر حال۔ تمہاری اسی تنظیم سے تعلق رکھتا ہوگا۔!"

"اُسی سے پوچھ لو۔ میں کچھ نہیں جانتا۔!"

"یہ تو شائد تم سے بھی زیادہ لاعلم ثابت ہو۔!"

مشامبا کچھ نہ بولا۔ لیکن سفید فام آدمی نے کہا "ان فضول باتوں میں کیا رکھا ہے اگر تم چاہو تو تمہیں جنرل کیو کے پاس واپس بھجوایا جاسکتا ہے۔!"

"شکریہ! ہم خود ہی کسی نہ کسی طرح پہنچ جائیں گے۔" عمران خشک لہجے میں بولا۔

"خوش فہمی ہے تمہاری۔ ہماری مدد کے بغیر تم یہاں سے نہیں نکل سکتے۔!"

"اس مسئلے پر تو بات ہی نہ کرو۔ کیا تم پورشیا سنگلٹن کو جانتے ہو۔!"

"میرے لئے یہ نام بالکل نیا ہے۔!"

عمران نے ریتا کی طرف دیکھا اور بولا "کیا خیال ہے! اب تینوں کو گولی مار دی جائے ہمارے کسی کام کے نہیں ہیں۔!"

"جیسا تم مناسب سمجھو۔!"

"یہیں ختم کردیں یا باہر لے جائیں۔!"

"شوق سے ہمیں مار ڈالو۔" مشامبا بولا "لیکن اس کے بعد یہیں ان پتھروں سے سر ٹکراتے پھرو گے۔!"

"پتھروں سے سر ٹکرانا میری ہابی ہے! سوال یہ ہے کہ تمہیں زندہ چھوڑ دینے سے ہمیں کیا فائدہ ہوگا۔!"

"کہہ تو دیا ہے کہ تمہیں کی گوما پہنچا دیا جائے گا یا جہاں کہو گے۔!"

"ہمیں وہاں پہنچا دو جہاں سے طیارے تباہ کئے گئے تھے۔!"

"یہ تو بالکل ہی ناممکن ہے۔ جو اس طرف ہیں اُن کے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہے کہ اُدھر کیا ہے اور کہاں ہے؟"

"یہاں سے جنگل میں پہنچنے کا راستہ بتاؤ۔!"

"میری پہنچ ہمیشہ یہیں تک رہی ہے۔!"

"اِسے تو علم ہوگا۔!" عمران نے کرسی سے جکڑے ہوئے قیدی کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"اسی سے پوچھ لو۔ میں نہیں جانتا۔!"

عمران نے قیدی کو گھورتے ہوئے پوچھا "کیا خیال ہے۔!"

"اگر تمہیں جنگل میں پہنچنے کا راستہ معلوم ہو جائے تو تم ہمارے ساتھ کیا برتاؤ کرو گے۔"

"بہت اچھا سوال ہے۔!" عمران سر ہلا کر بولا اور اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگا۔ "ہم اپنا سامان لئے بغیر جنگل میں داخل نہیں ہوں گے۔" شیپر و بولا۔

"سامان تو پتہ نہیں کہاں پہنچا ہوگا۔!" عمران نے پُر تفکر لہجے میں کہا۔

"جب ہیلی کوپٹر آئے تھے تو تم نے کہا تھا کہ سامان اُن کے ہاتھ لگ گیا ہوگا۔" ریٖنا بولی۔

"اچھا تو پھر۔"

"بہتر یہی ہوگا کہ پہلے کی گوما چلیں۔!"

"یہ مسئلہ غور طلب ہے اس لئے فی الحال اِن دونوں کو بھی یہیں روکے رکھا جائے۔!" عمران نے کہا اور مشامبا سے سوال کیا "تم یہاں کیوں آئے تھے۔!"

"ظاہر ہے کہ تمہی لوگوں کے لئے آیا تھا۔!"

"اگر ہم ہی قیدی ہوتے تو تمہارا رویہ کیا ہوتا۔!"

مشامبا کچھ نہ بولا! ایسا معلوم ہوتا جیسے اس سلسلے میں کوئی نیا جھوٹ تراشنے کی فکر میں ہو۔ اُس کا یورپین ساتھی بھی اُسے بہت غور سے دیکھنے لگا تھا۔

"بب.... بس....!" مشامبا ہکلایا "ہم سے یہی کہا گیا تھا کہ تمہیں یہیں قید رکھا جائے۔!"

"تم سچ نہیں بول رہے ہو....!"

"اچھا تو تم ہی بتاؤ کہ ہم یہاں کیوں آئے تھے۔!"

"چلو تسلیم کر لیا کہ تم سچ بول رہے ہو۔ اب یہ بتاؤ کہ تم احکامات کس سے حاصل کرتے ہو۔!"

مشامبا نے طویل سانس لے کر آنکھیں بند کر لیں۔ اُس کا یورپین ساتھی نہ جانے کیوں اُسے قہر آلود نظروں سے گھورے جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اُس نے آنکھیں کھولیں اور اس طرح چاروں طرف دیکھنے لگا جیسے اچانک کسی اجنبی ماحول میں پہنچ گیا ہو۔

"کیا خبر ہے۔!" عمران اُس کے چہرے کے قریب ہاتھ ہلا کر بولا۔

"میں کہاں ہوں....!" مشامبا نے متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں۔ شیپرڈ نے قہقہہ لگایا۔

"اب انہیں بند ہی کر دینا چاہئے۔!" عمران بولا۔

پھر وہ دونوں بھی کرسیوں سے باندھ دیئے گئے تھے۔

"فی الحال یہی مناسب ہے۔!" ریناؔ اُس کمرے سے نکلتی ہوئی عمران سے بولی۔

"اسکے بعد کیا ہوگا۔" عمران نے بڑی معصومیت سے پوچھا۔

"تم مجھے بار بار غصہ دلاتے ہو۔ اچھی بات نہیں ہے۔!"

"میں نے کیا کیا ہے۔!"

"تم نے کی گوما واپسی والی بات اڑا دی تھی۔ حالانکہ وہ ایسی پیش کش تھی کہ ہمارا مقصد حاصل ہو جاتا۔!"

"صرف تمہارا۔ میں تو آگے بڑھتے رہنے کا قائل ہوں۔!"

"بے سروسامانی کی حالت میں ہم سفر جاری نہیں رکھ سکیں گے۔ بلکہ میں تو اپنے سامان کے بغیر جنگلوں میں قدم رکھنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔!"

"اچھا تو اب جا کر اُس سے معاملات طے کر لو۔!"

"اب تو اُس نے حافظہ ہی کھو بیٹھنے کی اداکاری شروع کر دی ہے۔!"

"جا کر تھرڈ ڈگری آزماؤ....!"

رینا کچھ کہنے ہی والی تھی جیمسن پھر دکھائی دیا۔ عمارت کی طرف دوڑا آ رہا تھا۔ ان دونوں کی گرفتاری کے بعد وہ پھر جوزف کے پاس چلا گیا تھا۔!

"اَب کیا خبر لائے ہو۔!" عمران نے اُس کے قریب پہنچنے پر پوچھا۔

"بیس بائیس مسلح افراد ادھر ہی آ رہے ہیں۔!"

"کس طرف سے....!"

"اُدھر ہی سے جس طرف سے یہ دونوں آئے تھے۔ لیکن وہ مارچ کر رہے ہیں۔ گاڑیوں پر نہیں ہیں۔!"

"تم سب رائفلیں اٹھاؤ۔!" عمران نے ریتا سے کہا۔ "ہم آگے بڑھ کر انہیں روکیں گے جلدی کرو....!"

"کاش! اُس کی پیشکش قبول کر لیتے۔!" وہ عمارت کی طرف بڑھتی ہوئی بولی۔

"اور اگر وہ دھوکا دیتا تو کس سے فریاد کرتا۔ تم تو مجھے کسی چرچ کی منتظمہ معلوم ہوتی ہو۔ پتا نہیں اِس پیشے میں کیوں آگئیں۔!"

ریتا ہونٹوں ہی ہونٹوں میں بڑبڑائی تھی۔ عمران صاف نہ سُن سکا۔



پورشیا سنگلٹن اُنہیں ٹرک سے اترتے دیکھ رہی تھی۔ سب کے سب سیاہ فام تھے اور لباس سے کھیتوں میں کام کرنے والے مزدور معلوم ہو رہے تھے۔!

پھر انہیں جانوروں کی طرح ایک طرف ہانک دیا گیا۔! جب وہ نظروں سے او جھل ہو گئے تو سفید فام ٹرک ڈرائیور پورشیا سنگلٹن کے قریب آ کھڑا ہوا۔

"کیا خبر ہے....!" پورشیا نے اُس سے پوچھا۔

"مواکازی کہتا ہے کہ اس کھیپ کے بعد مزید گونگے فراہم نہ کر سکے گا۔!"

"میں سمجھتی ہوں۔ اُس گونگے کے ہسپتال سے فرار ہو جانے کے بعد سے کھیل بگڑ گیا ہے۔ سرکاری جاسوس خاص طور پر گونگوں پر نظر رکھ رہے ہیں۔!"

"مواکازی یہی کہہ رہا تھا مادام۔!"

"خیر کوئی بات نہیں ہے۔ دیکھا جائے گا۔!" پورشیا نے کہا اور ایک طرف چل پڑی۔ جھونپڑوں کے درمیان سے گذرتی ہوئی اُس عمارت میں داخل ہوئی جسے تجربہ گاہ کی حیثیت سے استعمال کیا جاتا تھا۔

ایک کمرے کے سامنے رُک کر اُس نے دروازے پر دستک دی۔ دروازہ کھلا اور جس نے

دروازہ کھولا تھا بوکھلائے ہوئے انداز میں پیچھے ہٹ گیا۔ یہ ایک معمر آدمی تھا۔ چہرے پر بے ترتیب سی ڈاڑھی تھی اور سر انڈے کے چھلکے کی طرح شفاف تھا۔ آنکھوں پر موٹے فریم کی عینک تھی۔!

"ہلو پروفیسر.....!" پورشیا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"یس مادام......!" وہ کسی قدر خائف نظر آرہا تھا۔!

"نیچے چلو.....!" پورشیا بولی۔

"بہت بہتر مادام.....!" وہ کسی قدر ہچکچاہٹ کے ساتھ بولا۔ "لیکن کیا آپ تھوڑی دیر ٹھہر نہیں سکتیں.... وہاں کا ماحول فی الحال آپ کیلئے مناسب نہیں ہے.....!"

"کیا پروگرام میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے۔!"

"کرنی پڑی ہے مادام.... یہاں کی آب و ہوا اس کام کے لئے قطعی مناسب نہیں ہے۔! کئی افراد ضائع ہوتے ہیں تو ایک کی تکمیل ہوتی ہے اور وہ بھی پندرہ دن سے زیادہ زندہ نہیں رہتا.....!"

"میں اسی سلسلے میں گفتگو کرنے آئی ہوں۔!"

"ضرور.... ضرور.... براہِ کرم تشریف رکھئے.... تھوڑی دیر بعد میں آپکو نیچے لے چلوں گا! کچھ گیس منتشر ہو گئی ہے اور سبھوں کو گیس ماسک چڑھانے پڑے ہیں۔!"

"خیر.....!" وہ ایک کرسی پر بیٹھتی ہوئی بولی "میں یہ کہنے آئی تھی کہ اس کھیپ کے بعد آدمیوں کی فراہمی ناممکن ہو جائے گی۔ لہذا کوشش کرو کہ کم سے کم ضائع ہوں۔!"

"مجھے تو ایک فرد کا ضیاع بھی پسند نہیں ہے۔ لیکن ٹیکنیکل دشواریاں۔!"

"اُن پر قابو پانے کی کوشش کرو۔!"

"میں نے آب و ہوا کی دشواری بیان کی تھی۔ سیاہ رنگت کی وجہ سے سفید دھاریاں ڈالنی پڑتی ہیں۔ اور یہی سفید دھاریاں اُسے ناپائیدار بنا دیتی ہیں۔!"

"لیکن تمہارا دعویٰ تھا کہ سیاہ اجسام پر سفید دھاریوں سے اُس کی کارکردگی یا پائیداری متاثر نہ ہو گی۔!"

"بعض حالات میں نظریئے اور تجربے میں اختلاف بھی ہو جاتا ہے! یہاں اس تجربے نے یہ

بات واضح کر دی ہے کہ آب و ہوا کے اختلاف سے بھی فرق پڑ سکتا ہے۔!"

"رنگین دھاریوں والے تو اتنے ناپائیدار نہیں تھے۔!"

"میرا خیال ہے کہ یہاں کی آب و ہوا میں اس کا تجربہ بھی ناکام رہے گا۔ یا اگر کہئے تو کسی سفید فام پر اس کا بھی تجربہ کیا جائے۔!"

"نہیں! میں اپنے کسی کارکن کو ضائع کرنا نہیں چاہتی۔ اور پھر یہاں رنگین دھاریوں کی کوئی اہمیت نہ ہو گی۔ زیبرا قسم کی دھاریوں ہی کی بناء پر ہمارا کام آسان ہو گیا ہے اور پھر کالے اجسام پر رنگین دھاریاں نمایاں بھی نہیں ہوں گی۔ اسی لئے زیبرا دھاریوں کو ترجیح دی گئی تھی۔!"

"میں سمجھتا ہوں مادام....!"

"بہر حال ابھی بہت کام باقی ہے اور اسی لئے زیبرا امین کا وجود بے حد ضروری ہے۔!"

"مجھے احساس ہے مادام۔ میں ابھی آپ کو دکھاؤں گا کہ طریق کار میں کیا تبدیلیاں کی گئیں ہیں اور اُن کے تحت ہم پہلا تجربہ کرنے جا رہے ہیں۔!"

"اس تجربے کے متوقع نتائج کیا ہونگے۔!"

"شائد اُس کی زندگی کسی قدر طویل ہو جائے۔!"

"لیکن یہ ایک کیلئے پانچ ضائع ہو رہے ہیں۔!"

"اس کیلئے کچھ بھی نہیں کیا جاسکتا مادام سنگلٹن.... کیا آپ میری گفتگو مادام ٹی تھری بی سے کرا سکیں گی....!"

"اگر مجھے معلوم ہو کہ وہ کب کہاں موجود ہوتی ہیں تو گفتگو ضرور کرائی جاسکتی ہے۔ ویسے تم مجھ سے کھل کر بات کر سکتے ہو! میں مادام کی ایسی ہی نمائندہ ہوں۔!"

"م.... میں جانتا ہوں مادام.... دراصل میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ اگر وہ ڈاکٹر بھی ہم میں شامل ہو جائے جس کے ساتھ ہم نے رنگین دھاریوں کا تجربہ کیا تھا تو شائد ہم اپنی اس خامی کی اصلاح کر سکیں....!"

"تمہارا اشارہ ڈاکٹر ضیغم اشرف [1] کی جانب ہے۔؟" پورشیا نے سوال کیا۔

"ہاں مادام....!"

---

[1] ڈاکٹر ضیغم اشرف کی کہانی کے لئے "جونک اور ناگن" والا سلسلہ ملاحظہ فرمائیے۔!

"فی الحال ناممکن ہے! کیونکہ وہ اپنے ملک کی حکومت کی کڑی نگرانی میں ہے.... ایک طرح سے نظر بند سمجھ لو....!"

"وہ عجیب آدمی تھا۔ اُس نے کبھی کھل کر بات نہیں کی۔ اپنی عورت کے دباؤ میں تھا۔ جس طرح وہ چاہتی تھی اُسی طرح وہ کام کرتا تھا۔!"

"اَب اس قصے کو ختم کرو۔ تمہیں یہ سب کچھ اُس کی مدد کے بغیر کرنا ہے۔!"

"وہ تو ہم کر ہی رہے ہیں۔ ٹھہریئے! میں نیچے کی پوزیشن معلوم کرتا ہوں۔!"

اُس نے فون کا ریسیور اٹھا کر ایک نمبر پریس کیا اور ماؤتھ پیس میں بولا "یہاں مادام سنگلٹن تشریف فرما ہیں۔ کام کا جائزہ لیں گی وہاں کیا پوزیشن ہے۔!"

کچھ سنتا رہا پھر ریسیور کریڈل پر رکھ کر بولا "مزید پندرہ بیس منٹ اور لگیں گے مادام....!"

"اُوہ.... ٹھہرو.... سب سے ضروری بات تو بھول ہی گئی۔ اُس انڈے کا کیا رہا....!"

"تیار ہے مادام.... اور آپ کی ہدأیت کے مطابق وہیں بھجوادیا گیا ہے لیکن میں ابھی تک اس کا مطلب نہیں سمجھ سکا....!"

"مطلب اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہ انہیں فضولیات میں الجھائے رکھا جائے اور ہم اپنا اصل کام کرتے رہیں۔!"

"میں اب بھی نہیں سمجھا مادام....!"

"اُسے چھوڑو۔ مجھے اُس انڈے کے بارے میں بتاؤ۔!"

"اتنا بڑا بنایا گیا ہے۔ جس کے اندر ایک انسانی سر سما سکے! قریب سے بھی وہ سر گوشت پوست ہی کا معلوم ہوتا ہے لیکن جیسے ہی اُس پر کسی کیمرے کی فلیش گن کی روشنی پڑے گی وہ پگھل کر اپنی ماہیت بدل دے گا اور اتنی تیزی سے زمین میں جذب ہوگا کہ وہ اُس پگھلے ہوئے مادے کو تجزیئے کے لئے حاصل نہ کر سکیں گے۔!"

"فرض کرو انہوں نے اُس کی تصویر لینے کی کوشش نہ کی تو فلیش گن کی روشنی کہاں سے آئے گی....!"

"اگر تصویر نہ لی گئی تو وہ اُسے وہاں سے ہٹانے کی کوشش تو ضرور ہی کریں گے۔!"

"ہاں یہ تو ہوگا....!"

"بس یہی کوشش اُسے ضائع کردے گی لیکن اِس صورت میں وہ دھماکے کے ساتھ پھٹے گا اور دوچار جانیں ضائع ہوجائیں گی....!"

"دوسری صورت مجھے پسند نہیں آئی۔ اس معاملے کو اتنا ہی پُر اسرار ہونا چاہئے کہ وہ کوئی انسانی کارنامہ نہ معلوم ہو۔!"

"آپ یقین کیجئے کہ وہ فوری طور پر اُسے ہاتھ نہیں لگائیں گے جتنی دیر میں کسی فیصلے پر پہنچیں گے کسی نہ کسی کیمرے کی فلیش گن ضرور چل جائے گی۔!"

"کیا یہاں اُن میں سے کوئی موجود ہے....!"

"جی ہاں.... تجربہ گاہ میں ایک اور ہے لیکن اُس کے اندر والے چہرے پر زیبرا کی دھاریاں ابھی نہیں ڈالی گئیں۔

"وہاں تو مکمل ہی پہنچایا گیا ہوگا....!"

"جی ہاں.... اُوہ.... اب پوری بات میری سمجھ میں آگئی! دراصل ہم صرف اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔ اس لئے توجہ ادھر اُدھر مبذول نہیں ہوتی۔ ورنہ بالکل سامنے کی بات تھی۔!"

"کیا سمجھے؟۔"

"آپ انہیں زیبرا مین کی پیدائش کے سلسلے میں الجھن میں ڈالنا چاہتی ہیں۔ لیکن مادام انڈے میں تو صرف سر ہی سما سکا ہے۔!"

"اِس کی فکر نہ کرو.... اِس کے بعد بھی انہیں متعدد انڈوں سے مختلف صورتوں میں سابقہ پڑے گا.... یعنی جسم کے اعضاء.... اور وہ الجھتے رہیں گے۔!"

"یقیناً مادام ایسا ہی ہوگا۔!" پروفیسر نے کہا۔

تھوڑی دیر بعد اُسی عمارت کے ایک گوشے سے لگی ہوئی لفٹ انہیں فرش کے نیچے لے گئی تھی۔! تجربہ گاہ میں پہنچے۔ تجربہ گاہ کیا تھی شیشے کا گھر تھا.... پروفیسر اُسے اُس حصے میں لے گیا جہاں سیاہ فام گونگوں کو تجربات کے مختلف مراحل سے گذارا جاتا تھا۔ اُن کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ پلکیں بھی جھپکا رہے تھے لیکن ایسا لگتا تھا جیسے کچھ کر گزرنے کی سکت اُن سے چھین لی گئی ہو۔

"ہوں.... ہم اس تجربے کے سلسلے میں کسی نئے زاویے کا ذکر کر رہے تھے۔!" پورشیا نے پروفیسر سے کہا۔

"ہاں مادام.... اَب ہم پہلے انہیں منجمد کریں گے۔ اور اسی حالتِ انجماد میں انہیں اُس مرحلے سے گذاریں گے جس میں جسم پر سفید دھاریاں پڑتی ہیں۔!"

"اس سے کیا ہوگا۔!"

"اُن کے اعصاب اُس کرب سے محفوظ رہیں گے جو دھاریوں والے مرحلے سے گذرتے وقت اُن پر طاری ہوتا ہے۔ انجماد کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اُس وقت مردہ ہوں گے جب دھاریوں والے مرحلے سے گذریں گے۔!"

"تو تمہارا خیال ہے کہ وہی کرب اُن کی زندگی مختصر کردیتا ہے....!"

"ہاں مادام.... ہم اسی نتیجے پر پہنچے ہیں....!"

"خیر تجربے کے اس نئے زاویئے کو بھی پرکھ لو۔!"

"مجھے اُمید ہے مادام کہ ہم کامیاب ہوں گے....!"

پورشیا کچھ نہ بولی۔ دفعتاً ایک آدمی تیزی سے اُن کے قریب پہنچا۔ اور بولا۔ "مادام آپ کیلئے کوئی ضروری پیغام ہے.... آپریشن روم سے اطلاع آئی ہے۔!"

"اُوہ اچھا.... پروفیسر میں مطمئن ہوں۔ لیکن انجماد کا تجربہ بیک وقت کئی افراد پر نہ کیا جائے۔ پہلے صرف ایک فرد کو اس مرحلے سے گذارا جائے....!"

"بہت بہتر مادام....!"

پروفیسر اُسکے ساتھ ہی اُوپر آیا تھا۔ اور پورشیا تجربہ گاہ سے نکل کر اُس جھونپڑے کی طرف روانہ ہوگئی جسے آپریشن روم کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔

دونوں آپریٹرز نے اُسے تعظیم دی اور ایک نے ایک ڈی کوڈ کیا ہوا پیغام اُسکی طرف بڑھادیا!

"زیڈ۔ ایل۔ تھرٹی سکس۔ رپورٹ ٹو ہیڈ کوارٹرز۔ اُن پانچوں کو گرفتار کرکے قربان گاہ میں پہنچایا گیا.... تھوڑی دیر بعد تین سیاہ فام کی گولو کے میدان میں داخل ہوئے۔ دو فوجی وردی میں تھے۔ اور تیسرا سادہ لباس میں۔ انہیں بھی گرفتار کرکے قربان گاہ میں پہنچادیا گیا۔ وہاں ہنگامہ ہوا۔ ہمارے چار آدمی مارے گئے اور دو فرانسیسی مارے گئے پھر اسی دوران میں انکشاف ہوا کہ سادہ لباس والا سیاہ فام حقیقتاً افریقی نہیں تھا بلکہ سیاہ ماسک چہرے پر چڑھائے ہوا تھا! غالباً جنوبی ایشیا کا باشندہ تھا۔ پھر ہمارے دو آہن پوش حرکت میں آئے اور انہیں دوبارہ قابو میں کرلیا۔ لیکن جنوبی

ایشیا کا باشندہ نہ جانے کہاں غائب ہو گیا۔ ہاتھ نہیں آسکا۔ بہر حال دونوں آہن پوش پانچ قیدیوں کو قربان گاہ سے لے گئے۔ لیکن وہاں آج تک نہیں پہنچ سکے۔ جہاں قیدیوں کو لے جانے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اوور اینڈ آل....!"

پورشیا نے تین بار اس مختصر رپورٹ کا جائزہ لیا تھا۔ اور وہ خود بھی کاغذ کے ایک ٹکڑے پر لکھنے لگی تھی۔!

"فرام ہیڈ کوارٹر ٹو زیڈ.... ایل.... تھرٹی سکس۔ جنوبی ایشیائی کی تلاش میں بے حد ضروری ہے۔ آہن پوشوں کے کوڈ نمبروں سے ہیڈ کوارٹرز کو آگاہ کیا جائے.... انہیں بھی تلاش کر کے قیدیوں سمیت اسپاٹ سیون پر پہنچا دیا جائے۔ اوور اینڈ آل۔!"

کاغذ کا ٹکڑا آپریٹر کی طرف بڑھا کر اٹھ گئی۔ اُس کی آنکھوں میں گہری تشویش کا آثار تھے۔!



عمران نے دوربین آنکھوں سے لگائی۔ وہ لوگ فوجیوں ہی کے سے انداز میں اُس راستے پر مارچ کر رہے تھے جو اِس عمارت کی طرف آتا تھا۔

"ٹھہرو.... ابھی ٹھہرو۔!" اُس نے جیمسن سے کہا جس نے ابھی ابھی اپنی رائفل کا بولٹ سرکایا تھا۔

"کیوں دیر کر رہے ہو باس! وہ جلد ہی قریب پہنچ جائیں گے۔!" جوزف بولا۔

"ذرا اور آگے آنے دو.... تاکہ وہ دوڑ کر پتھروں کے پیچھے پناہ نہ لے سکیں۔!"

"اچھی بات ہے باس! ہونا تو یہی چاہئے کہ ان میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچے ورنہ اگر کوئی نکل گیا تو مزید کمک لے آئے گا۔!"

"وہسکی موجود ہے تیرے اندر....! اچھا تو جتنی تیزی سے جا سکتا ہو.... اُس چٹان کے پیچھے چلا جا۔ بھاگنے والوں کا رخ اُسی طرف ہو گا۔!"

"بہت بہتر باس....!" جوزف نے کہا اور جھکا ہوا اُسی سمت دوڑنے لگا جدھر عمران نے اشارہ کیا تھا۔ جیمسن متحیر رہ گیا۔ کیونکہ اس طرح دوڑنے سے اُس کے وزنی جوتوں نے ہلکی سی

آواز بھی نہیں نکالی۔

جوزف اُس چٹان کے پیچھے پہنچا ہی تھا کہ عمران نے اونچی آواز میں "فائر" کہا اور نیچے آنے والوں پر تین اطراف سے گولیاں برسنے لگیں۔ وہ بوکھلا گئے۔ اُن میں ابتری پھیل گئی۔ گولیاں کھا کھا کر گر رہے تھے۔ ایک بھی کسی پتھر کی اوٹ میں پناہ نہیں لے سکا تھا۔

اب پھر وہی پہلے کا سا سناٹا فضا پر طاری ہو گیا۔ عمران نے اونچی آواز میں جوزف کو ہدایت دی کہ وہ جہاں ہے وہیں ٹھہرے.....! پھر جیمسن سے بولا۔ "سوال تو یہ ہے کہ وہ آخر کتنی دور سے مارچ کرتے ہوئے کیوں آ رہے تھے۔ یہ راستہ ایسا ہے کہ اس پر گاڑیاں بھی آسکتی ہیں.....!"

"اس پر تو میں نے غور ہی نہیں کیا تھا۔!"

"یہ سوال پہلے ہی سے میرے ذہن میں تھا۔!" عمران نے کہا۔

"غالباً آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ قریب ہی کہیں سے آئے تھے۔!"

"اور وہاں ابھی کچھ اور لوگ بھی ہوں گے جو فائروں کی آواز سن کر ادھر دوڑ پڑیں گے۔!"

دفعتاً جوزف نے پھر ایک فائر کیا۔ نیچے گرے ہوؤں میں سے ایک نے اٹھنے کی کوشش کی تھی۔ دوسری گولی لگتے ہی کئی فٹ اوپر اچھلا اور پھر ڈھیر ہو گیا۔!

"تب تو ہم نے شائد جلد بازی سے کام لیا ہے۔!" جیمسن بولا۔

"نہیں یہ غلطی تو کرنی ہی تھی ورنہ وہ عمارت تک پہنچ جاتے۔!"

"کیا میں دیکھوں کہ اُن میں سے کوئی زندہ تو نہیں ہے۔!"

"نہیں.... چپ چاپ بیٹھے رہو.... اگر آس پاس کچھ اور لوگ بھی موجود ہیں تو وہ ادھر ضرور آئیں گے۔!"

"لیکن آپ نے اُن تینوں کو عمارت میں واپس بھیج کر اچھا نہیں کیا ہے! وہ عورت رینا ڈانواں ڈول ہو رہی تھی۔ انہیں ساتھ ہی رکھنا تھا۔!"

"خواہ مخواہ بکواس کر کے دماغ خراب کرتی ہے۔!"

اور ٹھیک اُسی وقت عقب سے رینا کی آواز آئی "یہ کیا کر ڈالا تم نے۔!"

"تم موجود نہیں تھیں ورنہ تم سے اجازت لے کر کرتے!" جیمسن بھنا کر بولا۔ "چلو جلدی سے ادھر آجاؤ.... میرے قریب ابھی خطرہ سر پر منڈلا رہا ہے۔!"

"پتا نہیں وہ لوگ کون تھے۔!"

"یہاں اس ویرانے میں کون لوگ ہو سکتے ہیں۔" عمران نے سوال کیا۔

"ہو سکتا ہے تنزانیہ کے کسی فوجی کیمپ کے لوگ ہوں۔!"

"چپٹی ناکوں اور گندمی رنگت والے۔!" عمران نے پھر سوال کیا۔

"اتنی دور سے کیسے اندازہ لگایا۔!"

"فیلڈ گلاسز ہیں میرے پاس....!"

"اب کونسا خطرہ سر پر منڈلا رہا ہے۔!" ریٖنا نے جیمسن سے پوچھا۔!

"عورت جو مغز کھا کر مارتی ہے۔!"

"بکواس مت کرو....!"

"بہت بہتر محترمہ.... مناسب یہی ہوگا کہ واپس جاؤ۔!"

"ہرگز نہیں.... اَب میں تمہیں کوئی احمقانہ قدم نہیں اٹھانے دوں گی۔!"

ٹھیک اسی وقت دور سے موٹر سائیکلوں کا شور سنائی دیا تھا۔ اور ریٖنا چونک کر آواز کی سمت دیکھنے لگی تھی۔!

"اِدھر نہیں اُدھر....!" عمران بولا۔ "ادھر صرف بازگشت ہے۔!"

اور پھر تین موٹر سائیکل سوار دکھائی دیئے۔ لیکن شائد لاشیں دیکھ کر انہوں نے اپنی گاڑیاں موڑنے کی کوشش کی تھی۔ ٹھیک اُسی وقت اوپر کی تینوں رائفلیں گولیاں اگلنے لگیں۔ تینوں اچھل اچھل کر گرے تھے اور ان کی گاڑیاں بھی گر کر دور تک گھسٹتی چلی گئی تھیں۔

"تت.... تم لوگوں پر دیوانگی طاری ہوگئی ہے۔!" ریٖنا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسے حالات میں یہی ہوتا ہے محترمہ۔!" جیمسن آہستہ سے بولا اور اُسے آنکھ مار کر مسکرانے لگا۔!

"شٹ اَپ....!"

"خدا کی قسم میں کالا نہیں ہوں۔ یہ میک اَپ ہے! اگر میری اصلی شکل دیکھ لو تو رحم ہی کھاتی چلی جاؤ۔!"

"کیا تم اس سے زبان بند رکھنے کو نہیں کہہ سکتے۔!" ریٖنا نے عمران کو مخاطب کیا۔

"بحالت جنگ ہم سب ایک جگہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور غیر جنگی معاملات میں کوئی کسی پر اپنی برتری مسلط کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ عورتوں کا رسیا اور میرا دشمن جانی ہے۔ کیونکہ میں عورت اور مرد دونوں کو ایک گھاٹ پانی پلاتا ہوں۔!"

"اچھا تم بھی خاموش رہو۔"

"لیکن تم بولتی رہو....!" جیمسن نے کہا۔

"خاموش ہو جاؤ...." عمران نے اُردو میں کہا۔ "قصہ ابھی ختم نہیں ہوا۔!"

"میں نہیں سمجھا۔!"

"پہلے پیدل.... پھر موٹر سائیکل.... اَب ہو سکتا ہے کہ کسی ہیلی کوپٹر سے سابقہ پڑ جائے۔

موٹر سائیکلوں کے انجن بند نہیں ہوئے ہیں۔ اُن کا شور اور ہیلی کوپٹر کی آواز کہیں گڈ مڈ نہ ہو جائے اس لئے اپنے کان کھلے رکھو....!"

رینا شائد مرنے والوں کا شمار کر رہی تھی.... جیمسن نے اُسے گھور کر دیکھا لیکن کچھ بولا نہیں۔ رینا نے تھوڑی دیر بعد کہا "کل سے اَب تک تم لوگوں نے ستائیس آدمی مارے ہیں۔"

"ایسے حالات میں تم لوگ کیا کرتے۔!" جیمسن نے پوچھا! لیکن رینا خاموش ہی رہی۔

عمران نے جیمسن سے اُردو میں کہا "اس عورت کو یہیں روکے رکھنا میں ابھی آیا۔!"

"بہت بہتر یور میجسٹی۔!"

عمران تیزی سے ڈھلان میں اترتا چلا گیا۔ رینا نے مڑ کر دیکھا ضرور تھا لیکن کچھ بولی نہیں تھی۔ جیمسن نے اُس سے کہا "تم میرے باس کی باتوں کا بُرا مت مانا کرو۔ دل کا برا نہیں ہے۔!"

"اس مشورے کی ضرورت....!"

"آپس میں ایک دوسرے کو سمجھ لینے سے بہتیری الجھنیں رفع ہو جاتی ہیں۔!"

"ہمیں ایک دوسرے کی ذاتی الجھنوں سے کیا سروکار۔ میں ذاتی طور پر کشت و خون سے دور ہی رہنا چاہتی ہوں۔ تو پھر کیا تم لوگ میری وجہ سے احتیاط برتو گے۔!"

"میرا خیال ہے کہ تم صرف سیاست دانوں کے درمیان کام کرتی رہی ہو۔!"

"تمہارا خیال درست ہے! ڈپلومیٹک فیلڈ....!"

"تب پھر اس کام کیلئے تمہارا انتخاب غلط ہوا ہے۔!"

"میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔!"

"اور محترمہ سارہ۔!"

"میں نہیں جانتی! پرسوں شام تک ہم ایک دوسرے کے لئے قطعی اجنبی رہے ہیں۔!"

"موسیو شیپرڈ کسی قدر خوش مزاج واقع ہوئے ہیں۔"

"تمہارا باس ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آیا اور..... تم شائد اُسے یور میجسٹی کہہ کر مخاطب کرتے ہو۔!"

"بادشاہوں کو اور کس طرح مخاطب کرتے ہیں۔!"

"کہاں کا بادشاہ ہے۔!"

"ہر حال میں مست رہنے والے بادشاہ ہی ہوتے ہیں۔!"

"صورت سے اول درجے کا احمق معلوم ہوتا ہے۔!"

"بس محترمہ! حد سے آگے بڑھنے کی ضرورت نہیں۔!"

"تم لوگ چڑچڑے بھی ہو۔!"

جیمسن کچھ نہ بولا.... وہ اس طرف متوجہ ہو گیا تھا جہاں لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ اُس نے دیکھا کہ عمران موٹر سائیکلوں کے انجن بند کرتا پھر رہا ہے!

رینا بھی اُدھر ہی متوجہ ہو گئی۔ موٹر سائیکلوں کے بعد وہ لاشوں کی طرف متوجہ ہوا تھا۔ انہیں الٹتا پلٹتا رہا۔ جیمسن نے دوربین اٹھائی اور آنکھوں کے قریب لا کر بولا۔

"اوہ.... وہ کارتوسوں کی پیٹیاں اتار رہے ہیں۔!"

رینا کچھ نہ بولی۔ تھوڑی دیر بعد عمران واپس آ گیا تھا۔ لیکن کارتوسوں کی پیٹیاں ساتھ نہیں لایا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ فی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے! ہمیں واپس چلنا چاہئے۔ لیکن کم از کم ایک آدمی کو باری باری سے راستے کی نگرانی کرنی پڑے گی۔!"

"کارتوس نہیں لائے۔" رینا نے پوچھا۔

"خاصا وزن تھا۔ ایک جگہ چھپا آیا ہوں۔ ضرورت پڑنے پر حاصل کئے جاسکیں گے۔"

"اب کیا کرو گے۔!"

"اُن چاروں قیدیوں کا مسئلہ حل کرنا ہے۔!"

"کیا انہیں بھی مار ڈالو گے۔!"

"حالات پر منحصر ہے۔!"

جوزف نے راستے کی نگرانی کی ذمہ داری لی تھی اور وہ تینوں عمارت کیطرف چل پڑے تھے۔!

قیدی اُسی حال میں ملے جس میں وہ چھوڑ کر گئے تھے! عمران چند لمحے اُن کے سامنے کھڑا رہا پھر بولا۔ "وہ کیمپ یہاں سے کتنی دور ہے! اور وہاں کل کتنے آدمی ہیں۔!"

اُس کا مخاطب وہ آہن پوش تھا جس کے ساتھ وہ لوگ یہاں پہنچے تھے۔!

"میں کچھ نہیں جانتا۔ یہ فائروں کی آوازیں کیسی تھیں۔!"

"لوگ نشانہ بازی کی مشق کر رہے تھے۔ کیمپ کدھر ہے۔" عمران نے اُسے گھورتے ہوئے پوچھا۔!

"یہاں سے تین میل کے فاصلے پر مشرق کی طرف۔!"

"کتنے آدمی ہیں وہاں۔!"

"بائیس.....!"

"کتنی گاڑیاں ہیں۔!"

"ایک ٹرک اور تین موٹر سائیکل۔!"

عمران نے طویل سانس لی..... بائیس لاشیں گن کر آیا تھا..... اور تین موٹر سائیکلیں، ٹرک وہیں ہوگا۔!

سفید فام قیدی بے اعتباری سے عمران کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔!

"آس پاس اور کوئی کیمپ۔" عمران نے پھر سوال کیا۔

"نہیں اور کیمپ نہیں ہے۔!"

"یہاں! اس کیمپ کا مقصد کیا ہے۔!"

"تم ایسی ہی باتیں پوچھ رہے ہو جن کا مجھے علم نہیں.....!"

"کیا وہ اس اسپاٹ کے محافظ نہیں ہیں.....!"

"میری بات سنو۔!" دفعتاً کیپٹن مشامبا بولا۔ "تم لوگ خواہ مخواہ بات بڑھا رہے ہو۔ اپنی زندگیوں سے مت کھیلو.... یہیں سے واپس چلے جاؤ۔ تم وہاں تک لاکھ برس میں نہیں پہنچ سکو گے۔ جہاں جانا چاہتے ہو۔!"

"میں اس سلسلے میں تم سے علیحدگی میں بات کرنا چاہتا ہوں۔!" عمران نے کہا۔

مشامبا نے باری باری سے دونوں سفید فاموں کی طرف دیکھا جیسے اس سلسلے میں ان کا عندیہ لینا چاہتا ہو۔ دونوں نے اپنے سروں کو اثباتی جنبش دی اور مشامبا عمران کے ساتھ کہیں جانے پر تیار ہو گیا۔!

عمران نے جیمسن سے کہا کہ وہ رسیاں کھول کر اُسے کرسی سے اٹھا دے۔ لیکن ہاتھ بدستور پشت پر بندھے رہنے دیئے جائیں۔!

تھوڑی دیر بعد وہ مشامبا کو لے کر باہر نکلا اور اُسی مقام کی طرف چل پڑا جہاں سے بائیس مسلح آدمیوں پر فائرنگ کی تھی۔!

"یہ.... یہ.... تت.... تم نے کیا کیا۔!"

"میں نہ کرتا تو ان کے ہاتھوں خود اسی حشر کو پہنچتا۔!"

"میں پھر کہتا ہوں کہ تم لوگوں کو کی گوبا پہنچا دیا جائے گا۔ اِس معاملے سے دستبردار ہو جاؤ۔!"

"سنو.... اگر یہ میرا ذاتی معاملہ نہ ہوتا تو ضرور دستبردار ہو جاتا۔!"

"ذاتی معاملہ! میں نہیں سمجھا۔!"

"زیرولینڈ کی سربراہ سے میرا ذاتی معاملہ۔!"

"ایسی باتیں نہ کرو کہ اِس غمناک موقعے پر بھی مجھے ہنسی آجائے۔!"

"بظاہر یہ ایسا ہی مضحکہ خیز خیال ہے۔ لیکن تم اس کی پرواہ نہ کرو۔ مجھے جنگل میں داخل ہونے کا وہ راستہ بتاؤ جس سے تم لوگوں کی آمدورفت رہتی ہے۔ ورنہ تم تینوں کو بھی ایک ایک کرکے یہاں لاؤں گا اور گولی مار دوں گا۔!"

مشامبا تھوک نگل کر رہ گیا۔ کبھی وہ اُن لاشوں کی طرف دیکھنے لگتا تھا اور کبھی عمران کی طرف۔!

"تم دونوں کے آنے سے قبل وہ آدمی جس قسم کی باتیں کرتا رہا تھا اگر تم سُن پاتے تو شائد اُسے خود ہی گولی مار دیتے۔!" عمران نے کہا۔

"کیسی باتیں کر رہا تھا۔!"

"اُسی کے سامنے بتاؤں گا! قربان گاہ کے نام پر جو فراڈ کیا گیا ہے کیا تم اُس سے ناواقف ہو۔!

"کیسا فراڈ؟"

"وہاں قدیم زمانے کی مشعلیں جلائی جاتی ہیں جبکہ جدید ترین برقی نظام موجود ہے۔!"

"میں نہیں جانتا کہ وہاں کوئی برقی نظام موجود ہے۔!"

"میں وہیں سے گذر کر آیا ہوں۔ وہاں جو روحانی کرشمے دکھائے جاتے ہیں وہ برقی نظام ہی کے مرہونِ منت ہیں۔!"

"مم.... میں نہیں جانتا.... لیکن یہ ناممکن ہے.... میں نے خود.... دیکھا تھا....! وہ برقی نظام کا کرشمہ ہرگز نہیں معلوم ہوتا۔ عین قربان گاہ کے اوپر نیچے تک ایک چمکیلا غبار چھا گیا تھا اور اُس غبار کے درمیان میں نے عظیم چاکا کی روح دیکھی تھی.... وہ بول رہی تھی.... میں نے اُس کی آواز سنی تھی.... وہ غبار کسی برقی نظام کا مرہونِ منت ہرگز نہیں ہو سکتا۔!"

"وہ زیرو لینڈ والوں کا ٹیلی ویژن ہے! اور میں اُسے برسوں پہلے سے جانتا ہوں۔ میرے لئے کوئی نئی چیز نہیں۔!"

"میں یقین نہیں کر سکتا۔!"

"مت کرو.... اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بیچارے بھولے بھالے آدمیوں کو بیوقوف بنا کر اس کالی تنظیم کا ہمدرد بنایا جا رہا ہے.... اُس سفید فام نے تم لوگوں کے آنے سے قبل کھلے ہوئے الفاظ میں کہا تھا کہ ہم افریقہ کو سفید فاموں ہی کی گرفت میں رکھنا چاہتے ہیں لیکن دو بڑی طاقتوں کی باہمی چپقلش کی بناء پر ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ یہ ناممکن نظر آ رہا ہے۔!"

مشامبا کچھ نہ بولا۔ عمران نے کہا "واپس چلو.... میں تمہارے سامنے ہی اُس سے اعتراف کراؤں گا۔"

"چلو....!" مشامبا مردہ سی آواز میں بولا۔ عمران نے جوزف کو مزید ہدایات دیں اور عمارت کی طرف چل پڑا۔

اس بار مشامبا کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے برسوں کا بیمار ہو۔ عمارت میں پہنچا تو بھی پھٹی پھٹی سی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ وہ سب دونوں قیدیوں سمیت اُسی کمرے میں موجود تھے۔

"کیپٹن مشامبا....!" عمران اونچی آواز میں بولا۔ "اب تم انہیں اطلاع دے سکتے ہو کہ تم نے وہاں کیا دیکھا....!"

"ہاں.... ہاں....!" مشامبا سر ہلا کر بولا "مم.... میں نے بائیس لاشیں اور تین موٹر سائیکلیں دیکھی ہیں۔!"

"کیا کہہ رہے ہو۔" وہ سفید فام چیخا جو انہیں قیدی بنا کر اس عمارت میں لایا تھا۔!

"میں غلط نہیں کہہ رہا.... اَب تم بتاؤ کہ تم نے اس سے کیا کہا تھا ہم لوگوں کے بارے میں۔!"

"میں نے کیا کہا تھا۔!"

"یہی کہ حقیقتاً تمہارا مشن افریقہ کو سفید فاموں کی گرفت میں رکھنا ہے اور دو بڑی طاقتوں کی چپقلش نے تمہارے کام کو مشکل بنا دیا ہے۔!"

"وہ تو.... وہ تو یونہی....!"

"بکواس مت کرو۔!" مشامبا حلق پھاڑ کر چیخا۔ "سچی بات بتاؤ....!"

"لاشیں دیکھ کر شائد تم اپنے حواس کھو بیٹھے ہو....!"

"میں پوری طرح ہوش میں ہوں! مجھے بتاؤ کیا قربان گاہ میں کوئی برقی نظام بھی موجود ہے۔!"

"میں نہیں جانتا....!" اُس نے عمران سے آنکھیں چراتے ہوئے کہا۔

"تم جھوٹے ہو۔!" ریتا بولی "پچھلی رات تم نے اس موضوع پر لمبی چوڑی تقریر کی تھی۔ تم نے کہا تھا کہ کالے آدمیوں کو بیوقوف بنانے کے لئے وہاں اَب بھی چربی کی مشعلیں روشن کی جاتی ہیں.... ورنہ وہاں تو جدید ترین برقی نظام موجود ہے....!"

قیدی نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ اور مشامبا بھرائی ہوئی آواز میں بولا "تو یہ حقیقت ہے کہ قربان گاہ کے اوپر چھا جانے والا چمکیلا غبار جس میں قدیم باشندوں کی روحیں نظر آتی ہیں وہ

ٹیلی ویژن ہے۔!"

قیدی تھوک نگل کر رہ گیا۔

مشامبا عمران کی طرف مڑ کر بولا۔ "میرے ہاتھ کھول دو میں مرنے سے پہلے ایک قتل کرنا چاہتا ہوں۔!"

عمران خاموشی سے آگے بڑھا اور اُس کے ہاتھ کھولنے لگا۔!

"یہ ظلم ہے.....!" دوسرا سفید فام قیدی خوفزدہ آواز میں بولا۔ "ہم بندھے بیٹھے ہوئے ہیں اور تم اس کے ہاتھ کھول رہے ہو۔!"

عمران نے اُس کے ہاتھ کھول دیئے اور وہ پہلے قیدی پر جھپٹ پڑا۔ دونوں ہاتھوں سے اُس کا گلا گھونٹ رہا تھا۔ اور اُس کی آنکھیں ابلی پڑ رہی تھیں۔ دوسرا قیدی وحشیانہ انداز میں چیختا رہا۔ رینا نے مداخلت کرنی چاہی تھی۔ لیکن جیمسن اُس کی راہ میں حائل ہوتا ہوا بولا۔ "ہز میجسٹی کے معاملات میں مداخلت کرنے والا زندہ نہیں رہتا۔!"

"تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔!" وہ آنکھیں نکال کر بولی۔!

"یہ دھمکی نہیں سیدھا سادا بیان ہے۔!"

"تمہیں دخل اندازی کی ضرورت ہی کیا ہے.....!" شیپرو بولا۔

"یہ غیر انسانی حرکت ہے! اُس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔!"

"ہمارے دو ساتھی بھی درندگی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ اپنی جگہ خاموش کھڑی رہو۔!"

مشامبا کا شکار ختم ہو چکا تھا! دوسرا قیدی گھگھیا کر بولا۔ "ہم دونوں تو دوست ہیں نا.....!"

"میں نے کہا تھا کہ مرنے سے پہلے صرف ایک قتل کرنا چاہتا ہوں۔!"

"میں ان معاملات کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا! مجھے تو لوگوں نے ایک معاملے میں بلیک میل کر کے اپنا ساتھی بنایا تھا۔!"

مشامبا کچھ نہ بولا۔ وہ عمران کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔ کچھ دیر بعد اُس نے کہا "مجھے وہاں تک پہنچنے کا محفوظ ترین راستہ معلوم ہے اور میں وہیں جانے کے لئے یہاں آیا تھا! ملٹری پولیس میری تلاش میں ہے! جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ اگر تم مجھے گولی ہی مارنا چاہتے ہو تو میں اس کیلئے تیار ہوں۔ اَب مجھے اپنی زندگی بوجھ معلوم ہو رہی ہے۔!"

"نہیں میرے دوست!" عمران اُس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔ "تمہاری زندگی بے حد قیمتی ہے۔ اَب تم اپنے آدمیوں کو راہِ راست پر لانے کی کوشش کرو گے....!"

وہ کچھ نہ بولا۔ دونوں ہاتھوں سے سر تھامے ہوئے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ دوسرا قیدی کہہ رہا تھا "مجھے ان لوگوں سے شدید نفرت ہے لیکن انہوں نے مجھے اپنے ملک کے قانون کی نظروں میں مجرم بنوادیا ہے اس لئے میں وہاں قدم نہیں رکھ سکتا۔!"

"کیا تمہیں یہیں تک آنا تھا یا مشامبا کے ساتھ ہی تم بھی وہیں جانے والے تھے۔!" عمران نے اُس سے پوچھا....!

"نہیں میں اُسے یہاں تک پہنچا کر واپس چلا جاتا۔!"

"لیکن اب تمہیں ہمارے ساتھ ہی رہنا پڑے گا۔!"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میں تیار ہوں۔!"

ریناؔ اور اُس کے ساتھی دور کھڑے آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے! اور جیمسن کی نظریں اُس سفید فام پر جمی ہوئی تھیں جسے ابھی ابھی گلا گھونٹ کر مارا گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد مشامبا سر اٹھا کر بولا۔ "راستہ اسی عمارت کے نیچے سے گذرتا ہے۔"

"گذرتا ہے یا یہیں سے شروع ہوتا ہے۔!" عمران نے پوچھا۔

"گذرتا ہے.... یہ لوگ حیرت انگیز ہیں.... سینکڑوں میل لمبی سرنگ بنائی ہے.... اور اس قسم کے اسپاٹ جیسی یہ عمارت ہے دراصل سرنگ سے باہر آنے کے راستے ہیں۔!"

یہ دونوں سواحلی میں گفتگو کر رہے تھے اور سفید فام آدمی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ دفعتاً عمران اُس سے اُس کا نام پوچھ بیٹھا۔!

"لوتھر....!" اُس نے جواب دیا۔ "لوتھر بارج....!"

"اگر تم اپنی بات پر قائم رہے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں ان لوگوں کے چکر سے نکال لونگا۔!"

"اگر قابل اعتماد ثابت نہ ہوسکوں تو گردن اڑا دینا۔ مجھے ان لوگوں سے شدید نفرت ہے۔ میں نے کبھی کوئی غیر قانونی کام نہیں کیا۔ بس ایک بار نادانستگی میں ایک غلطی کر بیٹھا تھا اس کی سزا ان لوگوں کے ہاتھوں بھگت رہا ہوں۔"

"مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں کہ تم کیا تھے۔!"

اس کے بعد عمران مشامبا کو بتانے لگا تھا کہ وہ کس طرح قربان گاہ تک پہنچے تھے اور وہاں اُن پر کیا گذری تھی۔ اور پھر وہ کس طرح یہاں تک پہنچے تھے۔!

مشامبا بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "مجھے بے حد افسوس ہے کہ ان کے دو آدمی مارے گئے.... میں کیا کرتا۔ کچھ دیر تک میں ان لوگوں کا ایسا ہی وفادار تھا۔!"

"جو بات ختم ہو گئی اَب اُس کا ذکر فضول ہے! کیا میں تمہارے ساتھی کے ہاتھ پیر کھول دوں۔!"

"تم اپنی ذمہ داری پر جو چاہو کرو۔ میں اب ان میں سے کسی پر بھی اعتماد نہیں کر سکتا۔!"



پورشیا سنگلٹن غصے سے سرخ ہو رہی تھی اور اُس شخص کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں جو اس وقت اس کے سامنے موجود تھا۔

دفعتاً وہ پیر پٹخ کر بولی "میں نے تم سبھوں کو آگاہ کر دیا تھا کہ اگر عمران تمہاری نظروں سے اوجھل ہوا تو سارا کھیل بگڑ جائے گا! خدا کی پناہ.... دو دن میں ہمارے اٹھائیس آدمی مار دیئے گئے۔!

"ہم نے نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیا تھا مادام.... لیکن ہم آپ کی اجازت کے بغیر کی گولو کے میدان میں کیسے قدم رکھ سکتے تھے۔! ہم مطمئن رہے کہ وہاں والے انہیں سنبھال لیں گے۔!"

"میں نے مشامبا کو حکم دیا تھا کہ وہ اُسی اسپاٹ سے جنگل کی طرف نکل جائے لیکن ابھی تک اُس کے بارے میں بھی رپورٹ نہیں ملی.... کہیں وہ بھی عمران کے ہتھے نہ چڑھ گیا ہو۔ ایسا ہوا ہے تو یہ سمجھو کہ ہم دشواریوں میں پڑ گئے ہیں۔ کیونکہ وہ سرنگ میں سفر کرنے کے طریقوں سے واقف ہے....!"

"نہیں مادام۔ مشامبا مر جائے گا لیکن کسی کو ہمارے رازوں سے آگاہ نہیں کرے گا۔!"

"میرا بھی یہی خیال ہے....! لیکن عمران۔!"

"اُوہ.... کچھ نہیں مادام.... آپ اندیشوں میں نہ پڑیئے.... البتہ یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ وہ انہیں اُس اسپاٹ میں کیوں لے گیا تھا جبکہ کسی اور جگہ لے جانے کی ہدایت پہلے ہی دے دی گئی تھی۔!"

"سنو! عمران تھا اس کے ساتھ اس لئے سب کچھ ممکن ہے۔ جسے مادام ٹی تھری بی خطرناک قرار دے دیں۔ وہ یقیناً خطرناک ہی ہوگا۔ میں اچھی طرح تصور کر سکتی ہوں کہ کیا ہوا ہوگا۔ شارلی دھوکے میں مارا گیا۔ عمران نے ڈوین کو مار کر اُس کے بلٹ پروف خود پہن لئے ہوں گے اور شالی اُسے ڈوین ہی سمجھا ہوگا۔ اسپاٹ میں پہنچ کر عمران نے اُسے مار ڈالا اور اپنے ساتھیوں کو رہا کرا لے گیا۔!"

"لیکن مادام.... شارلی اُس اسپاٹ پر گیا ہی کیوں تھا۔!"

"صرف یہی ایک الجھاوا ہے! اگر عمران اُسے اُس اسپاٹ پر لے گیا تھا تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ وہ پہلے سے آگاہ تھا۔ لیکن یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں۔!"

"مشامبا کے ساتھ لوتھر بارج بھی تھا مادام! لیکن اُس کا بھی کہیں پتا نہیں....!"

"میں سخت بے اطمینانی میں مبتلا ہو گئی ہوں.... سُرنگ کے محافظوں کو ہوشیار کردو۔ جسے بھی سرنگ میں جہاں دیکھیں وہیں روک لیں اور ہیڈ کوارٹر کو مطلع کردیں۔!"

"بہت بہتر مادام....!"

"بس جاؤ....!" وہ ہاتھ اٹھا کر بولی۔ "اس کے جانے کے بعد تھوڑی دیر تک ٹہلتی رہی۔ پھر فون پر کسی کے نمبر ڈائیل کئے اور دوسری طرف سے جواب ملنے پر بولی "بارنی سے ملاؤ۔!"

"اوکے مادام۔!" دوسری طرف سے نسوانی آواز آئی اور پھر تھوڑی دیر بعد کسی مرد نے کہا "بارنی حاضر ہے مادام۔!"

"کیا رپورٹ ہے۔!"

"سب کچھ توقعات کے مطابق ہوا ہے مادام۔ جائزہ لینے والی ٹیم اُس مقام پر پہنچی تھی جہاں عمران بیہوش پایا گیا تھا.... پانچ بڑے ممالک کے نمائندے اُس ٹیم میں شامل تھے۔ بہر حال وہ اُس تک پہنچ گئے اور اُسے دور ہی سے دیکھ رہے تھے کہ کسی کیمرے کی فلیش گن کی روشنی اُس

پر پڑ گئی اور وہ فوری طور پر پگھل کر زمین میں جذب ہو گیا.... اور اب وہاں کی مٹی کھودی جارہی ہے۔!"

"تم نے اچھی خبر سنائی ہے۔!"

"دوسرے انڈوں کے بارے میں کیا حکم ہے۔!"

"بس اتنا ہی کافی ہے۔ انہیں محفوظ رکھو! دوسری بار وہ فلیش گن کی روشنی اُس پر نہیں پڑنے دیں گے اور پول کھل جائے گی۔!"

"یہ بات تو ہے مادام....!"

"انہیں الجھا لینے کے لئے اتنا ہی کافی ہے! دوسری بات! میں آج رات کو باہر جانا چاہتی ہوں۔ چھوٹا فے گراز تیار رکھنا....!"

"بہت بہتر مادام....!"

"تم میرے ساتھ رہو گے....!"

"عزت افزائی مادام....!"

پورشیا نے ریسیور کریڈل پر رکھ دیا اور پھر ٹہلنے لگی۔!

تھوڑی دیر بعد دوبارہ فون پر نمبر ڈائیل کئے تھے۔!

"ہیلو....!" دوسری طرف سے آواز آئی "موا کازی بول رہا ہے۔!"

"مشامبا اور لوتھر بارج غائب ہو گئے ہیں۔ غالباً اُس اسپاٹ پر نہیں پہنچے جہاں تم نے انہیں بھیجا تھا۔!"

"وہ اس اسپاٹ پر نہیں پہنچے تو راستے ہی میں کہیں گھیر لئے گئے ہوں گے۔ لیکن میرے پاس ابھی تک کوئی ایسی اطلاع نہیں پہنچی جس سے اُن کا گرفتار کر لیا جانا ثابت ہوتا ہو۔!"

"مشامبا کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟"

"میں اس سوال کا مطلب نہیں سمجھا محترمہ۔"! دوسری طرف سے آواز آئی۔

"کیا وہ تنظیم سے غداری کر سکتا ہے۔!"

"میری دانست میں تو وہ ایسا نہیں ہے۔ اگر پکڑا بھی گیا تو کچھ ظاہر کر دینے پر موت کو ترجیح دے گا۔!"

"اُن دونوں کو تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ میں نہیں چاہتی کہ مشامبا کسی کے ہاتھ لگے۔ اس لئے اُسے پناہ گاہ کی طرف روانہ ہو جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ بہر حال اُوہ.... کیا تمہیں علم ہے کہ اُس اسپاٹ کے سارے محافظ مار ڈالے گئے۔!"

"تب پھر ہو سکتا ہے کہ مشامبا سرکاری آدمیوں کے ہتھے چڑھ گیا ہو۔ اور اسپاٹ کی نشاندھی بھی کر دی ہو۔ ورنہ وہاں کسی دشمن کے پہنچنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اُن دونوں کی لاشیں مرنے والوں میں شامل نہیں ہیں تو پھر وہ دونوں سرکاری تحویل ہی میں ہونگے۔!"



لوتھر بارج کو بالآخر رسی کی بندشوں سے نجات مل گئی اور اُس نے عمران سے کہا "سرنگ میں اترنے سے قبل تم سبھوں کو سیاہ فام بننا پڑے گا۔!"

"اس کی کیا ضرورت ہے۔!" ریٹا بولی۔

"مجھے بھی بننا پڑے گا۔!" لوتھر نے کہا۔

"مچھروں اور حشرات الارض سے بچاؤ کے لئے۔!" عمران بولا۔

"اُوہ.... تو تم جانتے ہو۔!" لوتھر چونک کر اُسے گھورنے لگا۔

"اسی بناء پر اس مہم پر نکلا ہوں۔!" عمران سر کو اثباتی جنبش دے کر بولا۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں.... وضاحت کرو....!" ریٹا نے عمران کے شانے پر ہاتھ مار کر کہا۔

"وہ ایک ایسا سیاہ پینٹ ہے جس سے حشرات الارض دور بھاگتے ہیں۔ کیپٹن مشامبا پر بھی اُس کا ایک کوٹ کیا جائے گا۔ جیمسن اور جوزف بھی نہیں بخشے جائیں گے۔ ویسے بے فکر رہو۔ بعد میں اُس کی صفائی بھی ہو سکے گی۔!"

"شائد تم یہ بھی جانتے ہو کہ صفائی کیسے ہو سکے گی۔"

"میں جانتا ہوں....!"

"تب پھر تمہاری معلومات ہم سے بھی زیادہ ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ اس کی صفائی کس کیمیکل سے ہوتی ہے۔!" لوتھر نے حیرت سے کہا۔

ریٹا اور سارہ دور جاکر سرگوشیاں کرنے لگیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے یہ تجویز انہیں قطعی پسند نہ آئی ہو۔

لوتھر عمران کی طرف دیکھنے لگا اور عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "خواتین کسی حال میں بھی اپنا حلیہ بگاڑنا پسند نہیں کرتیں۔ لیکن مجبوری ہے۔ اس کے بغیر کام نہیں چلے گا۔ لیکن ان کے سنہرے بالوں کا کیا ہوگا۔!"

"جسم کا کوئی حصہ بھی اگر اُس پینٹ سے خالی رہا تو اُسی جگہ خوفناک مچھروں کی یلغار ہو جائے گی۔ اس لئے سر کی جلد بھی خالی نہیں چھوڑی جاسکتی۔ بالوں کی رنگت سیاہ ہو جائے گی۔ لیکن وہ بھی بعد میں صاف ہو جاتے ہیں۔ میرا ذاتی تجربہ ہے۔!"

بہر حال وہ دونوں بڑی مشکل سے اس پر آمادہ ہوئی تھیں۔ اس طرح سات سیاہ فام آدمی سرنگ میں اترے تھے۔!

خاصی کشادہ اور صاف ستھری سرنگ تھی اور انہیں پیدل نہیں چلنا پڑا تھا! ایک بڑی سی ٹرالی میں بیٹھ گئے تھے۔ جو میٹر گیج کی ایک ریلوے لائن پر دوڑتی رہی تھی.... سرنگ میں یہ لائنیں دو طرفہ بچھی ہوئی تھیں۔ غالباً ایک ٹریک واپسی کی تھی۔ سرنگ کے دونوں کناروں پر یہ لائنیں تھیں اور اُن کے درمیان اتنی جگہ خالی تھی کہ اُس پر سے ایک بڑا ٹرک بہ آسانی گذر سکتا تھا۔!

ریٹا اور اُس کے ساتھی حیرت سے اس انتظام کو دیکھ رہے تھے.... بالآخر شیپر د بولا۔ "مجھے تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی خواب دیکھ رہا ہوں....؟"

"ہالی ووڈ کی سائینس فکشن فلموں کا ساخواب۔!" عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

"آخر انہوں نے کتنے عرصے میں یہ سب کچھ کر لیا ہوگا اور کس طرح کیا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو سکی۔!"

"یہ تنظیم ایسی ہی ہے۔!" عمران بولا۔

"اور ہم پانچ افراد اُس سے ٹکرانے نکلے ہیں۔" شیپرد بھنا کر بولا۔ "خودکشی صد فیصد خودکشی۔!"

"خاموش رہو۔!" ریٹا غرائی۔

"غلط تو نہیں کہہ رہا۔" سارہ بول پڑی "موسیو الائی موران میری سمجھ سے باہر ہیں۔ یا تو یہ دیو جانس کلبی کے قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں یا پھر کنفیوشس کی نسل کے آدمی ہیں۔!"

"دونوں باتیں غلط ہیں۔!" عمران نے کہا "میں چنگیز خان کی نسل سے تعلق رکھتا ہوں۔"

"تب تو پھر ٹھیک ہے! دیوانگی اور وحشیانہ پن ورثے میں پایا ہو گا۔!" سارہ نے کہا "بالکل ٹھیک ہے لیکن ہم....!"

"سارہ خاموش رہو....!" ریٹا پھر بولی۔

"مادام ریٹا بہت سمجھ دار ہیں۔!" عمران سر ہلا کر بولا "وہ اچھی طرح جانتی ہیں ایک بہت بڑی فوج بھی ان لوگوں سے نپٹنے کے لئے ناکافی ہو گی۔!"

"اس کے باوجود بھی پانچ افراد....!" شیپرو جملہ پورا کئے بغیر خاموش ہو گیا۔

"لیکن مجھے امید ہے کہ مسٹر الائی موران کچھ نہ کچھ کر گزریں گے۔" لوتھرا بولا۔

"مجھے بھی کچھ عرض کرنے کی اجازت ہے یور میجسٹی....!" دفعتاً جیمسن نے کہا۔

"ضرور.... ضرور....!" تم بھی کیوں خاموش رہو....!"

"کیا اُن لوگوں کو اس کا علم نہیں ہو سکتا کہ سرنگ میں کس قسم کے لوگ سفر کر رہے ہیں۔ ساری لاشیں ہم کھلے میدان میں چھوڑ آئے تھے۔!"

"تم نے ڈھنگ کا سوال کیا ہے۔" عمران بولا۔ "میں نے محض موسیو شیپرو کی وجہ سے اس قسم کا کوئی سوال بہ آواز بلند نہیں کیا تھا۔!"

"تو اب سوال قائم ہو گیا ہے۔!" شیپرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔!

"جواب یہ ہے مسٹر شیپرو کہ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ ہم مر جائیں گے اور ہماری ذمہ داری ختم ہو جائے گی۔ پھر کچھ بھی ہوا کرے۔ کیا فرق پڑتا ہے۔!"

"یقین کرو دوستو کہ ہم ایک دیوانے کے ہتھے چڑھ گئے ہیں۔!"

"شیپرو....!" ریٹا نے پھر اُسے للکارا۔

مشامباشروع ہی سے خاموش بیٹھا رہا تھا۔ اب بھی کچھ نہ بولا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اُسے احساس ہی نہ ہو کہ اُس کے آس پاس کیا ہو رہا ہے۔ ٹرالی زیادہ تیز رفتار نہیں تھی۔ لیکن اس کی حرکت بے آواز تھی۔

"باس....!" جوزف نے کہا "میں نے اپنے پاکٹ ٹرانسسٹر ریڈیو پر ایک حیرت انگیز خبر سنی تھی۔ اُس وقت جب میں چٹانوں کے درمیان بیٹھا راستے کی نگرانی کر رہا تھا۔!"

''کیا خبر تھی.....!''

''مپانڈا کے قریب ایک حیرت انگیز انڈا دریافت ہوا ہے.... بڑی طاقتوں کی جائزہ ٹیم وہاں پہنچ گئی تھی.... انڈا اتنا بڑا تھا کہ اُس میں سے ایک انسانی سر جھانک رہا تھا۔ ایسا چہرہ.... جس پر زیبرا کی سی دھاریاں تھیں.....!''انڈے کا کچھ حصہ ٹوٹا ہوا تھا اُسی سے وہ چہرہ جھانک رہا تھا۔!''

''بکواس مت کرو.... زیبرا کی مادہ انڈے نہیں دودھ دیتی ہے۔'' عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اُسے بات تو پوری کرنے دو۔ یہ ایک حیرت انگیز خبر ہے۔!'' ریتا بولی۔

''تم ان چکروں میں پڑنے کی بجائے اپنا ایمبش ڈٹیکٹر نکالو... اور سیٹ کر کے سامنے رکھ لو۔ مجھے یقین نہیں آتا کہ ہم اتنی آسانی سے اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔!'' عمران نے کہا۔

''مجھے بھی یقین نہیں ہے۔!'' لوتھر بارج بول اٹھا۔

ٹرالی تیز رفتاری سے مسافت طے کر رہی تھی۔ سرنگ میں گھٹن کا ذرہ برابر بھی احساس موجود نہیں تھا اور مرکری ٹیوب لائٹ کی سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ یہ روشنی سرنگ کی دونوں اطراف کے اوپری جوڑوں سے پھوٹ رہی تھی۔

''ہاں! تم کیا کہہ رہے تھے۔!'' شیپرو نے جوزف کو مخاطب کیا۔ ''انڈے میں زیبرا مین کا سا چہرہ تھا۔!''

''ہاں .....لیکن وہ دیکھتے ہی دیکھتے پگھل کر زمین میں جذب ہوگیا۔!'' جوزف نے پُر جوش لہجے میں کہا۔

''ریڈیو کی خبر ہے۔!'' شیپرو نے سوال کیا۔

''ہاں مسٹر۔!''

''میں نے اسے کبھی جھوٹ بولتے نہیں سنا۔!'' جیمسن بولا۔

''میں اسے جھوٹا تو نہیں کہہ رہا....!''

''ہو سکتا ہے زیبرا مین کی مادہ کا انڈا ہو.....!'' عمران نے خیال ظاہر کیا۔

''تم تو ایسے معاملات میں بولا ہی نہ کرو.....!'' سارہ جھک کر آہستہ سے اسکے کان میں بولی۔

''تم کہتی ہو تو اب نہیں بولوں گا۔ لیکن اصل سوال یہ ہے کہ اس اسپاٹ سے منزل مقصود تک راہ میں کتنے اسپاٹ اور ہیں۔!''

"تین اسپاٹ....!" لوتھر بولا۔

"تب تو ہمیں اطمینان سے نہیں بیٹھنا چاہئے....!"

"تم کیا کہنا چاہتے ہو....!" شیپر و بولا۔

"یہی کہ ہم کہیں نہ کہیں ضرور گھیرے جائیں گے۔!"

"اور وہ اس سفر کا آخری مرحلہ ہوگا۔!" شیپر و بھنا کر بولا۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم اس مہم پر آنے کے لئے آمادہ کیوں ہو گئے تھے۔!"

"مجھے اس کی نوعیت کا علم نہیں تھا! میں اس قسم کا فیلڈ ورکر نہیں ہوں۔!"

"محترمہ رینا.... میں اس کے لئے کیا کروں۔!" عمران نے دردناک لہجے میں سوال کیا۔

"اوہ.... موران.... تمہارا خیال درست تھا.... یہ دیکھو ڈٹیکٹر کیا بتا رہا ہے۔!" رینا اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے بولی۔

"اوہ.... سوئی تو اسی سمیت اشارہ کر رہی ہے، جدھر ہم جا رہے ہیں۔!" عمران نے جھک کر ڈٹیکٹر پر نظر جماتے ہوئے کہا۔ وہ ٹرالی پر رکھا ہوا تھا۔

"ٹرالی روک دو لوتھر....!" رینا بولی۔

"یہ تو اگلے اسپاٹ ہی پر رکے گی۔!" لوتھر نے کہا۔!

"کیا مطلب....؟" عمران چونک کر اُسے گھورنے لگا۔

"یہ چلائی جا سکتی ہے۔ روکی نہیں جا سکتی! ہر اسپاٹ پر پہنچ کر خود بخود رکتی ہے۔!"

"اس کا یہ مطلب ہوا کہ ہمیں ہر حال میں اگلے اسپاٹ پر رکنا پڑے گا۔!"

"ہاں! یہی بات ہے! الیکٹرک سے چلتی ہے! جیسے ہی کسی اسپاٹ پر پہنچتی ہے خود کار نظام کے تحت کرنٹ منقطع ہو جاتا ہے! پھر آگے کیلئے کرنٹ اسی اسپاٹ سے ملتا ہے۔"

"گویا اگر اُس اسپاٹ کے لوگ نہ چاہیں تو ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔!"

"تمہارا خیال درست ہے۔!"

"تو پھر بچاؤ کی کیا صورت ہوگی۔!"

"میں ہوں تمہارے ساتھ.... تم اس کی فکر نہ کرو۔" لوتھر نے کہا۔!

"کیپٹن مشامبا۔ تم کچھ نہیں بول رہے۔!" عمران بولا۔

"میں کچھ سن ہی نہیں رہا۔ میں تو صرف یہ سوچ رہا ہوں کہ کم از کم کتنے افراد کو مار کر مجھے مرنا چاہئے۔!"

"یہ ٹرالی اگلے اسپاٹ پر رکے گی۔!"

"ہاں رکے گی تو.....!"

"وہاں ہم گھیرے بھی جاسکتے ہیں! جو کچھ بھی ہوا ہے اس سے تنظیم اب تک آگاہ ہو چکی ہو گی۔!"

"میں تم سے متفق ہوں۔!"

"تو پھر تم کیا کرو گے اگر گھیر لئے گئے۔!"

"مارتا اور مارنا..... اُس وقت تک مارنا جب تک خود نہیں مر جاتا۔!"

"اس سے کیا فائدہ..... آٹھ دس کو مار دینے سے افریقہ ان لوگوں کے شر سے تو محفوظ نہیں ہو سکے گا۔!"

"میری عقل کام نہیں کر رہی تم ہی کچھ سوچو۔!" مشامبا بولا۔

"بہت دیر سے معلوم ہوا ہے مجھے کہ ٹرالی کی نوعیت کیا ہے۔!"

"تم خواہ مخواہ فکر کر رہے ہو۔ میں جانتا ہوں کہ مجھے ہر اسپاٹ سے کس طرح گذرنا ہے۔ مجھے ہی تو مشامبا کو وہاں تک پہنچانا تھا۔!" لوتھر نے عمران کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"تم بھی سب کی طرح کالے ہوگئے ہو۔! وہ تمہیں پہچانیں گے کس طرح۔!" عمران نے سوال کیا۔!

"کوڈ نمبر سے.....!"

"مشامبا کا بھی کوئی کوڈ نمبر ضرور ہوگا۔ لیکن ہم کس کھاتے میں جائیں گے۔!" عمران نے کہا۔

"اچانک ٹرالی ایک جھٹکے کے ساتھ رک گئی اور عمران جلدی سے اردو میں بولا۔ "تم دونوں پوری طرح تیار رہنا۔ سفید سور نے ہمیں دھوکا دیا ہے۔!"

دفعتاً اوپر سے ایک لفٹ آئی اور ٹرالی کی راہ میں حائل ہو گئی۔ ساتھ ہی لفٹ کے اندر سے کسی نے کہا تھا۔ "اپنی شناخت ظاہر کرو۔!"

"زیڈ..... ایل..... سکس ٹین.....!" لوتھر بولا۔

"موسم کیسا ہے۔!" لفٹ سے آواز آئی۔ لیکن قبل اس کے کہ لوتھر کچھ کہتا عمران کا مشین پستول اُس کی کمر سے جالگا.... وہ چونک کر یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔

"موسم کیسا ہے۔!" لفٹ سے پھر آواز آئی۔

"خ.... خوش گوار ہے۔!" لوتھر ہکلایا۔ "راستہ دو۔!"

"ساتھیوں کے کوڈ نمبر....!" آواز پھر آئی۔

"زیڈ.... ایل.... سکسٹی سیون....! اور دوسرے مزدور ہیں۔"

"مزدوروں کو یہیں چھوڑ کر آگے بڑھ جاؤ...." آواز آئی۔

"یہ.... یہ.... ساتھ جائیں گے....!" لوتھر پھر ہکلایا۔

"اوپر سے حکم آیا ہے کہ تم دونوں کے علاوہ اور کسی کو آگے نہ جانے دیا جائے۔!"

"تم بکواس کر رہے ہو۔!" مشا مبا دھاڑتا ہوا اٹھ گیا "احکامات اس طرح نہیں بدلا کرتے۔!"

"حالات کے ساتھ احکامات بھی بدل جایا کرتے ہیں سکسٹی سیون۔!" اس بار نسوانی آواز آئی۔ "مسٹر علی عمران! تم اپنا مشین پستول لوتھر کی کمر سے ہٹالو۔ تم سب موت کی زد پر ہو۔!"

"تم بہت سمجھ دار معلوم ہوتی ہو۔!" عمران نے اونچی آواز میں کہا "اگر کسی مرد نے اس قسم کا مشورہ دیا ہوتا تو ہر گز قبول نہ کرتا۔ لیکن تمہیں میرا نام لینے کا مشورہ کس نے دیا تھا۔!"

عمران کا نام سُن کر ریٹائری طرح چونکی تھی اور پھر اُس کی آنکھوں میں ایسا تاثر نظر آیا تھا جیسے یادداشت پر زور دے رہی ہو۔

"تمہارا نام لینے میں کیا قباحت ہے۔!"

"یہاں کی آب و ہوا میں پسینے لگتا ہے۔!"

"میں نے کہا تھا کہ مشین پستول ہٹالو....!"

"ہٹالیا گیا۔!"

"انتباہ کہ تم اُسے استعمال کرنے کی کوشش نہیں کرو گے۔!"

"اب تم سب بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دو۔!" عمران نے طنزیہ لہجے میں اپنے ساتھیوں سے کہا۔!

"نہیں اس کی ضرورت پیش نہیں آئے گی....!" عورت کی آواز آئی "تم لوگ چشم زدن

میں اس قابل بھی نہ رہ جاؤ گے کہ ہاتھ پیر ہلا سکو.....!"

اور ٹھیک اُسی وقت اوپر سے لفٹ پر تیز قسم کی روشنی پڑی.... عجیب سا سناٹا اُن کے ذہنوں پر طاری ہو گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ اَب اپنے اعضاء کو جنبش بھی نہ دے سکیں گے۔ اضمحلال لمحہ بہ لمحہ بڑھتا رہا اور پھر وہ بالکل ہی بے سدھ ہو گئے۔ اُن کی آنکھیں کھلی ضرور ہوئی تھیں۔ لیکن منجمد سی ہو کر رہ گئی تھیں۔ گویا وہ روشنی سکتہ طاری کر دینے والی تھی۔



مشامبا اس کے سامنے دم بخود کھڑا تھا۔ اُسے یاد نہیں آرہا تھا کہ اتنی خوبصورت عورت پہلے بھی کبھی نظروں سے گذری ہو۔ سفید فام ہی تھی۔ لیکن مشامبا کو ابھی تک تو اُس پر غصہ نہیں آیا تھا۔ وہ اُسے خاموشی سے دیکھے جارہا تھا۔ اور اُسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ خاموشی سے اس کے خیالات پڑھنے کی کوشش کر رہی ہو۔!

"کیپٹن مشامبا۔!" وہ بالآخر بولی۔ "مجھے تم وہ کہانی سنا سکتے ہو جو سنانے والے تھے۔!"

"میں کوئی کہانی نہیں سنانا چاہتا۔!"

"کچھ کہو.... یوں خاموش نہ کھڑے رہو۔!"

"تمہیں علم ہے۔ سب کچھ جانتی ہو۔ لوتھر بارج نے تمہیں بتایا ہو گا۔!"

"جو کچھ اس نے کہا ہے۔ وہی تم کہہ دو۔" عورت بولی۔

"اُس نے یہ کہا ہو گا کہ وہ حقیقتاً تمہارا وفادار ہے۔ قیدیوں سے وقتی طور پر مصالحت کر لی تھی۔ مقصد اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا کہ دھوکے سے اُن پر قابو پایا جائے۔!"

"ہاں! میں یہی چاہتی ہوں۔!"

"لیکن میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ مجھے تنظیم سے نفرت ہو گئی ہے۔!"

"غلط فہمی کی بناء پر وقتی غصہ ہے۔ کل تک ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ کیپٹن مشامبا ہم افریقہ کو اس طرح متحد کرنا چاہتے ہیں کہ اس پر ایک ہی حکومت ہو۔ ہم بڑی طاقتوں کو یہاں سے نکال دینا چاہتے ہیں۔ ہمارا اصل مقصد ایک عالمی حکومت کا قیام ہے۔ اس طرح ہم مستقبل کی تباہ کار جنگوں

کو روکنا چاہتے ہیں۔ کیوں نہ یہ مبارک قدم افریقہ ہی اٹھائے۔!"

"اتنی بڑی باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں.... میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ تم لوگوں نے ہمیں بیوقوف بنا کر....!"

"نہیں....!" وہ اُس کی بات کاٹ کر بولی۔ "ایسا نہ کہو.... حکمت عملی کو بیوقوف بنانا مت کہو۔ اس طرح ایک بار پھر ہم نے تمہیں مذہب سے قریب کر دیا ہے۔ تمہاری وفاداریاں قربان گاہ سے وابستہ کر دی ہیں۔ اتنے تھوڑے وقت میں اسی حکمت عملی کی بناء پر بہترین نتائج نکلے ہیں۔!"

"یعنی تھوڑے سے وقت میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بیوقوف بنایا جا چکا ہے۔"

"کیپٹن مشامبا....!" وہ تیز لہجے میں بولی "تم ہم سے اختلاف رکھنے کے باوجود بھی ہمارے لئے کام کرنے پر مجبور ہو پھر کیوں نہ ہم سے متفق ہو کر خوش دلی سے کرو....!"

"بس تو پھر اس سلسلے میں کچھ کہنا سننا ہی بے کار ہے.... میں تمہارے لئے کام کرنے پر مجبور ہوں لیکن تم سے متفق نہیں ہو سکتا....!"

"ایسے لوگوں سے اِس قسم کی مشقت لی جاتی ہے کہ وہ زندگی سے بیزار ہو جاتے ہیں۔"

مشامبا نے لاپرواہی ظاہر کرنے کے لئے شانوں کو جنبش دی۔

"اسے لے جاؤ۔!" وہ ہاتھ اٹھا کر بولی۔ دو مسلح آدمی مشامبا کے پیچھے آ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس کو اس کمرے میں پہنچا دیا جہاں دوسرے قیدی رکھے گئے تھے لیکن ان میں لوتھر بارج نہیں تھا۔ وہ شروع ہی سے اُن کے ساتھ نہیں رکھا گیا تھا۔ مشامبا کو بھی الگ ہی رکھا گیا تھا جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا۔ عمران کے علاوہ اور سب اس کے گرد اکٹھا ہو گئے۔!

"تم کہاں تھے....!" ریتا نے سوال کیا۔

"ایک کمرے میں.... لوتھر نے دھوکا دیا.... مسٹر عمران کا خیال صحیح تھا۔!"

"تو اس کا نام سچ مچ علی عمران ہے....!"

"ہاں.... یہی نام ہے....!"

"جنوبی ایشیا سے آیا ہے۔!"

"یہ میں نہیں جانتا...." مشامبا نے کہا "وہ عورت مجھے باور کرانے کی کوشش کر رہی تھی

کہ ہمارے ساتھ جو کچھ بھی ہوا ہے وہ محض حکمت عملی تھی۔ اُسے فریب دہی نہیں کہا جاسکتا۔ اس طرح جلد از جلد ہمیں قربان گاہ کی طرف متوجہ کرلیا گیا۔ جسے ہم جدیدیت کا شکار ہو کر فراموش کر بیٹھے تھے۔!"

"تم ہم میں کس حیثیت سے واپس آئے ہو۔!"

"بدستور قیدی کی حیثیت سے کیونکہ میں اُسے فراڈ ہی کہتا رہا تھا۔!"

"اب کیا ہوگا۔!"

"وہ کہہ رہی تھی کہ میں اُس کے لئے کام کرنے پر بہر صورت مجبور ہوں۔ اسکی آئیڈیالوجی سے متفق ہوں یا نہ ہوں۔ متفق نہ ہونے کی صورت میں مجھ سے ایسے کام لئے جائیں گے کہ میں اپنی زندگی سے بیزار ہو جاؤں گا۔!"

"بڑی اچھی خبر سنائی تم نے....!" عمران اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا بولا اور انہی کے قریب آ کھڑا ہوا۔

"کیا اچھائی ہے اس خبر میں۔!" شیپرو نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"یہی کہ وہ بہر حال زندہ رہے گا۔!" عمران بولا۔ پھر اُس نے مشامبا سے پوچھا "کیا وہی عورت تھی جس کی آواز لفٹ سے آتی رہی تھی۔!"

"آواز سے تو وہی معلوم ہوتی تھی....!"

"کیسی تھی....!"

"اتنی حسین عورت میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی....!"

"حلیہ بتاؤ....!"

"حلیہ.... حلیہ....!" مشامبا ناک بھوں پر زور دیتا ہوا بولا۔ پھر مایوسانہ انداز میں سر کو منفی جنبش دے کر رہ گیا۔!

"یعنی بس وہ بہت خوبصورت تھی لیکن اس کے خدوخال کی بناوٹ تمہارے ذہن سے محو ہو چکی ہے۔!"

"تم شائد ٹھیک ہی کہہ رہے ہو۔ میں اُس کا حلیہ بیان نہ کر سکوں گا.... عجیب چہرہ تھا۔!"

"اور وہ اسی عمارت میں موجود ہے۔!"

"یہیں موجود نہ ہوتی تو میں اُس سے گفتگو کس طرح کرتا۔" مشامبا جھنجھلا کر بولا۔

"معاف کرنا میرے دوست۔!" عمران درد آمیز لہجے میں بولا۔ "اُس عورت کا ذکر سُن کر میں اپنے حواس کھو بیٹھتا ہوں۔!"

رینا اور سارہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اُسے دیکھنے لگیں۔!

"کیا تم اُسے جانتے ہو۔!" شیپرو نے سوال کیا۔

"وہ.... وہ....!" عمران کانپتی ہوئی سی آواز میں بولا "وہ خون بن کر میری رگ رگ میں جاری رہتی ہے....!"

"کس کی بات کر رہے ہو....!" رینا بالآخر پوچھ بیٹھی۔

"اُسی کی جس کو لوگ گھنٹوں دیکھتے ہیں لیکن حلیہ یاد نہیں رکھ سکتے۔!"

"وہ کون ہے....!"

"ٹی.... تھری.... بی....!"

"نہیں....!" رینا اُچھل پڑی۔

عمران پھر اُسی گوشے میں جا بیٹھا جہاں سے اٹھ کر آیا تھا۔!

"تم بار بار اس کے نام کی تصدیق کیوں کر رہی ہو۔!" سارہ نے رینا سے پوچھا۔ آواز سرگوشی سے آگے نہیں بڑھی تھی۔

"اُوہ تم شائد اسے نہیں جانتیں! مجھے یقین ہے کہ ہمارے محکمے کا سربراہ اس سے لاعلم تھا۔!"

"کس سے لاعلم تھا۔!"

"اسی سے کہ اس آدمی کے ساتھ ہمیں کام کرنا پڑے گا۔!"

"کیا خرابی ہے اس میں....!"

"انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ ایس ڈی سی ای کے کئی بہترین دماغ اس کی وجہ سے ناکارہ ہوگئے۔! وہ عورت تو مجھے کبھی نہیں بھولے گی جو اس کی وجہ سے اٹلی میں پاگل ہوگئی تھی۔ ایڈلاوا والا کیس تمہیں یاد ہی ہوگا۔!"

"اُوہو.... تو یہ وہ آدمی ہے....!" سارہ اچھل پڑی.... چند لمحے عمران کی طرف دیکھتی رہی پھر بولی۔ "نہیں مجھے یقین نہیں آتا۔ صورت سے ایسا لگتا ہے جیسے ماں باپ بچپن ہی میں مر

گئے ہوں۔!"

"ٹی۔تھری۔بی کو مختلف ملکوں میں متعدد بار شکست دے چکا ہے۔!"

"تب تو وہ اسے ہرگز زندہ نہیں چھوڑے گی۔ اَب آیا ہے اس کی گرفت میں۔!"

"اوہ.... ختم کرو..... یہ سوچو کہ ہمارا کیا حشر ہونے والا ہے۔!"

سارہ کچھ نہ بولی۔ اُدھر جوزف اور جیمسن عمران کے قریب جا بیٹھے تھے اور ان کے درمیان سرگوشیاں شروع ہو گئیں تھیں۔!

ٹھیک اسی وقت کمرے کی محدود فضا میں ایک آواز گونجی جو اُن میں سے کسی کی نہ تھی۔!

"غور سے سنو قیدیو۔!" کوئی کہہ رہا تھا۔ آواز مردانہ تھی۔

"غور سے سنو قیدیو! اپنے ذہنوں میں مایوسی کو راہ نہ دو۔ ہم مجرموں کو سزا نہیں دیتے۔ بلکہ انہیں کام کے آدمی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تمہیں آج سے زیرو لینڈ کی شہریت تفویض کی جاتی ہے۔ تم وہاں ضرور پہنچو گے۔ جہاں پہنچنا چاہتے تھے۔ لیکن تمہارے دلوں میں جذبہ تعمیر ہو گا۔ تمہارے تخریبی رجحانات یہیں سلب کر لئے جائیں گے۔ فی الحال بے فکر ہو کر وقت گذارو۔!"

اس طویل گفتگو کے اختتام میں عجیب سا سناٹا چھا گیا۔ وہ خاموشی سے ایک دوسرے کی شکلیں دیکھے جا رہے تھے۔ عمران ریتا کو آنکھ مار کر مسکرایا۔ وہ جھنجھلا کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔!

"پوری عمارت بگڈ معلوم ہوتی ہے۔!" شیپرو آہستہ سے بولا۔

"سارا کھیل برقی توانائی کا ہے۔" مشامبا نے کہا۔

"تو وہ ہمیں اُس مقام تک خود ہی پہنچائیں گے جہاں سے طیارے تباہ کئے گئے تھے۔!" شیپرو نے کہا۔

"پتا نہیں کس مقام پر لے جائیں گے۔ لیکن اب جانوروں کی طرح زندگی بسر کرنے پر تیار ہو جاؤ....!" مشامبا نے کہا۔

"کک.... کیا مطلب....؟"

"بیگار کے مزدوروں کی طرح تمہیں دن رات کام کرنا پڑے گا اور دو وقت کی روٹی مل جائے گی۔!"

اس دوران میں عمران پھر اپنی جگہ سے اٹھ کر مشامبا کے قریب آکھڑا ہوا تھا۔ شیپر و کے کچھ کہنے سے قبل بولا۔ "دشمنوں کو فوری طور پر مار ڈالنے کے قائل نہیں ہیں بلکہ وہ اُن کے لئے کام کرتے کرتے مر جاتے ہیں۔ اس طرح وہ گٹھلیوں کے دام بھی وصول کرتے ہیں۔!"

"سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔!" شیپر و بھنا کر بولا "اگر تم مسٹر مشامبا کی بات مان لیتے تو ہم کی گوما میں ہوتے اور شائد اب تک دارالسلام بھی پہنچ چکے ہوتے۔!"

"اُسے بھول جاؤ.... موسیو شیپر و.... وہ محض بلف تھا۔! موقع پاتے ہی میں تم سبھوں کو مار ڈالنے کی کوشش کرتا۔!" مشامبا نے زہر خند کے ساتھ کہا۔

ریٹا اور سارہ بھی ان کے قریب پہنچ گئی تھیں۔!

"تم نے سنا۔!" سارہ ریٹا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

"سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب کیا ہوگا۔!" ریٹا نے عمران کی طرف دیکھ کر کہا۔

"مجھ سے کچھ نہ پوچھو۔ اپنی عقل استعمال کرو۔ میں تو تم لوگوں کے چکر میں پڑ کر مفت میں مارا گیا۔!"

"تم شائد ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تمہیں تو وہ لوگ ہرگز نہیں بخشیں گے۔!"

"کیا دم نکل آئی ہے میرے۔!"

ریٹا بھنا کر کچھ کہنے ہی والی تھی کہ دروازہ کھلا اور دو آدمی باہر کھڑے نظر آئے جن کے ہاتھوں میں اسٹین گنیں تھیں۔!

"خواہ مخواہ۔!" عمران ہاتھ نچا کر بولا۔ "اب ان کی کیا ضرورت ہے جب ہم زیرو لینڈ کے شہری بنالئے گئے ہیں۔ ان اسٹین گنوں کے بغیر بھی ہم تمہاری سنیں گے۔!"

"ان پر اعتراض نہ کرو۔!" وہی آواز پھر سنائی دی جو کچھ دیر پہلے اُن کے لئے جاں بخشی کا مژدہ لائی تھی۔!

"یہ اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ اسی طرح اُن کے ساتھ چل پڑو اگر تم نے امن پسندی کا ثبوت دیا تو تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔!"

اُن دونوں کے اشارے پر وہ ایک ایک کر کے اُس کمرے سے نکلے اور ایک لائن میں کھڑے ہوگئے۔ پھر وہاں سے ایک بڑے کمرے میں لائے گئے۔! یہاں نشستوں کی ترتیب سے ایسا معلوم

ہوتا تھا جیسے کمرہ مشاورت ہو۔ اُن سے بیٹھنے کو کہا گیا۔ سامنے چھوٹا سا اسٹیج تھا۔

وہی آواز پھر آئی۔ "خوش آمدید دوستو۔ یہ نئے شہریوں کی درسگاہ ہے تم یہاں ایک معلوماتی فلم دیکھو گے جس کا عنوان "زیبرا مین" ہے۔"

ریتا اور سارہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر رہ گئیں۔ جوزف عمران اور جیمسن ساتھ بیٹھے تھے۔ دفعتاً ہلکی سی سرسراہٹ سنائی دی اور اسٹیج والی دیوار پر ایک اسکرین نمودار ہوئی.... پھر عقب سے پروجیکٹر چلنے کی آواز آئی تھی.... اسکرین پر بڑے بڑے حروف میں زیبرا مین لکھا ہوا نظر آیا.... حروف دھند لکے میں مدغم ہو گئے.... اور اُسی دھند لکے سے ایک منظر اُبھرا۔

کسی گھنے جنگل کا منظر تھا جو آہستہ آہستہ اسکرین پر پھیلاؤ اختیار کرتا رہا۔ جگہ جگہ مختصر سی جھونپڑیاں دکھائی دیں۔ پھر نیم برہنہ جنگلیوں کی ٹولیاں نظر آئیں.... اور ساتھ ہی کمنٹری شروع ہو گئی....! "یہ وہ علاقہ ہے جہاں وانڈیری قبائل آباد ہیں.... راستے اتنے دشوار گذار ہیں کہ ہم سے پہلے کسی مہذب آدمی کے قدم یہاں نہیں پہنچے اور نہ یہ وانڈیری ہی مہذب دنیا تک پہنچ سکے۔ ان پر قابو پانا مشکل تھا۔ لہٰذا ان کے علاقوں میں سب سے پہلے زیبرا مین بھیجا گیا....!"

مبصر خاموش ہو گیا۔ فلم چلتی رہی.... اسکرین پر زیبرا مین دکھائی دیا۔ جو بڑے بڑے تناور درختوں کو جڑ سے اکھاڑ کر گراتا جا رہا تھا۔ وانڈیری قبائل اس سے خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔

مبصر کی آواز پھر آئی۔

"اس کا مقصد اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا کہ وانڈیریوں کو قابو میں کر کے انہیں اپنے لئے کار آمد بنایا جائے۔ کچھ وانڈیری خائف ہو کر مہذب لوگوں کی طرف جا نکلے۔ ہم نہیں چاہتے تھے کہ ایسا ہو۔ ہم یہ چاہتے تھے کہ وانڈیری زیبرا مین کی برتری تسلیم کر لیں اور جہاں آباد ہیں وہیں رکے رہیں۔ یہ بے حد دشوار کام تھا.... انہیں کس طرح سمجھایا جاتا کہ زیبرا مین سے ڈر کر بھاگنے کی بجائے اُس کے آگے سر جھکائیں۔ اس کے لئے ہمیں کچھ نقلی وانڈیری بنانے پڑے جو مہذب دنیا سے فراہم کئے گئے تھے۔ انہوں نے زیبرا مین کی پوجا شروع کر دی اور زیبرا مین ان کی خوراک کے لئے بڑے بڑے ہاتھی شکار کرنے لگا۔ بس اُن نقلی جنگلیوں کی دیکھا دیکھی اصل وانڈیری بھی راہ پر لگ گئے اور وہی کرنے لگے جو ہم چاہتے تھے۔ آہستہ آہستہ ہم انہیں اپنے کام

کے قابل بناتے رہے اور اب وہ ہمارے لئے دن رات انتھک محنت کر رہے ہیں۔!"

اسکرین پر وانڈ یری درخت کاٹتے اور پتھر توڑتے ہوئے دکھائی دیئے۔ پھر منظر بدلا....

ایک اگلونما بہت بڑی عمارت تعمیر ہو رہی تھی۔ وانڈیری اس کیلئے کام کر رہے تھے اور زیبرا مین ان کی نگرانی کر رہا تھا۔ پھر منظر بدلا اور زیبرا مین پہاڑ سے بڑے بڑے پتھر لڑھکاتا ہوا نظر آیا۔!

مبصر کی آواز پھر آئی۔

"یہ مقصد ہے زیبرا مین کی تخلیق کا۔ مہذب دنیا کو زیبرا مین کے بارے میں کچھ بھی نہ معلوم ہو سکتا اگر کچھ وانڈ یری خوفزدگی کے عالم میں جنگل سے فرار نہ ہو گئے ہوتے۔ ہم قطعی نہیں چاہتے تھے کہ زیبرا مین کی پبلسٹی ہو۔ اور ہم خاموشی سے اپنا کام کرتے رہیں۔ یاد رکھو! ہم یہ سب کچھ اس لئے کر رہے ہیں کہ زمین سے فتنہ و فساد کا خاتمہ ہو جائے اور یہ اُسی صورت میں ممکن ہے جب سارے بنی نوع انسان ایک ہی نظریہ حیات کو تسلیم کریں۔ کیونکہ فتنہ و فساد کی اصل وجہ نظریات کا تضاد اور اختلاف ہے۔ اگر ایک ہی نظریہ حیات پر سب متفق ہو جائیں تو دنیا جنت بن جائے گی۔ اس کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں گورے کالے کا فرق مٹ جائے گا اور وہ ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے ہوئے اپنی منزل کی طرف گامزن ہوں گے۔ ہماری ایجادات حیرت انگیز ہیں۔ ابھی حال ہی میں ہم نے مسٹر علی عمران کے تعاون سے اپنے ایک انتہائی تباہ کن حربے کا تجربہ کیا تھا۔ ہم مسٹر علی عمران کے بے حد شکر گذار ہیں۔ ورنہ اُس حربے کا تجربہ کرنے کے لئے نو عدد جنگی طیارے کہاں سے فراہم کرتے.... ہم تو اپنے طیارے تباہ کرنے سے رہے۔ زیرولینڈ کا سرمایہ بہت قیمتی ہے اور احتیاط سے صرف کیا جاتا ہے۔ بہر حال مسٹر علی عمران کی کوششوں کے نتیجے میں تنزانیہ کی ہوائی فوج کے دس عدد طیارے... لیجئے آپ خود ہی ملاحظہ فرمائیے....!"

مبصر کے خاموش ہوتے ہی اسکرین پر منظر بدل گیا! بیکراں نیلگوں آسمان پر کیمرہ حرکت کر رہا تھا.... دفعتاً طیاروں کا شور سنائی دیا۔ اور دس عدد طیارے اسکرین پر دکھائی دیئے اور مبصر کی آواز آئی۔ "اب دیکھئے کہ یہ طیارے ایک ایک کر کے کس طرح غائب ہوتے ہیں۔ وہ دیکھئے ایک معدوم ہوا.... وہ دوسرا.... وہ تیسرا.... وہ چوتھا.... وہ پانچواں....!"

اسکرین پر ایک ایک طیارہ غائب ہوتا رہا۔ پھر آخر میں ایک ہی رہ گیا....!"

مبصر کی آواز آئی۔

"بس یہی بچ کر واپس گیا تھا! ہم نے اسے تباہ نہیں کیا تھا۔ ہم چاہتے تھے کہ اُس طیارے کا پائلٹ ہماری دھمکی بڑی طاقتوں تک پہنچادے بہت بہت شکریہ مسٹر علی عمران....!"

فلم رک گئی اور کمرہ دوبارہ روشن ہو گیا۔ عمران ہونقوں کی طرح ایک ایک کی شکل دیکھے جارہا تھا۔ جیمسن کی نظر مشامبا کی طرف گھوم گئی۔ اُس کے دانت بھنچے ہوئے تھے۔ آنکھیں اُبلی پڑرہی تھیں اور اس قہرناکی کارخ عمران ہی کی طرف تھا! جیمسن نے جوزف کو اُس کی طرف متوجہ کیا ہی تھا کہ مشامبا عمران کو گھونسہ دکھا کر غرایا "تو یہ ہے تمہاری اصلیت۔"

جوزف اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اور مشامبا کی طرف دیکھ کر بولا۔ "اگر کسی نے میرے باس کو ٹیڑھی نظر سے دیکھا بھی تو میں اُس کی گردن نرخرے سمیت جسم سے کھینچ لوں گا۔!"

"اُوہ نہیں....!" عمران آہستہ سے بولا۔ "بیٹھ جاؤ.... یہ لوگ اتنے احمق نہیں ہیں کہ اس الزام کو سچ سمجھ لیں گے۔!"

"میں جانتا ہوں.... اچھی طرح جانتا ہوں۔!" مشامبا سر ہلا کر بولا۔

"کیا جانتے ہو۔!" عمران نے پوچھا۔

"مپانڈا کے قریب تم ہی بیہوش پڑے ملے تھے۔!"

"اس سے کیا ہوتا ہے....! کیا ثابت کرنا چاہتے ہو....!"

"میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مپانڈا کے قریب کبھی کوئی ہڈیوں کا ایساڈھانچہ نہیں ملا تھا جس کے قبضے میں کسی قسم کی تصویریں رہی ہوں۔!"

"تو پھر یہ جنرل کیو کا جھوٹ رہا ہوگا۔ مجھ سے کیوں اُلجھ رہے ہو۔ ویسے یہ حرکت اسی لئے کی گئی ہے کہ فلم کے ختم ہوتے ہی تم لوگ مجھ پر ٹوٹ پڑو۔!" اُس نے خاموش ہو کر ریناکی طرف دیکھا اور بولا "تمہیں یاد ہوگا میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اس سفر کے دوران میں تم لوگ بار بار میرے خلاف شکوک وشبہات میں مبتلا ہوتے رہو گے۔!"

"کیونکہ.... ٹی.... تھری.... بی تم سے فلرٹ کرتی ہے۔!" رینا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور عمران طویل سانس لے کر رہ گیا۔ تھریسیا ایسا ہی وار کر گئی تھی کہ دفاع کرنا مشکل ہو گیا تھا۔!

"مشامبا....!" اُس نے کھنکار کر کہا۔ "تم یہی کہنا چاہتے ہو نا کہ میں بھی زیرولینڈ کا ایجنٹ

ہوں۔!"

"ہاں.... میں یہی کہنا چاہتا ہوں۔" مشامبا سینے پر ہاتھ مار کر بولا۔

"ضرور کہو۔ میں مزید صفائی پیش نہیں کروں گا۔!"

"میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔!"

"کیوں بھونک رہا ہے۔!" جوزف غرایا۔

"تو اپنا دماغ ٹھنڈا رکھ جوزف۔ یہ شخص قابلِ رحم ذہنی حالت سے دوچار ہے۔!"

"مجھ پر رحم نہ کھاؤ۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔!"

ریناؔ اور اُس کے ساتھی دم بخود تھے.... جیمسن نے چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن وہ دونوں مسلح آدمی کہیں نہ دکھائی دیئے۔ جو انہیں اس کمرے تک لائے تھے۔!

"کیا اب ہم یہیں بیٹھے رہیں گے۔!" رینا نے کہا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ شائد وہ بھی انہی دونوں مسلح آدمیوں کو تلاش کر رہی تھی۔

"وہ دونوں کہاں گئے۔!" اُس نے اونچی آواز میں کہا۔

"یہ تو نہیں جانتا.... لیکن اُن کی عدم موجودگی کی وجہ ضرور بتا سکوں گا۔!" عمران بولا۔

رینا نے ناگواری سے منہ پھیر لیا۔ لیکن سارہ بولی۔ "کیا وجہ ہے؟۔"

"وہ اس لئے ہٹا دیئے گئے ہیں کہ تم لوگوں کو مجھ پر اچانک ٹوٹ پڑنے میں آسانی ہو۔!"

مشامبا نے پھر دانت پیسے۔ اور بولا "تمہاری کسی بات پر یقین نہیں کیا جا سکتا۔!"

"بس .... بس....!" عمران نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "اپنے قومی جذبات کا بہت زیادہ مظاہرہ مت کرو.... خدا کی قدرت.... کل کا غدار.... آج کا محبِ وطن.... کیا ان کے دونوں ساتھی تمہاری ہی غداری کا شکار نہیں ہو چکے۔ ان کے کی گولو کے میدان میں اترنے کی صد فیصد ذمہ داری تم ہی پر عائد ہوتی ہے۔!"

"اُس معاملے کا ذکر نہ کرو....!" رینا نے کہا "ہم قطعی غیر جانبدار رہنا چاہتے ہیں۔!"

"اس طرح چھ افراد کے درمیان تم بالکل تنہا رہ گئے ہو۔!" عمران مشامبا کی طرف دیکھ کر بولا۔

"مجھے اس کی قطعی پرواہ نہیں ہے۔!"

دفعتاً کمرے کی روشنی دوبارہ بجھ گئی۔ اور اسکرین روشن ہو گیا۔ پھر وہی زیبرا مین۔! اس بار اس کی کارکردگی تفصیل سے دکھائی جا رہی تھی۔ کہیں وہ کام کرنے والے جنگلیوں کی نگرانی کر رہا تھا کہیں بڑے بڑے اور بہت وزنی گارڈرز ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پہنچا رہا تھا۔ اور پھر اچانک وہ کسی خوابگاہ میں ایک بستر کے قریب کھڑا نظر آیا۔ اور پھر بستر پر سونے والے شخص کا کلوز اَپ دیکھ کر ہر فرد اپنی جگہ پر اچھل پڑا۔ خود اس کی بھی یہی حالت ہوئی تھی جس کا کلوز اَپ تھا۔

"خدا غارت کرے....!" عمران اردو میں بڑبڑایا۔ کیونکہ یہ خود اُسی کی اپنی تصویر تھی۔ بے خبر سو رہا تھا اور زیبرا مین سینے پر ہاتھ باندھے مئودبانہ کھڑا غالباً اسکے بیدار ہونے کا منتظر تھا۔!

"اب کہو کہ یہ فوٹو گرافی کا کمال ہے۔!" مشامبا کی آواز کمرے میں گونجی۔ لیکن عمران خاموش ہی رہا۔!

کمرے میں پھر روشنی ہو گئی۔ فلم ختم ہو چکی تھی۔ ایک بار پھر وہ سب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگے۔ لیکن عمران شانوں کو جنبش دے کر بولا "اگر تم لوگ جھگڑا ہی کرنا چاہتے ہو تو میں تیار ہوں....!"

کوئی کچھ نہ بولا۔ جوزف اور جیمسن پہلے سے زیادہ چاق و چوبند نظر آنے لگے تھے۔ لیکن اب تو مشامبا نے بھی خاموشی اختیار کر لی تھی۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ زیرولینڈ میرا ذاتی مسئلہ بھی ہے۔!" عمران نے ریتا کو مخاطب کیا۔

"ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔!" ریتا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ تم خواہ مخواہ انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔!" جوزف جھلا کر بولا۔ "یہ بات ان لوگوں کی سمجھ میں نہیں آئے گی۔!"

عمران اٹھ گیا۔ جوزف اور جیمسن بھی اٹھے۔ لیکن وہ چاروں بیٹھے رہے۔ کمرے سے راہداری میں پہنچ کر عمران اُن کی طرف مڑا.... اور آہستہ سے بولا "سیدھے اُسی کمرے میں چلو جہاں سے ہم لائے گئے تھے۔!"

انہوں نے سروں کو جنبش دی اور اس کے پیچھے چل پڑے۔ عمارت پر سناٹا طاری تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہاں اُن کے علاوہ اور کوئی موجود نہ ہو کمرے میں پہنچ کر عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"تم لوگوں کو میری کہانی یاد ہو گی کہ کس طرح میں سنگ ہی سے لڑتا ہوا بیہوش ہو گیا تھا۔

غالباً وہ منظر میری بیہوشی ہی کے کسی مرحلے پر فلم بند کیا گیا ہوگا۔!"

"لیکن اس کا مقصد واضح نہیں ہوا یور میجسٹی۔ آخر وہ کہنا کیا چاہتے ہیں۔!"

"میں بتا تو چکا ہوں۔ تھریسیا بڑی ستم ظریف ہے۔ ہمیں آپس میں لڑا کر محظوظ ہونا چاہتی ہے.... اوہ.... لیکن نہیں ٹھہرو....!" عمران یک بیک خاموش ہو گیا۔ پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف جھپٹا اب وہ پھر اُسی کمرے کی طرف جارہا تھا جہاں فلم دیکھی تھی۔

جوزف اور جیمسن بھی اسکے پیچھے لپکے.... کمرہ خالی پڑا تھا.... وہ چاروں نظر نہ آئے۔ اس کے بعد انہوں نے پوری عمارت چھان ماری لیکن نہ وہ چاروں مل سکے اور نہ وہیں کا کوئی فرد دکھائی دیا۔ پوری عمارت خالی پڑی تھی اور نکاسی کے سارے دروازے بند تھے۔ دیواروں کے اندر میکانکی طور پر سرکنے والے فولادی دروازے۔ جنہیں توڑا بھی نہیں جاسکتا تھا۔!

"یہ کیا چکر ہے باس۔!" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"کاش! پہلے ہی عقل آجاتی۔!" عمران ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا۔

"کچھ بتاؤ بھی تو....!"

"تم مقصد پوچھ رہے تھے۔!" عمران نے جیمسن سے کہا۔ "اب سنو! مجھے یقین کامل ہے کہ تینوں فرانسیسی واپس بھجوادیئے جائیں گے۔ ہوسکتا ہے کہ گوما ہی بھیجے جائیں۔ کیونکہ جنرل کیو وہیں مقیم ہے۔ اگر انہوں نے جنرل کیو کو ان دستاویزی فلموں کے بارے میں بتادیا تو جانتے ہو کیا ہوگا۔؟"

"کک.... کیا ہوگا۔!"

"میں زیرو لینڈ کا ایجنٹ قرار دے دیا جاؤں گا۔ بات ہمارے ملک تک پہنچے گی۔ اور پھر.... اُف فوہ....!"

"اور ہم جنگل میں پہنچادیئے جائیں گے۔ بن جائیں گے زیرو لینڈ کے شہری اور دوبارہ اپنی دنیا میں پہنچنے کی بجائے جنگل ہی میں مرکھپ جائیں گے۔!" جیمسن بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"اور مشامبا کا کیا ہوگا باس۔!" جوزف نے سوال کیا۔

"اسے واپس نہیں بھیجا جاسکتا۔ وہ خود ہی نہ جانا چاہے گا۔ کیونکہ اُس پر غداری کا الزام ثابت ہوچکا ہے۔!"

"تب تو ہم واقعی دشواری میں پڑ گئے ہیں۔!"

"اوہ.... دیکھا جائے گا۔!" عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

"سچ مچ ہماری پوزیشن خراب ہوگئی ہے۔!" جیمسن بولا "جنرل کیو اسے حقیقت ہی سمجھے گا۔ کیونکہ وہ آپ ہی کی فراہم کردہ معلومات سے متاثر ہو کر اپنے نو عدد طیارے تباہ کرا چکا ہے۔ پانسہ پلٹ دیا ہے۔ تھریسیا نے....!"

"ہم اس لئے آئے تھے کہ ان لوگوں کے درمیان چھپے ہوئے غداروں کو بے نقاب کریں۔ لیکن اب ہم بھی انہی میں شامل سمجھے جائیں گے۔!"

"بہت برا ہوا باس۔!" جوزف بولا۔

"اب سیریس ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس صورت حال سے بھی نپٹ لیا جائے گا۔ وہ شروع ہی سے دعویٰ کرتی ہے کہ مجھے زیرولینڈ کا شہری بنا کر ہی دم لے گی اور میں اُس کے ہاتھوں میں ہتھ کڑیاں ڈال دینے کا عہد کرتا آیا ہوں۔ لہٰذا ان میں سے کوئی نہ کوئی حادثہ ہو کر ہی رہے گا۔!"

"خدا کی پناہ....!" جیمسن کانوں پر ہاتھ رکھ کر بولا "ذرا میرے آرٹسٹک بناوٹ والے ہاتھ دیکھئے۔ کیا یہ پتھر توڑنے کے قابل ہیں۔!"

"ہوسکتا ہے تمہیں زیرولینڈ کی کلرکی نصیب ہو جائے۔!"

"اپنے لئے بھی کوئی عہدہ منتخب کرلو مسٹر عمران۔!" وہی آواز پھر آئی۔ "فرانسیسی واپس بھجوا دیئے جائیں گے تاکہ جنرل کیو کو تمہاری حیثیت سے آگاہ کرسکیں۔ تم خود تصور کرو۔ کیا اس کے بعد تم جنگل سے واپسی کی ہمت کرسکو گے۔!"

"یار تم جو کوئی بھی ہو سامنے آؤ۔ آخر اتنا ڈرتے کیوں ہو۔!"

"ہم احکامات کے پابند ہیں۔ اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں کرتے۔ ورنہ تمہاری یہ خواہش ضرور پوری کی جاتی۔!" نادیدہ آدمی کی آواز آئی۔

"ہمیں کب تک یہاں رہنا پڑے گا۔!" عمران نے سوال کیا۔

"جب تک کوئی حکم نہ آئے۔!"

"کیا حکم دینے والی یہاں سے جاچکی ہے....؟"

"اس سوال کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آیا۔" آواز آئی۔

”میں اُس عورت کی بات کر رہا ہوں جس نے مشامبا سے کچھ دیر گفتگو کی تھی۔!“

”میں اُس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔!“

”پھر ہماری یہاں سے روانگی کا حکم کون دے گا....؟“

”ہیڈ کوارٹر سے حکم آئے گا۔ میں اُس مخصوص فرد کو نہیں جانتا جو حکم دے گا۔!“

”اچھا تو اب اور کتنی دیر تک دماغ چاٹو گے....!“

”اب تم میری آواز نہیں سنو گے۔ ویسے ایک وارننگ دے رہا ہوں۔ راہ فرار تلاش کرنے کی کوشش ہرگز نہ کرنا۔!“

”اور اگر کوشش کر ہی ڈالی تو کیا ہو گا۔!“

”تمہاری ہڈیوں تک کا پتہ نہیں چلے گا۔ بے بسی کی موت مر جاؤ گے۔!“

”کھانے پینے کا کیا انتظام ہے.... بھوک خاصی چمک اٹھی ہے۔!“

”کچن تلاش کر لو وہاں سب کچھ موجود ہے۔!“

”شکریہ! اب تم آرام کرو۔!“ عمران سر ہلا کر بولا۔ اور جیمسن کو آنکھ مار کر مسکرایا بھی....!

آواز پھر نہیں آئی تھی.... وہ جانتے تھے کہ کچن کہاں ہے.... کچھ ہی دیر پہلے جب وہ اُن چاروں کو تلاش کرتے پھر رہے تھے، کچن بھی دیکھ لیا تھا لیکن اُس وقت وہاں میز پر گرما گرم کھانوں کی قابیں موجود نہیں تھیں۔

”کمال ہے۔!“ جیمسن ایک قاب کا ڈھکنا اٹھاتا ہوا بولا ”آثار اچھے ہیں.... زیرو لینڈ کی شہریت مہنگی نہیں پڑے گی۔!“

”بوتلوں کے بارے میں بھی پوچھ لیتے باس....!“ جوزف گلوگیر آواز میں بولا۔!

”تو خود ہی دوڑ کر پوچھ آ....!“

پھر انہوں نے کھانا شروع کر دیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد عمران نے محسوس کیا جیسے ہاتھ پیروں کی جان نکل گئی ہو۔ جوزف اور جیمسن نے بھی ہاتھ روک لئے تھے اور خلاء میں گھورے جا رہے تھے۔ گویا کھانے میں کسی ایسی شے کی آمیزش تھی جس نے اُن کے اعصاب کو مفلوج کر دیا تھا۔ عمران نے اٹھنا چاہا۔ لیکن جنبش بھی نہ کر سکا۔ کچھ بولنا چاہا تو حلق سے آواز بھی نہ نکلی.... نکلتی کیسے ہونٹ تک تو ہلے نہیں تھے۔!“

تھوڑی دیر بعد وہی دونوں آدمی کچن میں داخل ہوئے جو انہیں اسٹین گنیں دکھا کر پروجیکشن روم میں لے گئے تھے۔ عمران سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ سمجھ بھی رہا تھا۔ لیکن ہاتھ پیر نہیں ہلا سکتا تھا۔ دونوں نے اُس کی بغلوں میں ہاتھ دیکر اٹھایا اور ٹانگا ٹولی کر کے راہداری میں لائے۔ یہاں تین عدد مریضوں والی کرسیاں پہلے سے موجود تھیں۔ ایک پر عمران کو بٹھا کر کچن میں واپس چلے گئے.... پھر یہی برتاؤ جوزف اور جیمسن کے ساتھ بھی ہوا۔!

جوزف اور جیمسن کی کرسیاں دونوں آگے دھکیل لے گئے۔ عمران نے انہیں کرسیوں سمیت اسی راہداری کے ایک کمرے میں داخل ہوتے دیکھا! عمران کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہوتی جارہی تھیں اور کانوں پر سیٹیاں سی بج رہی تھیں۔ اور پھر وہ گہری نیند سو گیا۔

دوبارہ آنکھ کھلی تو آسمان نظر آیا۔ چمکیلی دھوپ دکھائی دی۔ لیکن یہ کیا.... کیا وہ فضا میں اڑ رہا ہے۔ بوکھلا کر اٹھ بیٹھا.... جوزف اور جیمسن قریب ہی پڑے ہوئے نظر آئے۔ پھر پچویشن بھی سمجھ میں آئی۔ وہ کسی کیبل کار میں ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف سفر کر رہا تھا۔ اتنی بڑی اور کشادہ کیبل کار پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ کسی ریلوے ٹرین کا ڈبہ معلوم ہوتی تھی۔ اُس نے کھڑکی سے سر نکال کر نیچے دیکھا اور سرد سی لہر ریڑھ کی ہڈی میں دوڑ گئی۔ ہزاروں فٹ کی گہرائی نظر آرہی تھی۔

اُس نے جوزف اور جیمسن کو جھنجھوڑنا شروع کیا۔ اور بالآخر وہ دونوں بھی اٹھ بیٹھے۔!

"ارے.... ارے.... یہ کیا....!" جیمسن بوکھلا کر بولا۔

"کیبل کار میں سفر ہو رہا ہے۔!"

"اُف فوہ... ہم شائد مفلوج ہو گئے تھے۔!" جیمسن نے کہا اور زور زور سے ہاتھ ہلانے لگا۔!

"اب تو ٹھیک ہے۔!" وہ اپنے بازوؤں اور کلائیوں کا جائزہ لیتا ہوا بولا۔!

کیبل کار رکی تھی اور اُس کا دروازہ خود بخود کھل گیا تھا۔

"اترو.... میری شکل کیا دیکھ رہے ہو۔!" عمران نے دونوں سے کہا۔

"سوچ لو اچھی طرح باس۔!" جوزف نے کہا۔ "شائد ہم جنگل میں پہنچ گئے ہیں۔!"

"میں اسے آپریٹ کر کے واپس بھی لے جا سکتا ہوں۔!" جیمسن نے کہا۔

"ایسی کوشش بھی نہ کرنا۔!" کیبل کار کے ایک اسپیکر سے آواز آئی۔ "ورنہ کار سمیت

تمہارے پرخچے اڑ جائیں گے۔ چپ چاپ اتر جاؤ۔ زیرو لینڈ کا انڈسٹریل یونٹ تمہیں خوش آمدید کہتا ہے۔!"

وہ چپ چاپ اتر گئے۔ اور حیران نگاہوں سے گردو پیش کا جائزہ لینے لگے۔ کسی پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے تھے۔! لیکن یہ نہیں جانتے تھے کہ انہیں دوسری جانب کی ڈھلان پر لڑھکنا ہے یا آسمان کی طرف پرواز کر جانا ہے۔

"برے پھنسے۔!" جیمسن کراہا۔

"بکواس مت کرو.... نیچے اُترنے کا راستہ تلاش کرو۔!" عمران بولا۔

"نن.... نیچے تو گھنا جنگل ہے....! مم.... مجھے شیر کی دھاڑ قطعی پسند نہیں آتی۔!"

"ادھر سے باس۔!" جوزف نے ایک جانب اشارہ کیا۔

"ٹھیک ہے۔!" عمران نے کہا اور جیمسن کی گدی پکڑ کر بولا۔ "اب کھسکو بھی....!"

ختم شد